

فتنہ قادریانیت

مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری



فتوح قادیانیت

مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری قدس سرہ العزیز

جامعہ اسلامیہ، کھاریاں

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

فتنہ قادیا نیت	: کتاب
مفتی محمد جلال الدین قادری قدس سرہ العزیز	: تصنیف
مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مدظلہ العالی	: سرپرستی
محمد محمود احمد مفتی	: تحریک
محمد مسعود احمد غازی	: ترتیب و تقدیم
محمد عارف	: کمپوزنگ
۱۶۰ صفحات	: ضخامت
۲۰۱۳ء	: سن اشاعت
ناصر باقر پرنٹرز، لاہور	: مطبع
۲۰۰ (دو صد روپے)	: ہدیہ

اہتمام اشاعت

قاضی محمد سعید احمد نقشبندی، مہتمم جامعہ اسلامیہ،
جی ٹی روڈ، کھاریاں، ضلع گجرات

تقسیم کنندگان

ادارہ پاکستان شناسی، سوڈھیوال کالونی، ملتان روڈ، لاہور ۵۴۵۰۰

موبائل: ۰۳۲۲-۳۰۰۵۹۵۲

ضممنی فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
5	انتساب	1
6	حکم نبوت..... احسان الہی	2
7	گزارش احوال	3
14	قادیانیت ایک مستقل مذہب	4
15	استعمار کی ضرورت	5
16	اعترافِ غداری	6
17	ممالکِ اسلامیہ میں قادیانیوں کا حشر	7
19	سانچہ چک سکندر نمبر 30	8
45	حکم نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں	9
71	مرزا کے چند کفریات	10
83	تاریخ محاسبہ قادیانیت	11
121	کافر مسجد کا متولی نہیں رہ سکتا	12
136	اقبال اور قادیانیت	13
137	ظہورِ امام مہدی رضی اللہ عنہ	14
160	ظفر علی خان بنام مرزا قادیانی	15

نوٹ: ہر مقالہ کی تفصیلی فہرست اس کے شروع میں دے دی گئی ہے۔

انتساب

امیر المؤمنین، امام المجاہدین، خلیفہ رسول رب العالمین، حضرت سیدنا و مولانا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کے نام

جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے انکار کرنے والوں پر سب سے پہلے عملی طور پر جہاد فرمایا۔

جزا لا اللہ عنا وعن المسلمین خیر الجزاء

ختم نبوت احسان الہی

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد

بر رسول ما رسالت ختم کرد

رونق از ما محفلِ ایام را

او رُسل را ختم و ما اقوام را

خدمتِ ساقی گری با ما گذاشت

داد ما را آخرین جامے کہ داشت

لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ زَا حَسَانَ خَدَا اسْت

پردہ ناموسِ دینِ مصطفیٰ است

قوم را سرمایہٴ قوت ازو

حفظِ سِرِّ وحدتِ ملت ازو

(اسرار و رموز)

گزارش احوال

مؤرخ ملت، مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری نور اللہ مرقدہ کی زیر نظر تصنیف و تحقیق آپ کے ان مختلف مقالات کا مجموعہ ہے، جو آپ نے برجستہ تحریر فرمائے ہیں۔ ان مقالات کا پس منظر اور مختصر سا تعارف پیش خدمت ہے۔

سانچہ چک سکندر نمبر ۳۰ چک سکندر نمبر ۳۰ کھاریاں شہر سے تقریباً ۶ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے، جس میں مرزا قادیانی کی زندگی سے ہی قادیانی موجود ہیں۔ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ نسل در نسل ان کی تعداد بڑھتی رہی۔ انہوں نے اپنی کثیر تعداد اور اثر و رسوخ کی وجہ سے مقامی مسلمان آبادی پر اپنی دھونس جمانا شروع کر دی۔ نوبت بایں جا رسید کہ گاؤں کی مسجد پر بھی انہوں نے قبضہ کر لیا..... اب مسلمانوں کو اپنی ہی بنائی ہوئی مسجد میں آزادی سے عبادت کرنے کی بھی اجازت نہ تھی۔ نیرنگی زمانہ تو دیکھئے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں جن کا مسجد میں داخل ہونا بھی قانوناً اور شرعاً جرم ہے، وہ مسجد کے کرتا دھرتا بن بیٹھے اور جنہوں نے مسجد بنائی تھی، انہیں باجماعت نماز ادا کرنا بھی دشوار ہو گیا۔

اپنے گھر کی آباد کاری کے لئے رب العالمین نے اسی گاؤں کے باسی، ایک قادیانی کو ہی دولت ایمان عطا فرمادی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد میاں محمد امیر نے قادیانی منصوبوں سے نقاب کشائی شروع کی اور گاؤں کی مسلم آبادی میں یہ شعور پیدا کیا کہ شریعت اسلامیہ اور ملکی قانون کے مطابق قادیانیوں کے لئے مسجد کا قبضہ تو درکنار، اس کا نام لینا بھی سنگین جرم ہے۔ مسجد کا انتظام و انصرام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اور انہیں اپنی ذمہ داری پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اہل دیہہ نے پہلے تو مقامی پنچایت کے ذریعے مسجد سے قادیانیوں کا عمل دخل ختم کرانے کی کوشش کی، جب یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی، تو مسلمانوں نے ضلعی انتظامیہ اور عدالت سے رجوع کر لیا۔ عدالت نے اس مطالبہ کو جائز اور مناسب سمجھتے ہوئے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دے دیا اور قادیانیوں کے قبضہ سے مسجد و گزار کرادی۔

اس فیصلے کی وجہ سے میاں محمد امیر اور دیگر مسلمان قادیانیوں کی نظر میں کانٹے کی طرح کھٹکنے لگے۔ مرزائیوں نے انہیں ٹھکانے لگانے کے لئے منصوبہ بنا لیا۔ ربوہ کی ہائی کمان کی طرف سے آتشیں اسلحہ اور مال و دولت بھی فراہم کر دیا گیا۔ اب انہیں صرف موقع کی تلاش تھی۔ بارہا دفعہ اشتعال دلانے کے باوجود مسلمان ان کی تمام حرکات کو برداشت کرتے رہے۔ جب انہیں اپنا منصوبہ پورا کرنے کا موقع نہ ملا تو عید الاضحیٰ ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۹۸۹ء کے تیسرے روز انہوں نے خود ہی پہل کرتے ہوئے مورچہ بندی کر لی اور نہتے مسلمانوں پر فائرنگ شروع کر دی۔ نیز ان کے مکانوں کو بھی آگ لگا دی۔ اس ہنگامہ میں ایک مسلمان عاشق رسول نوجوان احمد خان شہید ہو گئے جبکہ محمد اصغر شدید زخمی ہوئے۔

اس واقعہ سے علاقہ بھر میں افراتفری پھیل گئی اور قرب و جوار سے اہل اسلام جمع ہونا شروع ہو گئے۔ ان کے جذبات مشتعل تھے مگر پولیس نے پورے گاؤں کو محاصرہ میں لے لیا اور گاؤں میں آنا جانا مسدود ہو گیا۔ اس سانحہ پر دور و نزدیک سے کثیر تعداد میں علمائے اہل سنت فوراً کھاریاں پہنچے۔ تمام معاملات کو سنبھالا اور ملت اسلامیہ کی بروقت اور بھرپور راہنمائی فرمائی..... جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

اس مقالہ میں اسی سانحہ کے متعلق تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

نوٹ: اس سانحہ میں شہید ہونے والے نوجوان احمد خان شہید رحمۃ اللہ علیہ کے چہلم کے موقع

پر ”عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت کانفرنس“ منعقد کی گئی۔ اس شاندار کانفرنس کے شرکاء کی تعداد پچاس ہزار سے متجاوز تھی۔ اس کانفرنس میں طے کیا گیا کہ عقیدہ ختمِ نبوت کی شرعی حیثیت اور قادیانی دھرم کی حقیقت سمجھانے کے لئے ۱۱/ ستمبر ۱۹۸۹ء سے مرکزی عید گاہ کھاریاں میں نمازِ مغرب کے بعد بارہ روزہ تربیتی کورس کا اجراء کیا جائے۔

اس تربیتی کورس میں محققین نے اپنے علمی اور تحقیقی مقالے پیش فرمائے۔ حضرت مفسرِ قرآن مبارک کے آئندہ چند مقالات بھی اسی کورس کی یادگار ہیں۔

ختمِ نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مقالہ میں عقیدہ ختمِ نبوت کی اہمیت، لفظ خاتم النبیین کی علمی و لغوی تحقیق کے علاوہ آیات مبارکہ، احادیث طیبہ، انبیائے عظام کے ارشادات، علمائے اہم سابقہ کے ملفوظات، آثار صحابہ و تابعین، اقوال مفسرین و محدثین اور عقلی دلائل سے مسئلہ کی خوب وضاحت کی گئی ہے۔ مضمون کے آخر میں یہ وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ جس طرح مرزا قادیانی دعویٰ نبوت کر کے مرتد ہوا، اسی طرح جنہوں نے زمانہ نبوی کے بعد اجراءِ نبوت کو ممکن بتایا، وہ بھی اسی جرم کے مرتکب ہوئے۔

مرزا کے چند کفریات عقیدہ ختمِ نبوت کا انکار کرنا ہی مرزا کے کافر و مرتد ہونے کے لئے کافی تھا، مگر اس نے خود دعویٰ نبوت کر کے اپنے ارتداد پر جبری بھی کرا لی۔ مرزا غلام قادیانی نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کی، بلکہ اسلام کے مسلمہ اور اصولی عقائد کی دل کھول کی توہین و تحقیر کی، صحابہ کبار، اہل بیت اطہار، انبیاء کرام، رسلِ عظام، امام المرسلین بلکہ خود رب العالمین کے بارے میں سخت نازیبا اور غلیظ زبان استعمال کی۔ حتیٰ کہ اپنے حبیبِ باطن کا اظہار کرتے ہوئے انہیں صریح گالیاں تک دینے سے بھی گریز نہ کیا۔ مرزا کی یہ مغالطات اس کی تعلیمات کا حصہ

ہیں اور حشرات الارض کی طرح جا بجا اس کی کتابوں میں موجود ہیں۔

ان تمام توہین آمیز کلمات کا احاطہ تو ایک مختصر مضمون میں ممکن نہیں، البتہ افادہ عام کے لئے اس کے چیدہ چیدہ چند کفریات اس مقالہ میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔

تاریخ محاسبہ قادیانیت قبل ازیں یہ مقالہ اس نام سے شائع ہوا.....

”بر عظیم پاک و ہند میں سنی علماء و مشائخ کی علمی و عملی کاوشیں، بسلسلہ ردِ قادیانیت“

اب تسہیل کے لئے اس کا موجودہ نام تجویز کیا گیا ہے۔ البتہ سابقہ نام کو بطور تعارف، موجودہ عنوان کی پیشانی پر باریک قلم سے لکھ دیا گیا ہے۔

یہ اپنے موضوع پر انتہائی وقیع، جامع مستند اور گرانقدر مقالہ ہے۔ اس مقالہ میں حضور مفسر قرآن علیہ الرحمۃ نے ردِ مرزائیت میں علمائے اہل سنت کے شاندار کردار کو چار ادوار میں تقسیم فرمایا ہے۔

(i) حیاتِ مرزا میں ردِ مرزائیت

(ii) مرزا کی موت سے ۱۹۵۲ء تک

(iii) تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء اور اس کے بعد

(iv) تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت ۱۹۷۳ء

ترتیبِ زمانی کی اس تقسیم سے جہاں مقالہ میں انفرادیت پیدا ہو گئی ہے، وہیں حضرت مصنف کی وسعتِ علمی بھی عیاں ہوتی ہے۔ ردِ مرزائیت میں علمائے اہل سنت نے جو علمی و عملی کاوشیں کیں، سینکڑوں کتب و رسائل تصنیف کئے، معرکہ آرا تحقیقی تصائد لکھے، مناظروں اور مباحلوں کے چیلنج ہوئے، یہ مقالہ ان تمام مساعی پر مشتمل ہے۔ بلکہ یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ محاسبہ قادیانیت کی ایک صدی پر مشتمل تاریخ سمیٹ کر اس مختصر مقالہ میں اس حسن و خوبی سے بیان کی گئی ہے کہ گویا سمندر کوزے میں بند کر دیا ہو۔ اسلوبِ تحریر ایسا شستہ اور اندازِ بیان ایسا جامع ہے کہ اہل علم، دادِ تحسین دیئے بغیر نہ رہ سکیں۔ محققین کے لئے خاص تحفہ ہے۔

کافر مسجد کا متولی نہیں بن سکتا یہ علمی و تحقیقی مقالہ کئی جہتوں سے وقت کی اہم ضرورت تھی، کیونکہ جس تربیتی کورس میں یہ مقالہ پڑھا گیا وہ سانحہ چک سکندر نمبر ۳۰ کے نتیجے میں انعقاد پزیر تھا، اور اس سانحہ ہائلہ کی بنیادی وجہ مسجد پر قادیانیوں کا قبضہ تھا۔ مسلمانوں نے جب بذریعہ عدالت ان سے مسجد واگزار کروائی، تو وہ سیخ پا ہو گئے اور اپنی فطرت خبیثہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہتے مسلمانوں پر فائرنگ کر دی، نیز ان کے مکانوں کو آگ لگا دی، جس کی وجہ سے مسلمانوں کے جانی و مالی نقصان کے علاوہ پورے علاقے میں بے چینی پیدا ہو گئی۔

اس تناظر میں ممکن ہے کسی کے ذہن میں یہ خدشہ پیدا ہوتا کہ اگر مسجد قادیانیوں کے زیر تصرف ہی رہنے دی جاتی تو کیا حرج تھا؟ بلکہ اگر یہ مصلحت اختیار کر لی جاتی تو نہ مسلمان شہید ہوتے، نہ ان کی املاک کو نقصان پہنچتا اور نہ ہی علاقے کا امن و سکون تباہ ہوتا۔ اس ممکنہ خلیجان کی سیخ کنی کے لئے مفسر قرآن علیہ الرحمۃ نے آیات مبارکہ، احادیث طیبہ اور اکابر امت کے مستند حوالہ جات سے واضح فرمادیا کہ حکومت اسلامیہ اور مسلمانوں پر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ کفار و مرتدین کے ناپاک وجود سے مسجد کو پاک کرادیں۔ نیز مسجد کی تعمیر اور اس کی آباد کاری کے جملہ امور کا حق صرف اہل اسلام کو ہے۔ کوئی کافر مسجد کا منتظم اور متولی نہیں بن سکتا۔

اسی طرح کھاریاں شہر میں واقع ”شہانی مسجد“ بھی ابھی تک قادیانیوں کے تسلط میں تھی۔ اسے بھی قادیانیوں کی مداخلت سے پاک کرانے کے لئے مسلمانوں کی شرعی راہنمائی ضروری تھی۔ بھجہ تعالیٰ جلد ہی یہ مسجد بھی قادیانی تسلط سے پاک ہو گئی۔

ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ مرزا قادیانی نے وقتاً فوقتاً جو مختلف دعوے کئے، ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ”وہی امام مہدی ہے“۔ حالانکہ صحیح اور صریح احادیث طیبہ میں تفصیل کے ساتھ امام مہدی کی علامات موجود ہیں۔ ان احادیث طیبہ کی موجودگی میں مرزا کا یہ دعویٰ ہی فاتر العقل ہونے پر کافی دلیل تھا۔ تاہم عوام الناس کو مرزا کے دجل و فریب سے روشناس کرانے کے لئے علمائے کرام نے احادیث میں مذکور علامات کو بیان کر کے اس کے دعویٰ مہدویت کی دھجیاں بکھیر دیں۔

زیر نظر مقالہ کی بنیاد حضرت محدث اعظم پاکستان، شیخ الحدیث مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے وہ چند نوٹس تھے، جو آپ نے ردِ مرزائیت کے لئے اپنی یادداشتوں میں تحریر فرمائے تھے۔ حضرت مفسر قرآن رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ترتیب دے کر ان میں اضافے فرمائے اور ترجمہ و تخریج کر کے انہیں مدون فرما دیا۔ نیز ہر حدیث مبارکہ کے بعد ”قائدہ“ کے عنوان سے حدیث پاک میں بیان کردہ علامات کی روشنی میں مرزا کی حقیقت کا جائزہ بھی پیش فرما دیا۔

راقم الحروف نے حصول برکت کے لئے اس مقالہ پر حواشی تحریر کر دیئے ہیں۔ اللہ رب العالمین ان بزرگوں کے طفیل یہ چند کلمات قبول فرما کر ذریعہ نجات بنا دے۔

مختصر قارئین! حضور مفسر قرآن رحمۃ اللہ علیہ نے جس اضطرابی دور میں یہ مقالات تحریر فرمائے، اس وقت پورے علاقہ میں مسلمانوں اور مرزائیوں کے درمیان خاصی تناؤ کی کیفیت تھی۔ اس سلسلے میں آپ کی بے پناہ ہمہ وقتی مصروفیات تھیں۔ ایک طرف تو علمائے کرام کے باہمی مشاورتی اجلاسوں میں شمولیت، انتظامیہ سے مذاکرات، جلسے اور جلوسوں کا انتظام و انصرام، امن عامہ اور قادیانی ریشہ دوانیوں کی خبر گیری، کارکنوں کی راہنمائی و دلجوئی، غرض کہ بھرپور

تحریکی مصروفیات تھیں اور دوسری طرف علاقہ بھر کے معتبر، مستند، معتمد علیہ اور سرکردہ عالم دین بلکہ شیخ طریقت ہونے کی حیثیت سے اپنے روزمرہ معمولات زندگی کے علاوہ فقید المثل تربیتی کورس کا اہتمام، دور دراز سے تشریف لانے والے علماء کرام اور مشائخ عظام کی مہمان نوازی، تحریک کے علمی معاملات اور دیگر اہم امور بھی آپ کے سپرد تھے۔

ان کثیرالجہتی مشاغل کے باوجود تربیتی کورس کے لئے، تقریباً ہر دوسرے دن، اپنے موضوع پر جامع اور منفرد مقالہ تحریر فرم لینا، جہاں آپ کی وسعت علمی اور کثرت مطالعہ پر دلالت کرتا ہے، وہیں تائید ایزدی، نصرت و نگہ کرم حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور بزرگان دین کے فیض روحانی کا مسلسل شامل حال ہونا، روز روشن کی طرح نظر آتا ہے۔ یہی وہ گنج گراں مایہ ہے، جس کے باعث وہ مسلمانان علاقہ میں بالعموم اور اہل دل میں بالخصوص مرکز محبت و عقیدت ٹھہرے۔

محترم قارئین! مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مقالات کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ہر مقالہ ہی اپنے موضوع پر جاندار ہے۔ اسے دیدہ زیب بنانے اور تصحیح کرنے میں حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔ تاہم اگر کوئی غلطی نظر سے گزرے تو تحریری طور پر مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ کیا جاسکے۔ اللہ رب العزت اس مجموعہ کو قبولیت عامہ نصیب فرمائے۔

امین بجاہ النبی الکریم الامین علیہ وآلہ و صحبہ و جزبہ الصلوٰۃ و التسلیم

محمد مسعود احمد غازی

جامعہ اسلامیہ جی ٹی روڈ کھاریاں

قادیانیت ایک مستقل مذہب

مرزا بشیر الدین محمود نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

”یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ اللہ کی ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک جزء میں ہمیں ان سے اختلاف ہے“ (۱)

☆ ”حضرت خلیفہ اول (عظیم نور الدین بھیروی) نے اعلان کیا تھا کہ ان (مسلمانوں) کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور ہے“ (۲)

(۱) خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین محمود، اخبار الفضل، موریہ ۲۔ جولائی ۱۹۳۱ء

(۲) اخبار الفضل۔ موریہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۱۳ء

استعمار کی ضرورت

انگریز بھانپ چکا تھا، کہ ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی راہنماؤں کی اندھا دھند پیروی کا رہے اور پیری مریدی کے رجحانات کی حامل ہے۔ اُس نے سوچا کہ اس وقت اگر ہمیں کوئی ایسا آدمی مل جائے جو (اسلام سے غداری کر کے) حواری نبی ہونے کا دعویٰ کرے، تو اس شخص کی نبوت کو حکومت (برطانیہ) کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر برطانوی مفادات کے لئے مفید کام لیا جاسکتا ہے۔

(The arrival of British empire in India)

”ہندوستان میں برطانوی سلطنت کی آمد“

(بعض انگلستانی اخبارات کے ایڈیٹروں اور چرچ آف انگلینڈ کے نمائندوں پر مشتمل ایک وفد کی رپورٹ۔ بحریہ ۱۸۶۹ء)

اعترافِ غداری

☆ میں نے اس مضمون (جہاد کی منسوخی اور انگریزوں کی وفاداری) کی پچاس ہزار 50,000 کے قریب کتابیں، رسائل اور اشتہارات چھپوا کر ملک اور دوسرے بلاد اسلام میں بھجوائے ہیں کہ انگریزی حکومت ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اللہ کا شکر گزار ہو، دعا گو رہے..... میں نے یہ کتابیں اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کی ہیں۔ اس کے علاوہ روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ، بلاد شام اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا، اس کی اشاعت کی ہے..... نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نا فہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ مجھے اس خدمت پر فخر ہے..... برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں، اس کی کوئی نظیر، کوئی مسلمان نہیں دکھلا سکتا“ (۱)

☆ ”جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مسیح و مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار ہے“ (۲)

(۱) ستارہ قیصرہ، ص ۳، از مرزا غلام احمد قادیانی

(۲) تبلیغ رسالت، جلد ہفتم، ص ۱۷۱..... ایضاً: جلد ششم، ص ۶۵

ممالکِ اسلامیہ میں قادیانیوں کا حشر

☆ ۱۹۵۳ء میں مصر نے اپنے ملک میں قادیانیوں کے داخلہ پر پابندی عائد کر دی اور جماعت احمدیہ کو غیر قانونی قرار دے دیا۔ کیونکہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ قادیانیوں کا تل ابیب (اسرائیل) میں مرکز ہے۔

☆ جمہوریہ شام نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا فتویٰ جاری کیا۔

☆ ۱۹۶۵ء میں جنوبی افریقہ کی جوڈیشل نے فتویٰ جاری کیا کہ احمدی اور بہائی کافر ہیں۔ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہیں۔

☆ ۱۹۶۵ء میں اسلامی مشاورتی کونسل نے تجویز پیش کی کہ مرتد ہونے والے مسلمانوں کو شریعت کے مطابق سزا دی جائے۔

☆ ۱۹۶۷ء میں غیر مسلم کی حیثیت سے حرمین شریفین میں داخلے کے جرم میں قادیانیوں کو گرفتار کیا گیا۔

☆ ۱۹۷۳ء میں پاکستان کے آئین میں مسلمان کی تعریف متعین کر دی گئی، اور یہ دفعہ رکھی گئی کہ صدر پاکستان اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی ہوگا۔

☆ ۲۶۔ اپریل ۱۹۷۳ء کو رابطہ عالم اسلامی کے ایک اجلاس، جس میں اسلامی ممالک کے ایک سو سے زائد تنظیموں کے مقتدر نمائندے شریک تھے، قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی قرار داد متفقہ منظور ہوئی۔

☆ ۲۹۔ اپریل ۱۹۷۳ء آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی قرارداد اتفاق رائے سے منظور ہوئی، ۲۵۔ مئی ۱۹۷۳ء کو آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم نے اس

قرارداد کی توثیق کی۔ اس طرح آزاد کشمیر اسمبلی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے سب سے پہلے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

☆ ۲۰۔ جون ۱۹۷۴ء کو سرحد اسمبلی میں متفقہ طور پر قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کی قرارداد منظور ہوئی۔

☆ ۷۔ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا قانون منظور کیا، اور قرار دیا کہ قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ، دونوں غیر مسلم ہیں۔

فہرست عنوانات..... سانحہ چک سکندر نمبر 30

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
21	معرکہ حق و باطل	1
22	باطل کا طریقہ واردات	2

سانحہ

چک سکندر نمبر 30

29	قادیانیوں کا منصوبہ	17
30	قادیانیوں کی شراکیزی	18
30	پنجابی کونسل کا قیام	19

فہرست عنوانات..... سانحہ چک سکندر نمبر 30

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
21	معرکہ حق و باطل	1
22	باطل کا طریقہ واردات	2
22	فتنوں کی نشاندہی	3
23	فتنہ انکارِ حرمِ نبوت	4
24	فتنہ قادیانیت	5
24	قادیانیت چک سکندر میں	6
25	رحمتِ حق بہانہ می جوید	7
25	محمد امیر کا قبولِ اسلام	8
26	اہل خانہ کو دعوتِ اسلام	9
27	محمد امیر سے میاں محمد امیر	10
27	قادیانیوں کا اثر و رسوخ	11
27	آئینِ پاکستان	12
28	میاں محمد امیر کی کاوشیں	13
28	انگلش میہ کا فیصلہ	14
29	جرم بے گناہی	15
29	قادیانیوں کا اظہارِ ناگواری	16
29	قادیانیوں کا منصوبہ	17
30	قادیانیوں کی شرانگیزی	18
30	پنچائی کو نسل کا قیام	19

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
30	قادیا نیوں کی فائرنگ	20
31	مسلمانوں کے مکانات نذر آتش	21
32	مظلومیت کا اظہار	22
32	انتظامیہ موقع واردات پر	23
33	پوسٹ مارٹم	24
33	گاؤں کا محاصرہ	25
33	اہل سنت کا اجتماع	26
34	علماء و مشائخ	27
34	ایکشن کمیٹی	28
35	انتظامیہ سے مذاکرات	29
35	شہید کی نماز جنازہ	30
36	شہید کا حتمی قتل	31
37	تعزیتی اجلاس	32
37	عظمت تاجدار حتم نبوت کانفرنس	33
37	مقتدر علمائے کرام کی شرکت	34
38	سازش بے نقاب	35
39	مزید انکشافات	36
39	مطالبات	37
39	ترجمی کورس	38
40	مقالہ جات پیش کرنے والے محققین	39
40	شہانی مسجد کھاریاں	40
41	اعتراف خدمت	41

سانچہ چک سکندر نمبر ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ

شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَعَلٰی اِلٰهِ الطَّاهِرِیْنَ الْمُطَهَّرِیْنَ وَاَصْحَابِهِ الْمُكْرَمِیْنَ

الْمُعْظَمِیْنَ وَاتَّبَاعِهِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

معرکہ حق و باطل حق اور باطل، کفر اور اسلام کی باہمی آویزش کوئی نئی بات نہیں۔ جب

سے حق نے ٹکھرنا سیکھا، باطل اس کے درپے آزار ہوا۔ جب بھی اور جہاں بھی اسلام کی

اشاعت ہوئی، کفر اسے موت جان کر اس کے سامنے سدِ راہ ہوا۔ ”چراغِ مصطفوی“ اور

شرارِ بولہبی“ کی اصطلاحات انہی معنوں کو بیان کرنے کے لئے وضع ہوئیں۔ خود رب کریم و

قدیر نے اپنے قدیم کلام میں اس کا ذکر فرمایا۔

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ

باطل والے تو چاہتے ہیں اور ہمیشہ سے ان کا ارادہ ہے کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی

پھونکوں سے مٹادیں۔ لیکن وعدہ ربانی ہے.....

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. (۱)

”اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرتا ہے۔ اگرچہ کافروں کو یہ ناپسند ہو۔“

معرکہ حق و باطل کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ دنیا۔ جب سے آدمی بنا، شیطان

نے اس کا تعاقب شروع کر دیا۔ دکھائی دیتا ہے کہ یہ ہنگامہ رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔

باطل کا طریقہ واردات

کفر و باطل کا طریقہ واردات ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا، یہ اپنے روپ بدلتا رہتا ہے۔ مغلوبیت کے دور میں یہ سازشیں کرتا ہے اور بظاہر غلبہ کے عالم میں برسرِ پیکار ہوتا ہے۔ اس کا مقصود بہر صورت ایک ہی ہے کہ العباد باللہ حق کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے..... مگر تاریخ شاہد ہے کہ اسے ہمیشہ ناکامی ہوئی۔ اگرچہ وقتی طور پر اسے کچھ غلبہ ملا بھی، مگر حقیقی غلبہ ہمیشہ اسلام کا حصہ رہا۔

حضور پر نور سید المرسلین ﷺ کی بعثت سے دین کی تکمیل ہو گئی۔ اس بشارت ربانی.....

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمْ

الْاِسْلَامَ دِينًا. (۲)

” آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور

تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔“

کو شیطانی طاقتوں نے اپنے لئے موت کا پیغام سمجھا، اور اپنی بقاء کے لئے ان کی کوششیں تیز تر ہو گئیں۔ یہ لوگ پس پردہ، گھات میں رہ کر، سبز باغ دکھا کر، دوستی کے پردے میں دشمنی کرتے ہیں، اور تبلیغ کی آڑ میں ایمان لوٹ لیتے ہیں۔ ان کا یہ سارا عمل اتنا خفیہ ہوتا ہے کہ کسی کو کانوں کاں خبر نہیں ہوتی..... مگر دیدہ و ور پہلی ہی نظر میں انہیں پہچان لیتے ہیں۔

فتنوں کی نشاندہی صحابی رسول حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے اخبار غیب میں سے

بیان کرتے ہیں:

وَ اِنَّهُ سَيَكُونُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذٰبُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَ

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَأَنْبِيَّ بَعْدِي. (۳)

”میری امت میں تمیں جھوٹے (دجال) نمودار ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔“

نیز نبوت کی زبان نے ان سب شیطانی فتنوں کی نام بنام نشان دہی فرمادی ہے۔
 قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقُضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مِنْ مَعَهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ. (۴)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ (صاحب سر رسول اللہ ﷺ) سے مروی ہے۔ بخدا اختتام دنیا تک جتنے فتنے برپا ہونے والے ہیں، ان کے ایسے قائد جن کے پیر و تین سو یا اس زائد ہوں گے، حضور مدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے قائد کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام ہمارے سامنے ذکر فرمائے۔

فتنہ انکار ختم نبوت کتب احادیث میں بکثرت ایسی احادیث طیبہ موجود ہیں جن میں سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے صد ہا فتنوں کی خبریں دیں۔ ان میں فتنہ انکار ختم نبوت سرفہرست ہے۔

حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس کا بھرپور مقابلہ کیا۔ تا آنکہ مسیلمہ کذاب اپنے انجام کو پہنچا۔ بعد ازاں کئی دجالوں نے دعویٰ نبوت کیا۔ ان میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

فتنہ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء میں قادیان ضلع گورداسپور (بھارتی پنجاب)

میں پیدا ہوا۔ برعظیم پر جب انگریزی تسلط تھا، تو یہ اس کا معاون بنا۔ ۱۸۹۱ء سے ۱۹۰۱ء کے عرصہ میں کئی دعوے کئے۔ مثیل مسیح، مسیح موعود، مہدی موعود، مجدد، مصلح وغیرہ دعوے کرتا رہا۔ بعد ازاں ان سارے دعوؤں سے گمراہ کر کے ۱۹۰۱ء میں اپنی مستقل نبوت کا دعویٰ کر دیا، اور ۱۹۰۸ء میں مہابہ کے نتیجہ میں بیضہ سے واصل جہنم ہوا۔

پنجاب اور برعظیم کے کئی علاقوں کے مسلمان اس کے جال میں پھنس گئے۔ ان میں سے بعض کو تو توبہ کی توفیق نصیب ہو گئی۔ جبکہ بہت سے لوگ اس ارتداد کی حالت میں دنیا چھوڑ گئے۔ مرزا کے ماننے والوں میں (اس کے عہد میں) کھاریاں اور چک سکندر نمبر ۳۰ کے کچھ لوگ بھی شامل ہیں۔

قادیانیت چک سکندر میں چک سکندر نمبر ۳۰، کھاریاں ڈنگہ روڈ پر دھوریہ سے دو میل جنوب

مشرق میں ایک گاؤں ہے۔ کھاریاں سے اس کا فاصلہ چھ میل ہے۔ دیہاتی لوگوں کا پیشہ کاشتکاری اور ملازمت ہے۔۔۔۔۔ آج سے (تقریباً) ایک صدی پہلے بعض سادہ لوح زمیندار، اپنے مویشی لے کر قادیان گئے۔ ان کے قادیان جانے کا مقصد تو مال مویشی کا لین دین تھا۔ مگر یہ بد قسمت مرزائیوں کے ہتھے چڑھ گئے اور مرزا کے جال میں پھنس کر مرتد ہو گئے۔ اس وقت سے مرزائی چک سکندر نمبر ۳۰ میں موجود ہیں۔ پھر رفتہ رفتہ گاؤں میں ان کی تعداد بڑھتی گئی۔

اس میں اگرچہ قادیانی مبلغین کی نام نہاد تبلیغ کا بھی اثر ہے مگر قادیانیت میں اضافہ کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اس وقت یہاں انگریز حکمران تھا، اور قادیانیت اسی کا لگایا ہوا

پودا تھا۔ ظاہر ہے کہ سرکاری معاملات میں انگریز کی طرف سے انہیں خاص مراعات ملتی تھیں۔ جبکہ دیہاتی لوگوں کو آئے روز تھانہ کچہری سے واسطہ رہتا ہی ہے۔ چنانچہ کافی سارے لوگوں نے اس لئے بھی قادیانیت کو قبول کر لیا کہ انگریزی دور حکومت میں قادیانیت ان کے مفادات کو تحفظ دیتی تھی۔

اس طرح ایک صدی تک نسل در نسل یہ لوگ پھیلتے گئے اور قادیانیت کا وہ پودا جو چند لوگوں سے ظاہر ہوا تھا، ایک تناور درخت بن گیا۔

رحمت حق بہانہ می جوید ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ میں پاکستانی افواج کے سپاہی بھارت کے قیدی بنے۔ اسیری کے ایام میں مسلمان سپاہیوں کو فوجی فرائض سے معطل رکھا گیا۔ سپاہیوں نے اپنی فراغت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے علما سے (جو ان کے ساتھ ہی اسیر تھے) دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ مصائب کے یہ ایام ان کے لئے ایک گونہ مفید ثابت ہوئے..... جو نو جوان قرآن مجید نہ پڑھ سکتے تھے، قرآن مجید پڑھ گئے اور جو قرآن مجید پڑھنا جانتے تھے، قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے میں مصروف ہو گئے۔ بعض نو جوانوں نے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح ان کے قید خانے دینی تعلیم کے مدارس کی صورت اختیار کر گئے۔ غم غلط ہونے کے ساتھ دینی معلومات میں اضافہ ہونے لگا..... بے نمازی پکے نمازی بن گئے۔ بعض نو جوانوں نے داڑھی بڑھا کر اپنے چہروں کو مزین کر لیا۔ سابقہ گناہوں سے توبہ کی توفیق نصیب ہونے لگی۔ جن کے عقائد میں تذبذب تھا، یقین کامل کی دولت سے مالا مال ہونے لگے۔ عمل سے تہی دامن، نہ صرف عامل بنے، بلکہ مبلغ اسلام بھی بنے۔

محمد امیر کا قبول اسلام انہی اسیروں میں چک سکندر نمبر ۳۰ کا سپاہی محمد امیر بھی تھا۔ جو اس وقت تک مرزائی تھا، بلکہ اس کا خاندان، بیوی، بہن، بھائی اور اس کی اولاد، سب ہی اسی کے ہم

عقیدہ تھے..... محمد امیر اسیر ہونے تک تو اپنے سابقہ عقیدہ مرزائیت کا ہم نوا تھا۔ مگر نظر بندی کے ان ایام میں اسے علماء اہل سنت کی صحبت نصیب ہو گئی، اور یہی صحبت اس کی زندگی میں انقلاب پیدا کر گئی۔ علمائے کرام کی پیاری پیاری نصیحت آموز باتوں نے محمد امیر کو اپنے قریب کر لیا۔ اسے جب یہ معلوم ہوا کہ اس کا عقیدہ غلط ہے اور مرزائی اسلام سے الگ نئے مذہب کے پیروکار ہیں، اور یہ نیا مذہب تو انگریزی مفادات کا محافظ ہے..... تو محمد امیر کی آنکھوں سے غلط فہمی کے پردے ہٹنے لگے۔ بالآخر رحمت حق نے اس کی دستگیری فرمائی اور وہ سابقہ عقیدہ سے سچی توبہ کر کے صحیح العقیدہ سنی مسلمان بن گیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ إِحْسَانِهِ وَكَرَمِهِ. اللَّهُمَّ ثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَلَا تَزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ الْكَرِيمُ الرَّحِيمُ وَ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا

اہل خانہ کو دعوت اسلام نو مسلم محمد امیر کو توبہ کی توفیق کے بعد مسرت محسوس ہوئی کہ نور حق نے اس کے قلب و قالب کو منور کر دیا ہے اور اسیری کے یہ ایام اس کے لئے جہنم سے آزادی کا سبب بن گئے ہیں..... نظر بندی کے ان ایام میں سپاہیوں کو اپنے اعزہ و اقرباء سے خط کتابت کی نہایت محدود پیمانہ پر سہولت دی گئی تھی۔ بین الاقوامی انجمن ہلال احمر کے ذریعہ چند الفاظ پر مشتمل پیغام پہنچا دیا جاتا تھا۔ مقررہ محدود الفاظ سے زائد الفاظ پر دیا گیا پیغام روک لیا جاتا تھا..... اس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محمد امیر نے اپنے گھر پیغام بھیجا کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے۔ مرزائیت سے توبہ کر چکا ہے۔ اس نے یہ بھی لکھا کہ اس کی بیوی، بہن اور بھائی بھی دعوت حق کو قبول کر لیں اور دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ مگر قبول ہدایت ہر کسی کا حصہ نہیں۔ محمد امیر کی بیوی قبول ہدایت کی دولت سے محروم رہی..... اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ

محمد امیر سے میاں محمد امیر اجتماعی نظر بندی کے اختتام پر محمد امیر اپنے وطن پہنچا، تو اسے علماء حق کی صحبت میں بیٹھنے کے وسیع مواقع نصیب ہوئے۔ جن کی بدولت وہ اسلام کا فدائی اور حق کا مبلغ بن گیا۔ اس نے اپنے چہرہ کو مسنون داڑھی سے سجایا۔ اب وہ اسلام کا ایسا سچا پکا شیدائی بن گیا کہ لوگ اسے محمد امیر سے میاں محمد امیر کہنے لگے۔

قادیانیوں کا اثر و رسوخ گذشتہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ چک سکندر نمبر ۳۰ میں قریباً ایک صدی سے مرزائی آباد ہیں۔ قادیانی اپنی تعداد کی کثرت اور زمیندار اثر و رسوخ کی وجہ سے مقامی آبادی پر دھونس دھاندلی سے اپنا رعب جمائے بیٹھے تھے..... اگرچہ وہی آبادی میں مسلمان بھی کثیر تعداد میں تھے، مگر اپنی سادہ لوحی سے مغلوب بن گئے تھے۔ یہاں تک کہ مساجد، جن کی بنیاد اور تعمیر ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب نبی ﷺ کے ذکر، نماز، تلاوت اور دینی تعلیم کے فروغ کے لئے ہوتی ہے، میں مرزائیوں نے ناجائز قبضہ جمار کھا تھا۔ مسلمانوں کی تعمیر کردہ ان مساجد میں خود ان کو آزادی اور سہولت سے عبادت کرنا دشوار ہو گیا تھا..... نیرنگی زمانہ سے ناسحق، حقدار بن بیٹھے۔ جنہیں مسجد میں داخل ہونا ہی شرعاً ممنوع ہے، وہی مسجد کے کرتا دھرتا بن بیٹھے۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کو ان کی مساجد میں آزادی سے نماز پڑھنے اور جماعت کرانے سے منع کرنے لگے۔ (۵)

آئین پاکستان سابق وزیراعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں ۱۹۷۳ء میں قومی اسمبلی نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے مرزائیوں کے دونوں گروپوں کو غیر مسلم قرار دیکر مسلمانوں کا اگرچہ دیرینہ مطالبہ پورا کر دیا تھا۔ مگر آئین کی اس دفعہ پر اس کی روح کے مطابق

(۵) یاد رہے: جو آدمی کفر اختیار کرتا ہے اس کو کسی مسجد میں داخل ہونے کا آزادانہ حق نہیں رہتا۔ مسجد کا انتظام و انصرام، اس کی تولیت اس کی تعمیر اور آبادی سے شرع مطہر نے اسے روک دیا ہے۔ کفر و ارتداد کے باعث وہ اپنے اس استحقاق سے محروم ہو جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں..... کافر مسجد کا متولی نہیں رہ سکتا۔

عمل درآمد نہ ہو سکا۔ جنرل ضیاء الحق چیف مارشل ایڈمنسٹریٹر اور صدر پاکستان نے ۱۹۸۳ء میں امتناعِ قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے اس ضرورت کو پورا کرنے کی کسی حد تک کوشش کی۔ اس آرڈیننس میں کہا گیا ہے کہ مرزائی مسجدوں میں عمل دخل دینے کے اہل نہیں اور اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کی شکل پر نہیں بنا سکتے۔ مینار، منبر، محراب وغیرہ اسلامی شعار استعمال کرنا، ان کے لئے شرعی اور آئینی طور پر جائز نہیں۔

میاں محمد امیر کی کاوشیں جناب میاں محمد امیر نے اپنے گاؤں چک سکندر نمبر ۳۰ میں عقائد اہل سنت کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ مرزائیوں کے باطل عقیدوں اور ان کی ملک و ملت کے خلاف در پردہ سازشوں سے پردہ ہٹانا شروع کر دیا۔ اپنے مسلمان بھائیوں کو احساس دلایا کہ مسجد کی آبادی، اس کا انتظام و انصرام اور اس میں عبادت کرنا، ان کا استحقاق ہے۔ شریعت مطہرہ اور ملکی آئین بڑی وضاحت سے مسلمانوں کے اس استحقاق کو بیان کرتے ہیں۔ میاں محمد امیر کی تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ گاؤں کے سنی مسلمانوں میں بیداری کی لہر پیدا ہوئی۔ اپنے حقوق سے ناواقف مسلمان، اپنے حقوق سے نہ صرف آگاہ ہوئے، بلکہ ان کے لئے انہوں نے مطالبہ بھی شروع کر دیا۔ اسی عرصہ میں گاؤں کے چند مرزائیوں نے قادیانیت سے توبہ بھی کی اور وہ مسلمانوں کی سی زندگی بسر کرنے لگے۔ ظاہر ہے مسلمانوں کا مسجد پر اپنے حقوق کا مطالبہ اور قادیانیت سے تائب ہونے والوں کا عمل، دنیائے قادیانیت کے لئے قابل قبول نہ تھا۔ وہ اپنے غاصبانہ غلبہ کو مغلوبیت میں بدلتا ہوا کسی حال میں برداشت نہ کر سکتے تھے۔

انتظامیہ کا فیصلہ مقامی رواج کے مطابق، مسلمانوں نے میاں محمد امیر کی سربراہی میں مقامی پنچایت کے ذریعے اپنے حقوق حاصل کرنے کی کوشش کی، مگر یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔

بالآخر مسلمانوں نے ضلع گجرات کی انتظامیہ اور عدالت سے رجوع کیا۔ ضلعی انتظامیہ اور عدالت نے مسلمانوں کے جائز مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے قادیانیوں کو مسجد میں عبادت سے روک دیا۔ اس کارروائی میں میاں محمد امیر کا کردار مرکزی رہا۔

ڈی سی گجرات اور علاقہ مجسٹریٹ گھاریاں جناب خضر حیات بھٹی کا مذکورہ فیصلہ جولائی ۱۹۸۹ء میں ہوا۔ اسی عرصہ میں گاؤں کی اس مسجد میں، جس کا بعد میں افتتاح مسجد نام ہوا، نماز جمعہ کی امامت میاں محمد امیر نے شروع کر دی۔

جرم بے گناہی یہ تھے وہ اسباب اور حالات، جس کی بنا پر میاں محمد امیر بالخصوص اور گاؤں کے دیگر سنی مسلمان دنیائے قادیانیت میں ”ناپسندیدہ“ بنے۔ ان کا ”جرم“ صرف یہ تھا کہ ان کی وجہ سے چک سکندر نمبر ۳۰ اور قرب و جوار کے دیہات میں مسلمانوں میں مذہبی بیداری پیدا ہوئی، اور قادیانی دھرم کے کذب و افتراء سے عوام الناس روشناس ہوئے۔

قادیانیوں کا اظہارِ ناگواری یہ حالات ایک گاؤں میں رونما ہوئے۔ اسے علاقائی سطح تک ہی رہنا چاہیے تھا۔ فریق مخالف مرزائیوں کو اگر کوئی ناگواری تھی، تو اسے مقامی سطح تک ہی محسوس کیا جانا چاہئے تھا۔ مگر براہِ حسد کا، بغض و عناد کی یہ لہر ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح تک محسوس کی گئی۔ قادیانیوں نے اس علاقائی مسئلہ کو بین الاقوامی مسئلہ میں تبدیل کرنے کے لئے بڑی منصوبہ بندی کی۔

قادیانیوں کا منصوبہ چک سکندر نمبر ۳۰ کے قادیانیوں نے عوامی سطح پر اپنی خفت اور عدالتی فیصلے سے اپنی ذلت مٹانے کے لئے میاں محمد امیر اور ان کے رفقاء سے بدلہ لینے کی ٹھان لی۔ قادیانی دنیا میں یہ حضرات قابلِ گردن زدنی ٹھہرے..... ربوہ کی ہائی کمان نے اس علاقہ کو

بالعموم اور چک سکندر نمبر ۳۰ کو بالخصوص آتشیں اسلحہ سے بھر دیا۔ اور قادیانیوں کو خفیہ ہدایات ملیں کہ میاں محمد امیر اور ان کے سرگرم سنی کارکنوں کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دو۔ رفتہ رفتہ اس منصوبہ پر عمل شروع ہو گیا۔

قادیانیوں کی شراغیزی گاؤں کے مرزائی بلاوجہ گاہے گاہے ہوائی فائرنگ کرنے لگے..... ہر طریقہ سے مسلمانوں کو اشتعال دلانے لگے..... مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کی طرف سے اگر کوئی کارروائی ہو تو اسے وجہ جواز بنا کر اپنے منصوبہ پر عمل کر لیا جائے۔ مگر مسلمان تھے کہ مرزائیوں کے اشتعال پر بھی صبر کرتے رہے۔

پنجابی کونسل کا قیام جناب میاں محمد امیر اور ان کے رفقاء نے قادیانیوں کی چیرہ دستیوں کو روکنے کے لئے علاقہ کے معززین سے تعاون حاصل کیا۔ چنانچہ ایک پنجابی کونسل کا قیام عمل میں آیا۔ جس میں چودھری ارشاد احمد ایڈووکیٹ، دھوریہ، چودھری برکت علی نمبر دار دھوریہ اور علاقہ کے دیگر معززین شامل تھے۔ مسلمان اپنی شکایات اس کونسل کو پہنچاتے تاکہ علاقائی مسئلہ علاقائی سطح پر ہی حل ہو جائے۔ مگر قادیانی جو ہر صورت میں فساد کے خواہاں تھے، کسی طور پر بھی آمادہ امن نہ ہوئے۔ قادیانیوں نے تو گاؤں میں آتشیں اسلحہ کا انبار جمع کر رکھا تھا، انہیں تو بس کسی چنگاری کی انتظار تھی۔

قادیانیوں کی فائرنگ عید الاضحیٰ ۱۴۰۹ھ کے تیسرے دن، دیہاتی روایات کے مطابق ۱۶۔ جولائی ۱۹۸۹ء کو چک سکندر نمبر ۳۰ میں ایک عوامی اکھاڑہ منعقد ہوا۔ اس میں گرد و نواح کے دیہاتی عید کی خوشیاں دو بالا کرنے کے لئے میلہ میں جمع ہوئے۔ چک سکندر کے قادیانیوں کو اپنے منصوبہ پر عمل کرنے کا اس سے بہتر موقع اور کونسا مل سکتا تھا؟..... خوشی کے موقعوں پر

لوگ بالعموم اپنی حفاظت سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ عوامی میلہ اور دیہاتیوں کے اجتماع کی رونق سے لوگ لطف اندوز ہو رہے تھے کہ قادیانی شریک مورچوں میں مسلح ہو گئے۔ گاؤں میں اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی..... ان کا نشانہ میاں محمد امیر اور ان کے جانثار تھے..... قادیانیوں کی فائرنگ سے نوجوان محمد اصغر گلے میں گولی لگنے سے زخمی ہوا، اور میاں محمد امیر کا وفادار اٹھارہ سالہ سنی نوجوان، احمد خاں گولیوں کی بوچھاڑ سے، اپنے ہی گاؤں کی گلیوں میں شہید ہو گیا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت پر شہید ہونے والے نوجوان مسکی احمد خاں کی شہادت اور مسکی محمد اصغر کے زخمی ہونے کے بعد گاؤں میں افراتفری پھیل گئی۔ میلے کی بہار اور دیہاتیوں کی خوشیاں، خوف و ہراس میں بدل گئیں۔ آنا فانا ساری فضا سو گوار ہو گئی۔

مسلمانوں کے مکانات نذرِ آتش **ظالم جب ظلم کرتا ہے تو اسے ظلم میں لذت محسوس ہوتی ہے۔** نورِ ظلم سے مخمور ظالم حصولِ لذت کے لئے بار بار ظلم کرتا ہے۔ اس کی سنگ دلی، خون آلود فضا سے بھی متاثر نہیں ہوتی۔ فطری جذبہِ رحم سے بھی وہ نا آشنا ہوتا ہے۔ مزید برآں جب وہ منصوبہ بندی کے تحت ظلم کرتا ہے تو اس کے ظلم کی کوئی حد نہیں ہوتی..... اور بد قسمتی سے اگر ظالم، کافر و مرتد ہو تو اس کے جور و ستم سے آسمان بھی پناہ مانگتا ہے۔

چک سکندر نمبر ۳۰ میں احمد خاں کی شہادت اور محمد اصغر کی زخمی حالت نے قادیانیوں کو مزید ظلم پر ابھارا..... ان کی نگاہ میں گاؤں کے تمام مسلمان قابلِ گردن زدنی تھے۔ ان کے مال و املاک کا صحیح و سلامت رہنا بھی ان کی نظر میں کھٹکنے لگا..... چنانچہ قادیانیوں کے جذبہٴ انتقام کی

آگ مزید بھڑکی اور دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں کے چند مکانات آگ اور دھوئیں سے جل اٹھے۔

قادیانیوں کے پاس جمع شدہ آتشیں اسلحہ آج ہی کے دن کے لئے تو تھا، بھلا آج کے بعد اس کا کیا مصرف ہو سکتا تھا؟..... ان کی مسلسل فائرنگ جاری تھی۔ پورے علاقہ میں خوف و ہراس پھیل رہا تھا..... اس صورت حال نے عید کے میلے میں موجود مسلمانوں کے جذبہ غیرت ایمانی کو امتحان میں ڈال دیا۔ بالآخر نہتے مسلمانوں نے ان مرتد ظالموں کو لاکارا۔ مسلمانوں کے جم غفیر کو دیکھ کر ان مسلح ظالموں کو اب اپنی موت نظر آرہی تھی..... شان خداوندی کہ چند ہی لمحوں میں دہشت گرد، خود اپنے کئے کی بدولت دہشت زدہ تھے۔

مظلومیت کا اظہار ظالم جب اپنے خوفناک انجام سے دوچار ہوتا ہے تو خودکشی کرتا ہے، اپنے مال و املاک کو خود تباہ کرتا ہے، تاکہ اسے اپنے کئے ہوئے ظلم کا جواز مل سکے..... اپنے انجام سے مایوس قادیانیوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ خود اپنے ہاتھوں اپنے مکانات کو نذر آتش کر دیا۔ اس قسم کے عمل سے وہ اپنی جھوٹی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹنا چاہتے تھے۔ مگر علاقہ بھر کے میلے میں موجود مسلمان ان کی اس حرکت کے عینی شاہد تھے۔

انتظامیہ موقع واردات پر چک سکندر نمبر ۳۰ کے ظلم کی خبر آگ کی طرح گرد و نواح میں پھیل گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی تھانہ کھاریاں کی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ مگر جوش انتقام میں پھرے ہوئے قادیانیوں کی فائرنگ ختم نہ ہو رہی تھی..... حتیٰ کہ ضلعی پولیس بھی آگ کے

طوفان کو روکنے کیلئے ناکافی ثابت ہوئی۔ انتظامیہ کو گوجرانوالہ ڈویژن کی پولیس کی امداد درکار تھی..... اے سی کھاریاں، ایس پی، ڈی ایس پی، ڈی سی او مسٹریگ اور علاقہ مجسٹریٹ مرزا کرم الہی چوہان موقع پر پہنچ گئے۔ شام تک بمشکل حالات پر قابو پایا جاسکا۔

پوسٹ مارٹم ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں جان دینے والے شہید احمد خان کی میت پوسٹ مارٹم کے لئے تحصیل کھاریاں ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں پہنچائی گئی۔

گاؤں کا محاصرہ سانچہ چک سکندر نمبر ۳۰ کی وحشت ناک خبر کھاریاں اور اس کے گرد و نواح میں پھیل چکی تھی۔ مزید کسی ہنگامہ آرائی کو روکنے کے پیش نظر انتظامیہ نے چک سکندر کو محاصرہ میں لے لیا۔ وہاں آنا جانا قریباً مسدود ہو گیا۔

اہل سنت کا اجتماع اب قریبی مرکزی مقام کھاریاں میں اہل سنت جمع ہونا شروع ہو گئے تاکہ اس سانحہ پر اپنے رد عمل کا لائحہ عمل بنا سکیں۔ کھاریاں، لالہ موسیٰ، گجرات، سرانے عالمگیر، ڈنگ، منڈی بہاء الدین اور دیگر دیہات و قصبات کے علماء اہل سنت و مشائخ عظام عید گاہ کھاریاں میں جمع ہو گئے..... عشاء کی نماز تک کثیر تعداد میں علماء و مشائخ، اے ٹی آئی کے نوجوان اور سنی عوام جمع ہو چکے تھے۔

سُنیوں کا یہ اجتماع سانچہ چک سکندر نمبر ۳۰..... احمد خاں کی شہادت، محمد اصغر کی زخمی حالت اور دیگر املاک کے نقصان پر برا فروختہ تھا۔ یہ اجتماع غیظ و غضب سے بھر پور تھا۔ جذبات میں انتقام کا جوش تھا۔ کسی ناگہانی حادثہ سے روکنے اور نوجوانوں کو اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے کے لئے علماء و مشائخ نے بڑی حکمت عملی سے کام لیا۔ عوام کو پر امن رہنے کے لئے بار بار اپیل کی گئی۔

علماء و مشائخ رات گئے تک جو علماء و مشائخ عید گاہ کھاریاں میں پہنچ چکے تھے، ان میں سے

چند نام یہ ہیں:

- ۱۔ مولانا سید ریاض حسین شاہ، راولپنڈی
- ۲۔ مولانا محمد حبیب اللہ نعیمی، سرانے عالمگیر
- ۳۔ مولانا صاحبزادہ غلام صدیق نقشبندی، گجرات
- ۴۔ مولانا مفتی محمد علیم الدین، کھاریاں
- ۵۔ مولانا غلام ربانی چشتی، لالہ موسیٰ
- ۶۔ سید منیر حسین شاہ، جنڈانوالہ، کھاریاں
- ۷۔ مولانا محمد حنیف، ڈنگہ
- ۸۔ صاحبزادہ حفیظ الرحمن معصومی، موہری
- ۹۔ مولانا پیر محمد افضل، گجرات
- ۱۰۔ مولانا حافظ قاری عبدالعزیز، لالہ موسیٰ
- ۱۱۔ حافظ محمد اصغر جلالی..... اور
- ۱۲۔ راقم الحروف فقیر قادری عفی عنہ

ایکشن کمیٹی سانحہ چک سکندر نمبر ۳۰ کے بعد آنے والے واقعات و حالات سے نبرد آزما ہونے

کے لئے علماء و مشائخ نے ایکشن کمیٹی تشکیل دی۔ اس ایکشن کمیٹی کی سربراہی کے لئے مولانا پیر

محمد افضل قادری، گجرات کا نام پیش ہوا، جو اتفاق رائے سے منظور ہو گیا۔

انتظامیہ سے مذاکرات رات گئے تک انتظامیہ اہل سنت کا رد عمل اور موقف معلوم کرنے کے لئے بے تاب تھی۔ انتظامیہ کے بار بار تقاضا پرائیکشن کمیٹی کا وفد اے سی کھاریاں کے دفتر میں، کمشنر گوجرانوالہ، ڈپٹی کمشنر گجرات، ایس پی گجرات، اے سی کھاریاں اور دیگر افسران سے حالات کا جائزہ لے رہا تھا۔ بالآخر علماء اہل سنت اور انتظامیہ کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا۔

☆ انتظامیہ کی طرف سے چودھری طارق محمود (ایم۔ پی۔ اے) ڈنگہ نے ضمانت مہیا کی۔ معاہدہ میں طے پایا کہ:

- 1- شہید احمد خاں کی میت کورات ہی اپنے گاؤں میں پہنچا دیا جائے۔
- 2- اہل سنت پر امن رہیں گے، کوئی جلوس نہیں نکالا جائے گا۔
- 3- شہید کا جنازہ ۱۷ جولائی اس کے گاؤں میں ادا کیا جائے گا۔
- 4- شہید کے قاتلوں اور اہل سنت کے مالی نقصانات کے ذمہ دار مرزائیوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔
- 5- مرزائیوں کی طرف سے درج شدہ ایف آئی آر، چونکہ سراسر جھوٹ کا پلندہ ہے۔ اس لئے اس کے مندرجات کو درست تسلیم نہ کیا جائے گا۔ میاں محمد امیر اور ان کے کسی ساتھی کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔

شہید کی نماز جنازہ اگلی صبح ۱۷ جولائی ۱۹۸۹ء کو شہید کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز کی امامت کے فرائض مولانا مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی، سرائے عالمگیر نے ادا کئے۔ جنازہ میں قرب و جوار کے دیہات کے سنی مسلمانوں کا جم غفیر تھا۔ علماء و مشائخ کے علاوہ انتظامیہ کے افسران بھی موجود تھے۔

شہید کا حتمی قتل ۱۹۔ جولائی شہید کی قتل شریف کی تقریب میں علماء کرام کا جم غفیر تھا۔ مذکورہ بالا

علماء و مشائخ کے علاوہ قتل شریف میں درج ذیل علماء کرام مزید شامل ہوئے۔

☆ مولانا سید قاری محمد عرفان شاہ، بھکھی، ضلع گجرات

☆ مولانا سید محمد محفوظ شاہ مشہدی، بھکھی، ضلع گجرات

☆ مولانا مفتی محمد اشرف قادری، مراڑیاں گجرات

☆ مولانا محمد اعظم شاکر، گجرات

☆ مولانا حافظ غلام حسین سیالوی، لالہ موسیٰ

☆ مولانا رشید احمد، لالہ موسیٰ

قتل شریف کی تقریب چک سکندر نمبر ۳۰ میں ہوئی۔ علماء و مشائخ نے شہید کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور انتظامیہ پر واضح کیا کہ اہل سنت کا پر امن احتجاج اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک اس سانحہ کے ذمہ دار اپنے انجام کو نہ پہنچ جائیں..... انتظامیہ نے یقین دلایا کہ شہید کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے گا۔ عدالت میں ان کا مقدمہ پیش ہوگا۔ دیگر مظلوم مسلمانوں کی داد رسی میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا جائے گا۔

قتل شریف کے موقع پر طے پایا کہ احمد خاں شہید کے ختم چہلم پر کھاریاں شہر میں ایک عظیم الشان عظمت تاجدار ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی۔ نیز شہید کے مزار کو پختہ بنایا جائے گا، تاکہ آئندہ نسلیں شہید کو خراج عقیدت پیش کرتی رہیں۔

تعزیتی اجلاس احمد خاں شہید کی یاد میں عظمت تاجدار ختم نبوت کے عنوان سے ایک اجلاس

سرائے عالمگیر میں حضرت مولانا مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اور ایک اجلاس لالہ موسیٰ میں مولانا

غلام ربانی چشتی کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ ان جلسوں میں مقامی علماء کے علاوہ ملک کے جید علماء

نے خطاب کیا۔

ربوہ کی سرپرستی میں چک سکندر نمبر ۳۰ کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم اور احمد خاں کی شہادت پر ضلع گجرات کے تعلیمی اداروں میں احتجاج کیا گیا۔ مرکزی انجمن نوجوانان میلاد کمیٹی گجرات کے زیر اہتمام گجرات میں ایک پرامن جلوس نکالا گیا۔

عظمت تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس ۲۳۔ اگست ۱۹۸۹ء کو احمد خان شہید کے چہلم کے موقع پر عید گاہ کھاریاں میں ایک عظیم الشان عظمت تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں جید علماء کرام اور مشائخ عظام کی کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔ عوام اہل سنت کا اجتماع دیدنی تھا۔

کھاریاں کی تاریخ نے ایسا عظیم الشان اجتماع شاید اس سے پہلے نہ دیکھا تھا۔ ایک اندازے کے مطابق کانفرنس کے شرکاء کی تعداد پچاس ہزار سے متجاوز تھی..... قادیانیوں کے تازہ مظالم پر سنیوں کے جذبات اگرچہ گرم تھے۔ انتظامیہ کے لئے بھی یہ کانفرنس ایک امتحان سے کم نہ تھی۔ تاہم علماء و مشائخ نے حالات کو پرامن رکھا۔ یہ کانفرنس ایکشن کمیٹی تحریک ختم نبوت کے سرپرست مولانا غلام ربانی چشتی لالہ موسیٰ، صدر مولانا پیر محمد افضل قادری اور ایکشن کمیٹی کے دیگر اراکین کے اہتمام سے منعقد ہوئی۔

مقتدر علمائے کرام کی شرکت اس کانفرنس میں شریک علماء و مشائخ میں سے چند ایک کے اسماء گرامی یہ ہیں:-

☆ پیر سید برکات احمد شاہ، جلال پور

☆ مولانا عبدالستار خان نیازی

- ☆ مولانا سید ریاض حسین شاہ، ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ، راولپنڈی
- ☆ مولانا مفتی محمد اشرف قادری، مراڑیاں، گجرات
- ☆ مولانا سید محمد عرفان مشہدی، بھکھی، ضلع گجرات
- ☆ مولانا سید حامد علی شاہ، گجرات
- ☆ جنرل (ریٹائرڈ) ایم۔ ایچ۔ انصاری، لاہور
- ☆ مولانا سید شبیر حسین ہاشمی، قصور
- ☆ مولانا مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی، سرانے عالمگیر
- ☆ مولانا جاوید القادری نمائندہ پروفیسر طاہر القادری، لاہور
- ☆ مولانا سید محمد محفوظ الحق شاہ، منڈی بہاء الدین
- ☆ مولانا حفیظ الرحمن نمائندہ پیر محمد معصوم، موہری (گجرات)
- ☆ مولانا سید شعیب شاہ، کیراں والا سیداں (گجرات)
- ☆ مولانا قاری غلام فرید عثمانی، لالہ موسیٰ
- ☆ مولانا مفتی محمد علیم الدین، کھاریاں..... اور کثیر تعداد میں مقامی علمائے کرام نے شرکت کی۔

سازش بے نقاب کانفرنس کے شرکاء نے واضح کیا کہ اہل سنت کا احتجاج پُر امن ہے اور یہ اس وقت تک جاری رہے گا، جب تک ان کے مطالبات پورے نہیں ہوتے۔ علمائے اپنے بیانات میں بتایا کہ قادیانی سانحہ چک سکندر نمبر ۳۰ کے واقعات کو اس طرح توڑ موڑ کر پیش کر رہے ہیں جس سے بیرونی ممالک میں حکومت اور اہل سنت کی بدنامی ہو اور یہ تاثر ملے کہ قادیانی انتہائی مظلوم ہیں، جس کا واحد مقصد بیرونی ممالک سے مالی امداد اور ویزے حاصل کرنا ہے۔ حالانکہ

چک سکندر نمبر 30 میں انہوں نے منظم جارحیت کے ذریعے ایک مسلمان احمد خاں کو شہید اور متعدد کو زخمی کرنے کے علاوہ مسلمانوں کے مکانات کو نذر آتش کر دیا۔ جس کے نتیجے میں قادیانیوں کے خلاف احتجاج ہوا..... قادیانیوں کی لگائی ہوئی یہ آگ پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی تھی، لیکن اہل سنت کے علمائے کرام نے بڑی مشکل سے صورت حال پر قابو پایا۔

مزید انکشافات علماء کرام نے انتظامیہ پر یہ بھی واضح کیا کہ کھاریاں شہر میں اب اسلحہ اور تیزاب اکٹھا کیا جا رہا ہے، جس کا مقصد کسی نئے فتنہ کو برپا کرنا ہے۔ نیز انکشاف کیا کہ میاں محمد امیر کے قتل کے لئے بھی اجرتی قاتلوں کی ”خدمات“ حاصل کر لی گئی ہیں۔ حکومت ان تمام امور سے خبردار رہے۔

مطالبات کانفرنس میں مختلف قراردادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ کھاریاں اور گردونواح کے قادیانیوں کو بالخصوص غیر مسلح کیا جائے..... کلیدی اسامیوں پر فائر قادیانیوں کو فوری طور پر الگ کیا جائے، اسی میں ملک و ملت کی سلامتی ہے..... قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک کر اسلام اور آئین پاکستان کی پاسداری کی جائے۔

ترہیتی کورس عظمت تاجدارِ حتم نبوت کانفرنس کے موقع پر اعلان کیا گیا کہ عقیدہ حتم نبوت کی شرعی حیثیت اور قادیانی دھرم کی حقیقت اور بہروپ سمجھانے کے لئے، ایک ترہیتی معلوماتی کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے، جو 11 ستمبر 1989ء بعد نماز مغرب عید گاہ کھاریاں سے شروع ہو رہا ہے۔ بارہ روز کے اس ترہیتی معلوماتی حتم نبوت کورس میں جید علماء اور محققین تربیت کے فرائض انجام دیں گے۔ ہر روز ایک محقق اپنا مقالہ پیش کرے گا۔ کوشش کی جائے گی کہ وہ مقالہ تحریری صورت میں ہو، تاکہ اس کی فوٹو سٹیٹ شرکاء کورس میں مفت تقسیم کر دی جائے۔

اپنی نوعیت کا منفرد یہ تربیتی معلوماتی کورس عید گاہ کھاریاں میں آب و تاب سے شروع ہوا۔ تعلیم یافتہ نوجوان کثیر تعداد میں، اس کورس میں شامل ہوئے۔ تربیت کا دورانیہ بعد نماز مغرب اڑھائی گھنٹہ کا مقرر کیا گیا..... کورس کے اختتام پر شریک ہونے والوں میں اس تقسیم کی گئیں۔ تقسیم اسناد کا جلسہ مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں میں منعقد ہوا۔

توقع سے بڑھ کر، کھاریاں، لالہ موسیٰ، گجرات، ڈنگہ، سرائے عالمگیر اور دیگر دیہات و قصبات کے نوجوانوں نے اس کورس سے بھرپور استفادہ کیا۔ علمی و تحقیقی سطح پر اپنے مقاصد اور نتائج کے اعتبار سے یہ کوشش منفرد اور بے مثال تھی، ملک کے جید علما اور محققین نے اپنے علمی و تحقیقی ذخیرہ سے حاضرین کو سیراب کیا۔

مقالہ جات پیش کرنے والے محققین درج ذیل علما و محققین نے اپنے مقالہ جات پیش کئے۔

- مولانا مفتی غلام سرور قادری، مشیر و فاقی شرعی عدالت، لاہور

- مولانا مفتی محمد اشرف القادری، شیخ الحدیث دارالعلوم قادریہ عالمیہ، مراڑیاں، گجرات

- مولانا سید ریاض حسین شاہ، ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ، راولپنڈی

- مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی، صدر مدرس دارالعلوم حنفیہ رضویہ، سرائے عالمگیر، گجرات

- مولانا حافظ محمد حنیف کیلانی، مہتمم دارالعلوم ضیاء القرآن رضویہ، ڈنگہ، گجرات

- راقم الحروف فقیر قادری عفی عنہ

شہانی مسجد کھاریاں اس عرصہ میں کھاریاں کی انتظامیہ نے سنی ایکشن کمیٹی کے مطالبہ

ہوش مندی کا ثبوت دیتے ہوئے شہر کی شہانی مسجد سے مرزائیوں کا داخلہ بند کر دیا۔ شہانی مسجد

شہر کے درمیان واقع ہے۔ ایک عرصہ سے مسجد کے ایک حصہ پر مرزائی قابض تھے۔ اس حصہ

مسجد میں وہ اپنی پوجا پاٹ کرتے تھے۔ مسلمانوں نے مطالبہ کیا کہ چونکہ مرزائی قادیانی عقیدہ کے لوگ شرعاً اور قانوناً غیر مسلم ہیں اور انہیں مسجد میں کھلے بندوں داخلہ اور اپنی پوجا کی اجازت نہیں۔ لہذا شہر کی اس مسجد سے قادیانیوں کو اپنی پوجا پاٹ سے روک دیا جائے۔ چنانچہ انتظامیہ نے مسجد کے اس حصہ کو ابتدائی طور پر مقفل کر دیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ مسجد کے اس مقفل حصہ کو مسلمانوں کے حق میں واگزار کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز (۶)

اعتراف خدمت سانچہ چک سکندر نمبر ۳۰ کے بعد علماء و مشائخ اہل سنت نے مظلوم مسلمانوں کی امداد اور تعاون میں بڑی قربانیاں دیں۔ احمد خاں شہید کی شہادت سے لیکر ختم نبوت معلوماتی اور تربیتی کورس (جولائی ۱۹۸۹ء سے ستمبر ۱۹۸۹ء) تک طویل اور مسلسل جدوجہد فرمائی۔ مولا کریم ان مساعی کو قبول فرمائے۔

انجمن طلبہ اسلام، انجمن فدا یان مصطفیٰ ﷺ کھاریاں، انجمن غلامان مصطفیٰ ﷺ کباڑی بازار کھاریاں، محمد بن قاسم فورس کھاریاں، انجمن تاجران کھاریاں، انجمن صحافیان کھاریاں اور دیگر مذہبی، سماجی اور سیاسی تنظیموں کے کارکنوں اور نمائندوں نے ختم نبوت کی اس حالیہ تحریک میں بڑے جوش و جذبہ سے دامے، درمے، قدمے، نخنے ہر طرح سے تعاون کیا۔ ان میں سے چند نام پیش خدمت ہیں۔

☆	صوفی محمد جمیل نواز چشتی، کھاریاں	☆	الحاج عمر حیات چشتی، کھاریاں
☆	چودھری محمد افضل، دھنی	☆	چودھری ندیم اختر رضا، کھاریاں
☆	چودھری عامر شاگر، کھاریاں	☆	چودھری تنویر احمد ایڈووکیٹ، کھاریاں

(۶) بچہ تعالیٰ شہانی مسجد قادیانیوں کے قبضے سے واگزار ہو چکی ہے، اور اہل سنت کے زیر انتظام دینی خدمات انجام

دے رہی ہے۔

- ☆ چودھری حاجی محمد عبداللہ خاں، عاریوں ☆ حاجی گل بخشالوی (صحافی)
- ☆ راجہ ریاض راسخ (صحافی) ☆ محمد ناصر بھٹی، کھاریاں
- ☆ چودھری تصدق علی مہر، کھاریاں ☆ چودھری زبیر صادق، کھاریاں
- ☆ چودھری محمد عبداللہ مرہانہ، کھاریاں ☆ چودھری محمد رؤف، کھاریاں
- ☆ راجہ فضل احمد، کھاریاں

چک سکندر نمبر ۳۰ کے قرب و جوار کے دیہات کے علماء، ائمہ مساجد اور دیگر

معززین نے حالیہ تحریک میں بھرپور تعاون کیا۔ ان معاونین میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں۔

دھوریہ ☆ مولانا حاجی غلام رسول..... ☆ مولانا حافظ فضل حسین..... ☆ مولانا عبدالجید.....

☆ مشتاق احمد نمبر دار..... ☆ باباجی رحم داد..... ☆ واجد علی زرگر..... ☆ نسیم محمود.....

☆ حاجی محمد حسین دکاندار..... ☆ محمد اشرف دکاندار..... ☆ مدر حسین..... ☆ شفقت حسین

موزسائیک مکنیک..... ☆ اعجاز احمد ایڈووکیٹ..... ☆ صوفی صدیق احمد

اتر ☆ غلام رسول..... ☆ صوفی صغیر احمد..... ☆ قاری عمر فاروق..... ☆ صوفی منشی محمد

صادق نیکاساز

سنت پورہ ☆ صوفی اشفاق احمد..... ☆ صوفی عارف..... ☆ محمد حنیف..... ☆ امجد حسین.....

☆ صوفی محمد امین گولڑوی (۷)

سدوال ☆ راجہ شمریز اختر..... ☆ راجہ نعیم احمد..... ☆ راجہ ذوالفقار علی

مہند چک ☆ سید شفقت حسین شاہ چشتی

(۷) جناب صوفی محمد امین گولڑوی، سنت پورہ کا تذکرہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے میاں محمد امیر کے رفیق خاص کے طور پر سرگرمی سے تحریک میں حصہ لیا۔ احمد خاں کی شہادت کے بعد علاقہ کے علماء و مشائخ سے رابطہ کرنے میں ان کا کردار قابل تحسین ہے۔

منڈیر ☆ رانا محمد خالد..... ☆ صوفی مجید احمد..... ☆ صغیر احمد

ڈمیان ☆ صوبیدار فتح محمد..... ☆ حافظ عاشق حسین

پنڈی سلطان پور ☆ قاری محمد شہزاد احمد

باسریاں ☆ صوفی لال خاں..... ☆ میاں محمد اعظم..... ☆ صوفی محمد خاں

بھاگو ☆ محمد اقبال..... ☆ محمد اشفاق..... ☆ محمد انور..... ☆ مبارک علی

دھنی ☆ چودھری عدالت خاں شوق

چک سکندر نمبر 30 ☆ چودھری قمر زمان..... ☆ چودھری غلام رسول..... ☆ چودھری

شاہد سلیم..... ☆ محمد امین..... ☆ غلام احمد (سابقہ کونسلر)..... ☆ محمد وارث..... ☆ نادر علی.....

☆ صوفی غلام محمد..... ☆ صوبیدار عبد الغفور..... ☆ محمد عارف مہر..... ☆ عدالت خاں.....

☆ غلام حیدر..... ☆ راج ولی..... ☆ غلام حیدر..... ☆ نادر خاں کشمیری..... ☆ محمد اصغر غازی

مولا کریم جی، اعلیٰ اپنے پیارے محبوب کریم ﷺ کے صدقے ان تمام حضرات کی

مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے جنہوں نے چک سکندر نمبر 30 کے حالیہ حادثہ میں

بھرپور عملی و علمی تعاون فرمایا۔ مالی اعانت فرمائی۔ (۸) اخلاقی امداد مہیا فرمائی اور عظمت

تاجدار ختم نبوت کی خاطر ہر اجتماع میں شرکت فرمائی۔ مولا کریم ان سب کو جزائے خیر اور

سعادت دارین سے نوازے۔

☆☆☆☆☆

(۸) جنازہ کے موقع پر چودھری عبداللہ (مربانہ) کھاریاں شہر نے ختم نبوت کی اس تحریک کے لئے مبلغ دس ہزار روپیہ

دینے کا اعلان کیا۔ دیگر بہت سے احباب نے بھی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا..... جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

فہرست عنوانات..... ختم نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
47	عقیدہ ختم نبوت	1

ختم نبوت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

فہرست عنوانات حتم نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
47	عقیدہ حتم نبوت	1
48	لغوی تحقیق	2
53	اقوال مفسرین	3
54	آیات مبارکہ	4
59	احادیث طیبہ	5
61	خلاصہ احادیث	6
62	کتب سابقہ کے علماء	7
63	ملائکہ کرام اور انبیائے عظام	8
63	ارشاد رب العالمین	9
63	آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین	10
65	تابعین	11
66	حتم نبوت عقلی دلائل کی روشنی میں	12
68	استدراک	13

حکم نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَانَیِّ بَعْدَهُ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ
صَحْبِهِ الْمُكْرَمِیْنَ عِنْدَهُ رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیْطٰنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ
اَنْ یَّحْضُرُوْنِ.

عقیدہ حکم نبوت مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم، نور مجسم، شفیع الامم، قاسم نعم، سیدنا و
مولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ افضل الاولین و الآخرین ہیں، سید الخلق ہیں، اول الخلاق ہیں اور
خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔ ہر قسم کی نبوت اور رسالت آپ پر ختم ہو چکی ہے۔ آپ کے زمانہ
پس یا آپ کے بعد، قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مطلقاً
اسی نبوت تازہ فرمائی۔ احادیث متواترہ میں اسی کا بیان آیا، کہیں شریعت جدیدہ وغیرہ کی
تخصیص نہ آئی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی
ظاہر و متبادر و عموم و استغراق حقیقی تام پر اجماع کیا کہ حضور تمام انبیاء کے خاتم ہیں۔

اب جو شخص اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو بد بخت اس دعویٰ کو سچا تسلیم کرے،
بائزہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ بلکہ جو شخص اس مدعی نبوت کے کفر میں شک کرے، وہ بھی
بائزہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ اسی سزا کا مستحق ہے جو اسلام نے مرتد کے لئے مقرر فرمائی ہے۔
اسلام کا یہ عقیدہ قطعی بنیادی اور یقینی ہے، ضروریات دین سے ہے۔ قرآن و حدیث
اور اجماع امت کے دلائل اس پر قائم ہیں، عقل کا بھی یہی تقاضا ہے۔

☆ عقیدہ ختم نبوت کو سمجھنے کے لئے پہلے قرآن مجید کی تلاوت کیجئے:-

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَ

كَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا.

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب

نبیوں کے پچھلے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کا آخری نبی ہونا نام مبارک لے کر بیان فرمایا، اور بتایا

کہ سلسلہ نبوت آپ پر ختم ہو چکا ہے۔ آپ کے بعد نبی ہونے کو ممکن جاننے والا، دعویٰ نبوت

کرنے والا اور اس مدعی نبوت کو سچا جاننے والا، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تکذیب کر رہا ہے، لہذا

وہ مسلمان نہیں ہے۔

لغوی تحقیق خاتم النبیین کے جو معانی بیان کئے گئے ہیں، اس پر اجماع امت کے علاوہ لغت

کی شہادت بھی قائم ہے۔ الصحاح کے مصنف علامہ حماد بن اسمعیل الجوهری (م: ۳۹۳ھ)

اور لسان العرب کے مؤلف علامہ ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور الافریقی

المصری (م: ۱۱۷۱ھ) وغیرہ اہل لغت نے یہی معنی بیان فرمائے۔ ان اہل لغت پر تعصب

ذاتی عقیدہ بیان کرنے کا الزام نہیں لگایا جاسکتا، کیونکہ انکار ختم نبوت کے فتنہ سے پہلے

حضرات معنی بیان کر چکے ہیں۔

☆ صحاح میں ہے:

خدا اس کا خاتمہ بالخیر کرے

خَتَمَ اللَّهُ لَهُ بِخَيْرٍ

میں نے قرآن مجید آخر تک پڑھ لیا

خَتَمْتُ الْقُرْآنَ: بَلَّغْتُ آخِرَهُ

اَخْتَمْتُ الشَّيْءَ : نَقِيضُ افْتَحْتُهُ افتتاح کی نقیض اختتام ہے
 الْخَاتِمُ وَالْخَاتِمُ بِكَسْرِ التَّاءِ وَفَتْحِهَا وَالْخِتَامُ وَالْخَاتَامُ كُلُّهُ بِمَعْنَى وَ
 خَاتِمَةُ الشَّيْءِ اٰخِرَةٌ.

یعنی خاتم، خاتمہ، خاتمہ، ختام، خاتام سب کے ایک ہی معنی ہیں اور کسی چیز
 کے آخر کو خاتمة الشیء کہتے ہیں۔

و مُحَمَّدٌ ﷺ خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 حضور ﷺ تمام نبیوں کے آخر میں تشریف لائے۔

☆ لسان العرب میں ہے:

خِتَامُ الْوَادِي: أَقْصَاهُ وَخِتَامُ الْقَوْمِ وَخَاتِمُهُمْ وَخَاتِمُهُمْ اٰخِرُهُمْ.

وادی کے آخری کونہ کو ختام الوادی کہتے ہیں۔ قوم کے آخری فرد کو ختام،
 خاتمہ اور خاتمہ کہتے ہیں۔

و مُحَمَّدٌ ﷺ خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

(اسی مناسبت سے) حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم الانبیا فرمایا گیا ہے۔

☆ التہذیب کے حوالہ سے لسان العرب نے یوں لکھا:

وَالْخَاتِمُ وَالْخَاتِمَةُ مِنْ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَ فِي التَّنْزِيلِ الْعَزِيزِ لَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ

وَ خَاتِمَ النَّبِيِّينَ أَيْ اٰخِرَهُمْ وَ مِنْ أَسْمَائِهِ الْعَاقِبُ اَيْضًا وَ مَعْنَاهُ اٰخِرُ الْأَنْبِيَاءِ.

خاتمہ اور خاتمہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اسماء گرامی میں سے ہیں۔ قرآن مجید

میں ان کے بارے میں ارشاد ہوا: لَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَ خَاتِمَ النَّبِيِّينَ، یعنی سب نبیوں سے

آخر، اور حضور کے اسماء گرامی میں الْعَاقِبُ بھی ہے اس کا معنی بھی آخر الانبیاء ہے۔

☆ علامہ احمد بن محمد بن علی المقری القیومی (م: ۷۰۷ھ) کتاب المصباح المنیر فی الشرح الکبیر میں لکھتے ہیں:

خَتَمْتُ الْقُرْآنَ: حَفِظْتُ خَاتِمَتَهُ وَ هِيَ الْآخِرَةُ.

میں نے قرآن مجید ختم کر لیا ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ میں نے آخر تک قرآن مجید حفظ کر لیا ہے۔

اہل لغت کی تصریحات سے یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ خاتم کی تاء پر زبر ہو یا زیر، یعنی اسے خاتم پڑھا جائے یا خاتم دونوں صورتوں میں معنی ”آخری“ ہیں۔

☆ اس کی تائید قرآن مجید کی ایک اور آیت میں ہے..... ارشادِ باری ہے:

وَ خِتَامُهُ مِسْكَ. (۱)

☆ علامہ ابن جریر طبری اس آیت کا معنی یوں بیان فرماتے ہیں:

أَيُّ الْآخِرَةِ وَ عَاقِبَتُهُ مِسْكَ، يَخْتِمُ لَهُمْ فِي آخِرِ شَرَابِهِمْ بِرِيحِ الْمِسْكِ. (۲)

اہل جنت کو جو مشروب پلایا جائے گا اس کے آخر میں انہیں کستوری کی خوشبو آئے گی۔

اہل لغت نے خاتم کا معنی مہر یا مہر لگانے والا بھی کیا ہے۔ اس مہر یا مہر لگانے

والے سے مراد کسی منصب دار یا ڈاک خانہ کی مہر نہیں کہ کسی درخواست پر لگائی، یا لفافہ اور کارڈ

پر لگائی اور مناسب کارروائی کے لئے آگے بھیج دی۔ اس مہر سے مراد وہ مہر ہے جس سے کسی شی

کو ختم یا بند (SEAL) کیا جاتا ہے۔

☆ لسان العرب میں ہے:

خَتَمَهُ يَخْتِمُهُ خَتْمًا وَ خِتَامًا: طَبَعَهُ فَهُوَ مَخْتُومٌ وَ مَخْتَمٌ شِدَادٌ لِلْمُبَالَغَةِ

یعنی خَتَمَ کے معنی مہر لگانا ہیں اور جس پر مہر لگادی جائے اس کو مَخْتُومٌ اور مبالغہ

کے طور پر مَخْتَمٌ کہتے ہیں۔

☆ ابن منظور افریقی مزید لکھتے ہیں:-

وَمَعْنَى خَتَمَ وَ طَبَعَ فِي اللُّغَةِ وَاحِدٌ وَ هُوَ التَّغْطِيَةُ عَلَى الشَّيْءِ وَ الْإِسْتِيْثَاقُ عَنْ

أَنْ لَا يَدْخُلَهُ شَيْءٌ كَمَا قَالَ جَلَّ وَ عَلَا. أَمْ عَلَى قُلُوبِ أَقْفَالِهَا.

خَتَمَ اور طَبَعَ کا لغت میں ایک ہی معنی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ کسی شی کو اس طرح ڈھانپنا

اور مضبوطی سے بند کر دینا کہ اس میں باہر سے کسی چیز کا داخلہ ممکن نہ رہے۔

زمانہ سلف میں خلفاء، امراء اور سلاطین اپنے خطوط کو لکھنے کے بعد کسی کاغذ یا کپڑے کی

تھیلی میں رکھ کر سر بمہر کر دیتے تھے، تاکہ مہر کی موجودگی میں اس میں رد و تبدل ممکن نہ رہے۔

اگر کوئی تغیر و تبدل کرنا چاہے گا تو پہلے مہر توڑے گا اور جب مہر توڑے گا تو پکڑا جائے گا۔ اس

پر احکام سلطانی میں تغیر و تبدل کرنے اور امانت میں خیانت کرنے کا سنگین جرم عائد ہوگا۔ اس

صورت میں خاتم النبیین کا مطلب یہ ہوگا کہ پہلے، انبیاء کرام کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ حضور

اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کی تشریف آوری سے یہ سلسلہ بند ہو گیا۔ اب اس پر مہر لگادی گئی ہے، تاکہ کوئی

کذاب دجال دعویٰ نبوت کر کے سلسلہ انبیاء میں داخل نہ ہو سکے۔ اگر کوئی کذاب و خائن اس

زمرہ میں داخلہ کی کوشش کرے گا تو پہلے مہر نبوت کو توڑے گا..... اس طرح اللہ تعالیٰ کی مہر کو

توڑنے کی پاداش میں کذاب، خائن اور دجال بن کر جہنم کی آگ کا ایندھن بنے گا۔

ختم اور طبع کے ایک ہی معنی کی تائید قرآن مجید کی ان آیات سے ہوتی ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کے دلوں پر مہر ہونے کا بیان فرمایا ہے۔ مثلاً ارشادِ ربانی ہے:

☆ خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ. (۳)

اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

کفار ضلالت اور گمراہی میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ حق کے دیکھنے، سننے، سمجھنے سے اس طرح محروم ہو گئے جیسے کسی کے دل اور کانوں پر مہر لگی ہو اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہو۔ حق ان کے دل، کان اور آنکھ میں نہیں آ سکتا۔

☆ علامہ ابن جریر طبری اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:-

أَيُّ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَأَسْمَاعِهِمْ فَلَا يَكُونُ لِلْإِيمَانِ إِلَيْهَا مَسْلَكٌ وَلَا لِلْكَفْرِ مِنْهَا مَخْلَصٌ كَمَا يُطَبَعُ وَيُخْتَمُ عَلَى الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوبِ. (۴)

اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر کر دی۔ پس ایمان ان میں داخل نہیں ہو سکتا نہ کفر ان کے دلوں سے نکل سکتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جس طرح برتنوں کا منہ بند کر دیا جائے تو ان میں نہ کچھ ڈالا جاسکتا ہے نہ ان میں سے کچھ نکل سکتا ہے۔

اس صورت میں خاتم النبیین کے معنی ہوں گے کہ حضور اکرم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ سلسلہ نبوت کی ایسی مہر ہیں کہ کوئی مدعی نبوت، اب زمرہ انبیاء میں نہ داخل ہو سکتا ہے اور نہ اس زمرہ سے نکالا جاسکتا ہے۔

اقوال مفسرین

لغوی تحقیق کے بعد اکابر مفسرین کے چند اقوال ملاحظہ ہوں۔ اجلہ علمائے تفسیر کا اس

پراجماع ہے کہ آیت مذکورہ میں خاتم النبیین سے مراد آخری اور پچھلا نبی ہے۔

☆ امام المفسرین ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خَاتَمُ النَّبِيِّنَ الَّذِي خَتَمَ اللَّهُ بِهِ النَّبُوَّةَ فَلَا تَفْتَحُ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ. (۵)

خاتم النبیین وہ ذات ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔

پس قیامت تک اب کسی کے لئے نہ کھولا جائے گا۔

☆ امام جلیل عماد الدین ابوالفداء اسمعیل بن کثیر (م: ۷۷۷ھ) اس آیت کی تفسیر میں

فرماتے ہیں:

فَهَذِهِ الْآيَةُ نَصْرٌ فِي أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَإِذَا كَانَ لِأَنْبِيَّ بَعْدَهُ فَلَا رَسُولَ بَعْدَهُ

بِالطَّرِيقِ الْأُولَى وَالْآخِرَى. (۶)

یہ آیت اس بارے میں نص قطعی ہے کہ حضور اکرم نور مجسم سید الکونین ﷺ کے بعد کوئی

نبی نہیں آسکتا۔ جب آپ کے بعد کسی نبی کا آنا محال ہے تو کسی رسول کا آنا بطریق اولیٰ محال ہے۔

☆ امام المحققین قاضی ناصر الدین ابوالخیر عبداللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی (م: ۷۹۱ھ)

اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اخْرَهُمُ الَّذِي خَتَمَهُمْ أَوْ خَتَمُوا بِهِ عَلَى قِرَاءَةِ عَاصِمٍ بِالْفَتْحِ. (۷)

حضور انبیا میں سب سے آخری ہیں یا حضرت عاصم کی قرأت کے مطابق، تاہم کی

فتح کے ساتھ (خاتمر) اس معنی میں ہوگا کہ آپ کے آنے سے باب نبوت ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا۔

☆ عمدة المفسرین امام فخر الدین رازی ☆..... امام المحدثین امام محمد بن احمد محلی شافعی ☆..... علامہ محمود آلوسی اور دیگر مفسرین نے اس آیت کے یہی معنی لکھے ہیں۔

قرآن مجید کی بہترین تفسیر خود قرآن مجید کی آیات ہیں کہ بعض آیات کریمہ بعض دیگر آیات کی تفسیر کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں چند آیات گزشتہ سطور میں آپ تلاوت کر چکے ہیں جن سے صاف کھل گیا کہ خاتمر النبیین کے معنی آخری نبی ہیں اور خاتمر کے معنی ایسی مہر، جب یہ لگ جائے تو اس شی میں سے بغیر مہر توڑے نہ کچھ نکل سکتا ہے اور نہ اس میں کچھ داخل ہو سکتا ہے۔

آیات مبارکہ

قرآن مجید میں متعدد آیات کریمہ میں اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ سلسلہ نبوت کی تکمیل حضور اکرم واکمل ﷺ پر ہو چکی ہے۔ دین اسلام، جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے وہ مکمل ہو چکا ہے، اس کے بعد نئے نبی کے آنے کی ضرورت نہیں۔ اسی سلسلہ میں چند آیات کریمہ کی تلاوت کریں۔

☆ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ

الْإِسْلَامَ دِينًا..... الآية. (۸)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور

تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

آیت مقدسہ نے واضح فرمادیا کہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے، کسی مزید حکم یا قانون کی حاجت باقی نہیں۔ قیامت تک کے لئے اب یہی کافی ہے، اس لئے نہ تو قیامت تک نئے نبی کی حاجت ہے، اور نہ ہی نئے دین کی ضرورت ہے۔

☆ امام المفسرین ابو جعفر محمد بن جریر طبری نے آیت کی تفسیر میں لکھا:

لَمَّا نَزَلَتْ بِكِي عُمَرُ، فَقِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ لَقَدْ كُنَّا فِي زِيَادَةٍ مِّنْ دِينِنَا وَ
أَمَّا إِذْ كَمُلَ فَمَا كَمُلَ شَيْءٌ إِلَّا نَقَصَ. (۹)

آیت کے نازل ہونے پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ رونے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: آج تک ہمارے دین میں قرآنی احکام کے ذریعے اضافہ ہوتا رہا۔ جب یہ دین مکمل ہو گیا ہے تو اب اضافہ کیسے ہوگا؟ جب کوئی شیء مکمل ہو جاتی ہے تو تکمیل کے بعد عموماً اس میں کمی ہی ہوتی ہے۔

☆ محدث جلیل، مفسر کبیر، حافظ عماد الدین ابوالفداء اسمعیل بن کثیر (م: ۳۷۷ھ) آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

هَذِهِ أَكْبَرُ نِعْمِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ حَيْثُ اكْتَمَلَ تَعَالَى لَهُمْ دِينُهُمْ
فَلَا يَحْتَاجُونَ إِلَى دِينٍ غَيْرِهِ وَلَا إِلَى نَبِيٍّ غَيْرِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ
وَلِهَذَا جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ وَبَعَثَهُ إِلَى الْإِنْسِ وَالْجِنِّ فَلَا حَلَالَ إِلَّا مَا
أَحَلَّهُ وَلَا حَرَامَ إِلَّا مَا حَرَّمَهُ وَلَا دِينَ إِلَّا مَا شَرَعَهُ وَكُلُّ شَيْءٍ أَخْبَرَ بِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَ
صِدْقٌ لَا كَذِبَ فِيهِ وَلَا خَلْفَ. (۱۰)

امت مرحومہ پر اللہ تعالیٰ کی یہ سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس نے اپنا دین ان کے

لئے مکمل کر دیا۔ اب اس کے علاوہ کسی نئے دین کی ضرورت ہے نہ نئے نبی کی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم و انور ﷺ کو تمام انبیاء کا خاتم بنایا۔ آپ کی بعثت تمام انسانوں اور جنوں (اور تمام مخلوقات) کی طرف ہوئی۔ حلال وہ ہے جسے آپ نے حلال ٹھہرایا اور حرام وہ ہے جو آپ نے حرام بتایا، دین وہ ہے جو آپ نے مشروع کیا، جس کی آپ نے خبر دی وہ سچ اور حق ہے، اس میں نہ جھوٹ ہے نہ اس کے خلاف ہو سکتا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور نبی اکرم نور مجسم ﷺ سب رسولوں نبیوں کے بعد تشریف لائے آپ کے بعد کسی نئے نبی، رسول کی ضرورت نہیں، نہ ہی کسی نئے دین کی۔

☆..... ابن کثیر ☆..... طبری ☆..... علامہ بیضاوی اور عامہ مفسرین

نے آیت کے یہی معنی بیان کئے ہیں۔

☆ ارشادِ بانی ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ. (۱۱)

ترجمہ: اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے، خوشخبری دیتا اور ڈر سنااتا، لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

نہی رحمت، رسول مکرم، حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی بعثت تمام عامہ شاملہ کاملہ کا بیان ہے کہ آپ کی بعثت جن و انس، اسود و احمر، عرب و عجم، پہلوں پچھلوں، سبھی کے لئے عام ہے۔ تمام مخلوق آپ کے احاطہ رسالت میں شامل ہے۔ قیامت تک آپ کی رسالت باقی ہے۔ اس لئے کسی نئے نبی، نئے رسول کی بعثت ممکن نہیں۔ یہی معنی ہیں خاتم النبیین کے۔

☆..... ابن کثیر ☆..... ابن جریر ☆..... بیضاوی ☆..... جلالین وغیرہ علمائے

مفسرین نے یہی معنی بیان کئے ہیں۔

☆ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ. (۱۲)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے۔

جن، انسان، مومن، کافر، سبھی کو حضور ﷺ کی رحمت شامل ہے۔ مومن کے لئے رحمت دنیا و آخرت میں ہے اور کافر کو عذاب میں تاخیر سے..... اور..... مسخ، حذف اور قذف کے عذاب اٹھانے کی رحمت حاصل ہے..... مفسرین نے بیان کیا کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہ بھیجا مگر رحمت مطلقہ تامہ کاملہ شاملہ جامعہ محیطہ بر جمیع مقیدات، رحمت غیبیہ و شہادت علمیہ و عینیہ و وجودیہ و شہودیہ و سابقہ و لاحقہ و غیر ذالک تمام جہانوں کے لئے، عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام، ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول..... اور جو تمام کے لئے رحمت ہو گا وہ سب کے لئے کافی ہو گا۔ ان کی ہدایت اسی سے وابستہ ہوگی۔ لہذا اس کے بعد کوئی نیا رسول یا نبی آنا یا نبوت کے جاری ہونے کا امکان ثابت کرنا اس رحمت کاملہ شاملہ عامہ کا انکار کرنا ہے۔ آیت مقدسہ نے حضور اکرم ﷺ کی حتم نبوت پر بھی اشارہ کر دیا ہے۔

☆..... علامہ ابن کثیر ☆..... ابن جریر ☆..... بیضاوی ☆..... رازی..... اور

..... عامہ مفسرین نے آیت کے یہی معنی بیان کئے ہیں:

مقالہ کا اختصار دامن کھینچ رہا ہے، لیکن دلائل قرآنیہ کا اقتضایہ ہے کہ اس موضوع کو مزید دیگر آیات مقدسہ سے مزین کیا جائے۔ اس صورت حال کے پیش نظر چند مزید آیات کی تلاوت کیجئے اور ایمان کی جلا کا سامان کیجئے:

☆ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا. الَّذِي لَهُ مُلْكُ

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ. (۱۳)

تم فرما دو اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں، کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے۔

یہ آیت اس بارے میں نص قطعی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی رسالت جمیع خلق کی طرف سے ہے۔ آپ کی رسالت اسود، احمر، گذشتہ، موجود اور آنے والے کبھی کو شامل ہے۔ اس حضور کے زمانہ میں یا آپ کے بعد قیامت تک کسی نئے رسول کی ضرورت نہیں۔

انہی معنوں کو مسلم شریف ☆..... ابن کثیر ☆..... ابن جریر ☆..... بیضاوی ☆..... رازی..... وغیرہ اجلہ مفسرین نے بیان کیا۔

☆ تَبْرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا. (۱۴)

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر، جو سارے جہاں کو ڈرسانے والا ہو

اس آیت میں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی رسالت عامہ کا بیان ہے کہ آپ تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ جن ہو یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات، آپ ماسوا اللہ کے نبی اور رسول ہیں۔ جس طرح آپ کی رسالت آپ کے زمانہ حیات ظاہری کے انسانوں کے لئے ہے، اسی طرح آپ کی رسالت قیامت تک کے جمیع انسانوں کو شامل ہے۔ ان سب کے لئے آپ نبی ہیں، آپ کے بعد نئے نبی کا امکان نہیں۔ آیت کے یہی معنی.....

☆ بیضاوی..... ☆ رازی..... ☆ ابن کثیر..... ☆ ابن جریر..... ☆ جلالین..... وغیرہ اکابر مفسرین نے بیان فرمائے۔

☆ وَأَوْحَىٰ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنَ لِأُنذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ. (۱۵)

اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن کو پہنچے قرآن مجید کی آفاقیت سے کون انکار کر سکتا ہے؟ یہ کتاب قیامت تک آنے والوں کے لئے سرچشمہ ہدایت ہے۔ اسی طرح حضور اکرم نور مجسم شفیع امم ﷺ کی نبوت و رسالت قیامت تک آنے والوں کو عام اور شامل ہے۔ آپ کے بعد کسی نئے نبی کا امکان نہیں۔

احادیث طیبہ

حتم نبوت کے معنی کی وضاحت کے لئے احادیث صحیحہ کا ایک کثیر ذخیرہ ہے۔ اس مقام پر سب کا بیان کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔ یہاں چند احادیث درج کی جاتی ہیں، تاکہ دلوں کو حضور ﷺ کے ارشادات سے اطمینان ہو۔ مولا کریم بن عبد اللہ اپنے حبیب کریم علیہ السلام کی برکت اور وسیلہ سے ہدایت نصیب فرمائے اور ہدایت پر استقامت عطا فرمائے۔

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيُعْجِبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلْ لَا وَضِعَتْ هَذِهِ اللَّبَنَةُ فَأَنَا اللَّبَنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ. (۱۶)

ترجمہ: میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی۔ دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرتے اور اس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے، مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نگاہوں میں کھٹکتی ہے۔ میں نے تشریف لا کر وہ جگہ بند کر دی، مجھ سے عمارت پوری کی گئی، مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی۔ میں عمارت نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام کا خاتم ہوں۔ ﷺ

حضور اکرم ﷺ نے کس اعجاز سے حتم نبوت کا مفہوم واضح کیا۔ جب ایک عمارت مکمل ہو جاتی ہے، اس میں کوئی جگہ اینٹ لگانے کی خالی نہیں رہتی تو اس عمارت میں کوئی باہر سے نئی اینٹ نہیں لگا سکتا..... ہاں عمارت میں پہلے سے لگی ہوئی کوئی اینٹ اکھاڑ دے اور نئی

اینٹ لگا دے۔ اس اکھاڑ پچھاڑ سے عمارت کا حسن ضائع ہو جائے گا۔ قصر نبوت حضورؐ آنے سے مکمل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس خوبصورت عمارت میں تغیر و تبدل کیسے پسند فرمائے گا اس حدیث کی جامعیت اور معنی خیزی کے ہوتے ہوئے حتم نبوت کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔

۲. **إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسَبِّ أُعْطِيتُ جَوَامِدِ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّغْبِ وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَ جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا طَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَ خْتِمَ بِي النَّبِيُّونَ.** (۱۷)

ترجمہ: میں تمام انبیاء پر چھبے وجہ سے فضیلت دیا گیا۔ مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخلوق کے دلوں میں میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی۔ اور میرے لئے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی۔ اور میں تمام جہاں میں سب ماسوا اللہ کا رسول ہوا۔ اور مجھ سے انبیاء ختم کئے گئے۔

۳. **عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.** (۱۸)

ترجمہ: بنی اسرائیل کی سیاست انبیا فرماتے تھے۔ جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا کے بعد آتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۴. **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ.** (۱۹)

ترجمہ: بے شک رسالت و نبوت ختم ہو چکی، میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔

(۱۷) مسلم ترمذی ابن ماجہ (۱۸) بخاری مسلم مسند امام احمد ابن ماجہ

(۱۹) ترمذی مسند امام احمد

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَابُونَ

لَا تُؤْنِ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لِأَنِّي بَعْدِي. (۲۰)

ترجمہ: حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... میری امت میں تمیں

کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں سب نبیوں

کے بعد آیا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

نبوت کے بیان میں احادیث طیبہ کا ذخیرہ اتنا کثیر ہے کہ وہ درجہ تواتر کو پہنچ چکا ہے۔

محدث جلیل، مفسر کبیر ابن کثیر احادیث کثیرہ ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

قَدْ أَخْبَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ وَرَسُولُهُ ﷺ فِي السَّنَةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ

لَأَنِّي بَعْدَهُ لَيَعْلَمُوا أَنَّ كُلَّ مَنْ ادَّعَى هَذَا الْمَقَامَ بَعْدَهُ فَهُوَ كَذَّابٌ أَفَّاكَ

حَالٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ. (۲۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اکرم ﷺ نے سنت متواترہ میں بتایا کہ آپ ﷺ

کے بعد کوئی نبی نہیں، تاکہ ساری دنیا جان لے کہ جو شخص بھی حضور کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے

وہ کذاب ہے، جھوٹا ہے، دجال ہے، گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔

احادیث طیبہ کا خلاصہ یہ ہے کہ خود حضور محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ میں عاقب ہوں، جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ میں سب انبیاء میں آخری نبی ہوں۔

- ۳- میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔
- ۴- ہم ہی پچھلے ہیں۔
- ۵- میں سب نبیوں کے بعد بھیجا گیا۔
- ۶- قصر نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی، وہ مجھ سے کامل کی گئی۔
- ۷- میں آخر الانبیاء ہوں۔
- ۸- میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
- ۹- رسالت و نبوت منقطع ہو گئی، اب نہ کوئی رسول ہو گا نہ نبی۔
- ۱۰- نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا، سوا اچھے خواب کے۔
- ۱۱- میرے بعد کوئی نبی ہوتا، تو عمر ہوتا۔
- ۱۲- میرے بعد دجال کذاب ادعائے نبوت کریں گے۔
- ۱۳- میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
- ۱۴- نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔

کتاب سابقہ کے علماء کتب سابقہ کے علماء اللہ تعالیٰ اور انبیائے سابقین کے ارشادات کی روشنی

میں فرماتے ہیں:

- ۱- احمد رضی اللہ عنہ خاتم النبیین ہوں گے ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔
- ۲- ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔
- ۳- وہ آخر الانبیاء ہیں

تک کہ کرام اور انبیائے عظام ملائکہ مقررین اور انبیائے معظمین علیہم الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

۱۔ وہ پسینے پینے والے ہیں۔

۲۔ وہ آخر مرگے ہیں۔

شادرب العالمین خود رب العزت جل و علا نے ارشاد فرمایا:

۱۔ محمد ﷺ ہی اول و آخر ہیں۔

۲۔ اس کی امت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی۔

۳۔ وہ سب انبیاء کے پیچھے آیا۔

۴۔ اے محبوب! میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔

۵۔ اے محبوب! میں نے تجھے سب انبیاء سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

۶۔ محمد آخر الانبیاء ہیں۔ ﷺ (۲۲)

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

صحابہ کرام وہ مقدس حضرات ہیں جنہوں نے قرآن مجید نازل ہوتے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ کتاب و حکمت کی تعلیم بغیر واسطہ کے حضور نبی رحمت (ﷺ) معلم کتاب و حکمت سے حاصل کی۔ انہوں نے خاتم النبیین کا معنی سب نبیوں سے پچھلا نبی سمجھا، مانا، مانا اور بیان کیا۔ محدثین اور مفسرین نے ان سے یہی معنی نقل کئے ہیں۔ ابن جریر، عبدالرزاق، عبدالرحمن، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن کثیر وغیرہ مفسرین نے جن صحابہ کی اس سلسلہ میں روایات نقل فرمائی ہیں ان کی تعداد ساٹھ تک پہنچتی ہے۔ علامہ جلال الدین

عبدالرحمن سیوطی نے تفسیر درمنثور میں بڑی تفصیل سے روایات بیان کی ہیں۔ اختصار کے پیش نظر یہاں صرف ان صحابہ کرام کے اسمائے مبارکہ بیان کئے جاتے ہیں جنہوں نے خاتم النبیین کے معنی ”سب سے آخر میں آنے والا نبی“ بیان کئے ہیں۔

- ۱- حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ ۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۳- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ۴- حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۵- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
- ۷- حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ ۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ ۱۰- حضرت عفان بن مسلم رضی اللہ عنہ
- ۱۱- حضرت ابومعاویہ رضی اللہ عنہ ۱۲- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ
- ۱۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ۱۴- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
- ۱۵- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ۱۶- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ
- ۱۷- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ۱۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
- ۱۹- حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ ۲۰- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
- ۲۱- حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ ۲۲- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
- ۲۳- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ۲۴- حضرت ام کرزہ رضی اللہ عنہا
- ۲۵- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۲۶- حضرت ابوہازم رضی اللہ عنہ
- ۲۷- حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ ۲۸- حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا
- ۲۹- حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ ۳۰- حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ

- ۳۱ - حضرت عبید اللہ بن عمرو اللیشی رضی اللہ عنہ ۳۲ - حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ
- ۳۲ - حضرت ابن زمل الجھنی رضی اللہ عنہ ۳۳ - حضرت ضحاک بن نوفل رضی اللہ عنہ
- ۳۵ - حضرت علی رضی اللہ عنہ ۳۶ - حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ
- ۳۷ - حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ۳۸ - حضرت بہل بن سعد رضی اللہ عنہ
- ۳۹ - حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ ۴۰ - حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا
- ۴۱ - حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ۴۲ - حضرت عمر بن قیس رضی اللہ عنہ
- ۴۳ - حضرت ابوقبیلہ رضی اللہ عنہ ۴۴ - حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
- ۴۵ - حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ۴۶ - حضرت محمد بن حزم الانصاری رضی اللہ عنہ
- ۴۷ - حضرت ابوالفضل رضی اللہ عنہ ۴۸ - حضرت بھز بن حکیم رضی اللہ عنہ
- ۴۹ - حضرت نافع رضی اللہ عنہ ۵۰ - حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ
- ۵۱ - حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ ۵۲ - حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
- ۵۳ - حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ۵۴ - حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ
- ۵۵ - حضرت ابوما لک الاشعری رضی اللہ عنہ ۵۶ - حضرت قنادہ رضی اللہ عنہ
- ۵۷ - حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ۵۸ - حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ
- ۵۹ - حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ ۶۰ - حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

تابعین حکم نبوت کے انہی معنی کو بیان کرنے والے تابعین کی ایک جماعت بھی ہے ان

میں سے چند اسماء گرامی ملاحظہ ہوں:

- ۱ - حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
- ۲ - حضرت سعد بن ثابت رضی اللہ عنہ

- ۳- حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ ۴- حضرت عامر شہمی رحمۃ اللہ علیہ
 ۵- حضرت عبداللہ بن ابی الہذیل رحمۃ اللہ علیہ ۶- حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ
 ۷- حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ ۸- حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ
 ۹- حضرت مجاہد مکی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰- حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ
 ۱۱- حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ (۲۳)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی یہ مبارک جماعت، جن میں خلفاء راشدین، عشرہ مبشرہ اور کاتبان وحی بھی شامل ہیں اور تابعین عظام، جن کی جلالت شان اور رفعت و عظمت پر زمین و آسمان کی گواہی موجود ہے، ان کے اجماع اور گواہی سے یقین کامل اور ایمان مکمل ہوتا ہے۔ یہ سب ہی واضح بیانات سے حضور اکرم ﷺ کے ”سب سے پچھلے نبی“ ہونے کا اقرار کر رہے ہیں۔ ختم نبوت کے عقیدہ پر اگر کوئی اور دلیل نہ ہوتی تو بھی اس مقدس جماعت کا اجماع اور گواہی عمدہ دلیل ہے اور یقین و ایمان کے لئے کافی ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ختم نبوت عقلی دلائل کی روشنی میں

☆ حضور اکرم ﷺ کی بعثت عامہ، جملہ اقوام عالم اور قیامت تک کے لئے ہے، آپ پر نازل ہونے والی کتاب میں انسانیت کے لئے دائمی سامان ہدایت ہے۔ یہ کتاب آج

(۲۳) صحابہ کرام اور تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی مرویات اور دیگر تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو:.....

جزاء اللہ غزوہ بابائہ ختم النبوة تصنیف لطف امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ النوری

بھی ہمارے پاس محفوظ ہے کیونکہ اس کی حفاظت خود اس کے اتارنے والے نے اپنے ذمہ کرم پر لے لی ہے۔ اور ان شاء اللہ قیامت تک بغیر کسی ادنیٰ تحریف کے باقی رہے گی، ہر دور میں پیدا ہونے والے، ہر قسم کے مسائل کا حل اس میں موجود ہے۔ اس کتابِ مبین کے سوتے ہوئے کسی نئے حکم یا کتاب کی ضرورت باقی نہیں۔ جب کسی نئی کتاب کا آنا محال اور عبث ہے تو ظاہر ہے کہ کتاب کوئی نبی ہی لائے گا۔ جب نئی کتاب کا آنا محال اور عبث ٹھہرا تو نئے نبی کا آنا بھی محال اور عبث ٹھہرا۔

☆ ماضی قریب میں قادیان کے مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کر کے قصر نبوت کے مکمل ہو جانے کے بعد اس میں نقب زنی کی۔ انبیائے سابقین سلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین کی ذواتِ مقدسہ کو اپنے ہذیان کا نشانہ بنایا۔ ان کی شان میں توہینیں کیں۔ بے شمار دعوے کئے جن میں وہ جھوٹا نکلا۔ چشمِ افلاک نے اس کی ذلت و رسوائی پر گواہی دی۔ وہ اپنے دعوؤں میں تبدیلی اور ترقی کرتا رہا۔ مجدد بنا، مصلح بنا، مسیح بنا، مہدی بنا، ظلی و بروزی نبی بنا، غیر تشریحی نبی بنا اور بالآخر نبی بنا۔ اپنے انکار کرنے والوں کو گالیاں دیتا رہا۔ نحوست پھیلاتا رہا۔ کافر کہتا رہا۔..... یہ سب کچھ سیاہ دل سفید قام اپنے حاکم و مالک انگریز کے ایما پر کرتا رہا۔ مسلمانوں میں انتشار پھیلاتا رہا۔ تاکہ ظالم و جابر انگریز کی حکمرانی کا پنجہ مضبوط سے مضبوط ہوتا رہے۔ (بد زبان، جھوٹا، دعوے بدلنے والا اور غیروں کا آگے کار نبی نہیں ہو سکتا)۔

☆ اسلام میں آج بے شمار فرقے ہیں، سبھی ایک دوسرے کے نظریات کی تغلیط کرتے ہیں، مگر باہم آویزش کے باوجود مرزا قادیانی اور اسی طرح مرزا قادیانی کے ماننے والوں کی تکفیر میں متحد ہیں (جس کے کفر پر ساری دنیا متفق ہو وہ نبی کیسے ہو سکتا ہے؟)۔

استدراک

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت سے پہلے برعظیم پاک و ہند کے بعض علمائے حتم نبوت کے اجراء اور نئے نبی کے امکان کے لئے حالات سازگار کرنے میں بڑی تگ و دو کی۔ سید احمد بریلوی اور مولوی اسماعیل دہلوی نے شان رسالت کو کم کرنے کے لئے یہ مسئلہ نکالا کہ حضور خاتم النبیین سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی نظیر ممکن ہے۔ حالانکہ اجلہ علماء کرام نے واضح تصریح فرمائی کہ حضور پر نور سید المرسلین ﷺ کی نظیر ممکن نہیں۔ ان علماء میں سے مجاہد تحریک آزادی مولانا فضل حق خیر آبادی تہ سہرہ بہر فہرست ہیں۔

امتناع نظیر اور امکان نظیر پر ایک مناظرہ شیخوپور ضلع بدایوں میں ۱۲۸۸ھ / ۱۸۷۱ء میں ہوا۔ مولانا عبدالقادر بدایونی نے واضح دلائل سے امتناع نظیر کے مسئلہ کو نکھارا۔ امکان نظیر کے حامی اور مؤید مولوی امیر احمد سہوانی نے اپنی تائید میں مولوی محمد احسن نانوتوی، مولوی عبداللہ فرنگی محلی، مفتی سعد اللہ مراد آبادی سے فتویٰ حاصل کیا۔ ان مفتیان نے ایک اثر حضرت ابن عباس سے استدلال کیا۔ اس فتویٰ کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کو ساتوں زمینوں میں حضور خاتم المرسلین ﷺ کی مثل اور خاتم النبیین ماننے پڑے۔

اسی عرصہ میں ایک استفتاء کے جواب میں مولوی قاسم نانوتوی نے ایک مکمل رسالہ تحذیر الناس لکھا جس میں بڑے شد و مد سے کہا گیا کہ اگر حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہو جائے تو آپ کی حتم نبوت میں فرق نہیں آتا۔ مولوی عبداللہ فرنگی محلی نے اس موضوع پر

(۱) زجر الناس علی انکار اثر ابن عباس

(۲) الآيات البينات علی وجود الانبياء فی الطبقات

(۳) دافع الوسواس فی اثر ابن عباس

تین مستقل رسالے لکھے۔ امکانِ نظیر اور اجرائے حتم نبوت کے فتوؤں کی اشاعت سے ان مفتیان نے ادعائے نبوت کے لئے راہ ہموار کی۔ غاصب انگریز نے دیکھا کہ ادعائے نبوت کے لئے حالات سازگار اور موید ہیں تو انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو دعویٰ نبوت کے لئے آمادہ کیا۔ چنانچہ مسلمانوں کا یہ دشمن بالآخر دعویٰ نبوت کر کے ہمیشہ کے لئے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کا باعث بنا۔

جس طرح مرزا قادیانی ادعائے نبوت کرنے سے ارتداد کا مرتکب ہوا، اسی طرح

امکانِ اجرائے نبوت کا فتویٰ دینے والے بھی اسی جرم کے مرتکب ہوئے۔

فقیر قادری محمد جلال الدین عفی عنہ

۸۔ رجب المرجب ۱۴۱۷ھ

۲۱۔ نومبر ۱۹۹۶ء

فہرست عنوانات..... مرزا کے چند کفریات

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
73	مرزا غلام احمد قادیانی کے چند کفریات	1
74	اللہ تعالیٰ کی توہین	2
76	قرآن مجید کی توہین	3
78	احادیث مبارکہ کی توہین	4
78	حضور ﷺ کی تکذیب و توہین	5
79	انبیاء کرام کی توہین	6
80	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین	7

مرزا غلام احمد قادیانی کے چند کفریات

ختم نبوت کے قرآنی، ایقانی، ایمانی، اجماعی عقیدے کا صریح انکار کر کے مرزا غلام احمد قادیانی دائرہ اسلام سے نکل گیا۔ اس طرح اس کو ماننے والے بھی اسی کے حکم میں داخل ہوئے۔ ان کے کفر کے لئے صرف اتنی ہی بات کافی تھی..... مگر جب ہم مرزا کی کتابوں کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جگہ جگہ حشرات الارض کی طرح کفریہ کلمات اس کی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ ان کے شمار کے لئے ایک ضخیم دفتر درکار ہے۔ اس مختصر تحریر میں ہم صرف اس کے چند کفریہ کلمات کی نشان دہی کرتے ہیں..... مرزا کی کفریہ عبارات کو لکھتے ہوئے ہم ایک ناگواری سی محسوس کرتے ہیں، مگر اظہار حقیقت کے لئے ایسا کرنے پر مجبور ہیں۔

مرزا نے اپنی کتابوں میں جو کفریہ عبارات لکھیں اور جو اس کے نظریات کا حصہ ہیں انہیں ہم وضاحت کے لئے چند عنوانات کے تحت بیان کریں گے۔ مثلاً.....

- ۱۔ اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات کی توہین
- ۲۔ قرآن مجید کی توہین
- ۳۔ حدیث مبارکہ کی توہین
- ۴۔ رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان رفیع میں گستاخیاں
- ۵۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں
- ۶۔ بالخصوص سیدنا عیسیٰ بن مریم اور ان کی والدہ ماجدہ مطہرہ سیدہ مریم کی شان میں صریح گالیاں اور گستاخیاں۔

اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہم ہر عنوان کے تحت مرزا غلام احمد کی کتابوں۔
چند کفریہ کلمات درج کرتے ہیں۔ پڑھتے جائیے اور توبہ و استغفار کرتے جائیے تاکہ ایما
محفوظ رہے۔ بہتر یہ ہے کہ ہر عبارت کے اختتام پر استغفر اللہ پڑھ لیجئے۔

اللہ تعالیٰ کی توہین

☆ مرزا قادیانی رب العالمین کا تصور عجیب انداز میں پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے۔
”قیوم العالمین (خدا تعالیٰ) ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ،
بے شمار پیر، اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا
عرض و طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو
صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں“ (۱)

اللہ تعالیٰ کا وجود تو سب سے اعظم ہے مگر وہ انسانی اعضا کی طرح کے اعضا سے پاک
منزہ ہے۔ یہ انسانی اعضا تو فنا کی علامت ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کو بھی فنا مانتے ہو؟ استغفر اللہ
☆ بقول مرزا قادیانی، اسے اس کے خدا نے وحی میں کہا:

إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ ۖ أَجِيبُ أخطي وَأُصِيبُ

”میں رسول کے ساتھ ہوں۔ اسے جواب دوں گا، کبھی خطا کروں گا اور کبھی

درست بات کہوں گا۔“ (۲)

اس عبارت کے فٹ نوٹ میں مرزا نے اس کی تشریح یوں کی:

”اس وحی الہی کے ظاہری الفاظ یہ معنی رکھتے ہیں کہ میں (خدا تعالیٰ) خطا بھی

کروں گا اور صواب بھی۔ یعنی جو میں چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں، اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں..... کبھی میرا ارادہ خطا ہو جاتا ہے اور کبھی پورا ہو جاتا ہے۔“ (۳)

ہمارا اہل سنت و جماعت کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہی عقیدہ ہے جو قرآن مجید نے بیان فرمایا:

☆ وَمَنْ أَضْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ☆ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ

اللہ کے کلام سے بڑھ کر کس کا کلام سچا ہے؟..... وہ جو چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ کبھی ایسا نہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا چاہا ہو پورا نہ ہوا ہو، یا اس کے منشاء کے خلاف واقع ہوا ہو۔ ایسا ہونا محال ذاتی ہے۔

☆ مرزا نے رب ذوالجلال والا کرام کو چوروں سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھا:

”تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ دکھایا۔ وہ جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔“ (۴)

☆ اسی طرح مرزا قادیانی نے بے مثل و بے مثال رب تعالیٰ کو انسان (انگریز) سے تشبیہ دی:

”ایک دفعہ کی حالت یاد آئی کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا: آنی لو نو یعنی میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا: آنی ایمر و دیو یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر الہام ہوا: آنی شیل ہیلپ نو یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔ پھر الہام ہوا: آنی کین ویٹ آنی ول ڈو یعنی میں

کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔ پھر بعد اس کے بہت ہی زور سے، جس سے یہ بدن کانپ گیا، الہام ہوا: وی کین ویٹ وی ول ڈو یعنی ہم کر سکتے ہیں جو ہم چاہیں گے اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے۔ (۵)

☆ مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی اولاد کی جگہ ٹھہرایا۔ لکھتا ہے: ”مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ أَنْتَ مِیْنِیْ بِمَنْزِلَةِ أَوْلَادِیْ أَنْتَ مِیْنِیْ وَ أَنَا مِنْكَ یعنی اے غلام احمد! تو میری اولاد کی جگہ ہے، تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔“ (۶)

قرآن مجید کی توہین

☆ قرآن مجید رب کائنات کا لازوال کلام ہے، جو وحی کی صورت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زبان پر جاری ہوا۔ مگر مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔“ (۷)

☆ خود مرزا نے اپنے آپ کو قرآن کے مانند قرار دیا:

”مَا أَنَا إِلَّا كَالْقُرْآنِ..... میں تو بس قرآن کی طرح ہوں“ (۸)

☆ مرزا جی نے اپنے شیطانی الہامات کو قرآن مجید کی طرح یقینی بتایا:

”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اس طرح ایمان

(۵) براہین احمدیہ، ص ۳۸۰، ۳۸۱، جلد ۳ مطبوعہ امرتسر۔ ”پنجابی نبی“ کو انگریزی میں ایسے ہی متعدد شیطانی الہام ہو۔

(۶) دافع البلاء، ص ۶، ھجرت الوحی، ص ۸۳، مطبوعہ قادیان ۱۹۳۲ء۔

(۸) تذکرہ، ص ۶۳۷، مطبوعہ ربوہ۔

لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر، اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پرنازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔“ (۹)

☆ قرآن مجید، جس نے بہترین اخلاقی تعلیم بھی دی، اس کے متعلق مرزا لکھتا ہے کہ

☆ اس میں گندی گالیاں بھری ہیں:

”قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔“ (۱۰)

☆ قرآن مجید پر افتر کرتے ہوئے مرزا جی لکھتے ہیں:

”اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر میں نے لکھا یعنی کہ اس (قادیان) کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے درحقیقت یہ صحیح بات ہے..... پس کچھ شک نہیں کہ قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے۔“ (۱۱)

☆ قرآن شریف پر ایک اور افتر اباندھتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

”یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔“ (۱۲)

(۹) حقیقۃ الوحی، ص ۳۱۱، مطبوعہ قادیان ۱۹۳۳ء

(۱۰) از لہ اوہام، ص ۲۸

(۱۱) خطبہ الہامیہ، ص ۳۰، مطبوعہ ربوہ

(۱۲) کشتی نوح، ص ۵، مطبوعہ قادیان

احادیث مبارکہ کی توہین

☆ احادیث نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات کی جا بجا توہین کی اور ان کو ردی کی ٹوکری کا مال بتایا۔ مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ پڑھئے:

”مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ آپ کو مسیح موعود کی پیشین گوئی کا خیال کیوں دل میں آیا؟ آخر وہ حدیثوں سے ہی لیا گیا۔ پھر حدیثوں کی اور علامات کیوں قبول نہیں کی جاتیں؟ یہ سادہ لوح یا تو افترا سے ایسا کہتے ہیں اور یا محض حماقت سے۔ اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“ (۱۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب و توہین

☆ مرزا قادیانی نے عقیدہ ختم نبوت کا انکار کیا اور اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ خود لکھتا ہے

”خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔“ (۱۳)

☆ قرآن مجید میں جو آیات مقدسات حضور سید المرسلین ﷺ کی شان میں نازل ہوئے

(۱۳) اعجاز احمدی ص ۳۰، طبع قدیم

(۱۴) ازالہ اوہام ص ۵۳۳، مطبوعہ قادیان

مرزا قادیانی نے انہیں اپنے اوپر جمالیا۔ چنانچہ.....

”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ،

تجھ کو تمام جہاں کی رحمت کے واسطے روانہ کیا۔“ (۱۵)

مرزا یہ کریمہ.....

و مَبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن مَّبَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

..... سے اپنی ذات مراد لیتا ہے۔

حضور سید الاکرمین والاخرین ﷺ کی وحی اور الہام کو مرزا قادیانی غلط بتاتا ہے۔

لکھتا ہے: ”حضرت رسول خدا ﷺ کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں۔“ (۱۶)

انبیاء کرام کی توہین

ایسا ہی دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی پیش گوئیوں کو غلط بتاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں لکھتا ہے:

”حضرت موسیٰ کی پیشین گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس

صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی۔ غایۃ مافی الباب

یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشین گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔“ (۱۷)

جب حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی گستاخیاں کر کے مرزا کا جی نہ بھرا تو

مزید ”ترقی“ کر کے چار سو انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں بکتا ہے:

”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیشین گوئی

(۱۶) از لہ اوہام: ص ۶۸۸، مطبوعہ قادیان

(۱۵) انجام آتھم: ص ۷۸

(۱۷) از لہ اوہام: ص ۸

کی اور جھوٹے نکلے (نعوذ باللہ) اور بادشاہ کو شکست ہوئی، بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔“ (۱۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

☆ رسول معظم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کا انکار اور قرآن پر صریح اعتراض کرنے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیشین گوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی تھے۔ کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی، بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔“ (۱۹)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو فضیلت دی۔ لکھتا ہے:

”مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ ہوتا تو وہ کلام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھانا نہ سکتا۔“ (۲۰)

☆ ایک اور موقع پر ایسا ہی دعویٰ کیا:

”اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر

ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے (۲۱)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکبازی اور عصمت کا رد کرتے ہوئے نہایت قبیح انداز میں آپ پر اور آپ کے آبا و اجداد پر تعریض کرتا ہے:

”آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں سے میان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے یہ سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“ (۲۲)

☆ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے مقدس اور برگزیدہ رسول پر نہایت سخت حملے کئے۔ مثلاً انہیں شریر، مکار، بد عقل، فحش گو، بد زبان، جھوٹا، چور، خلل دماغ والا، بد قسمت، زرافریبی، پیر و شیطان وغیرہ تک لکھا۔ حد یہ کہ آپ پر ایسا ناپاک الزام لگایا جو کسی شائستہ انسان کو قطعاً زیب نہیں دیتا۔ اپنی عاقبت خراب کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔“ (۲۳)

غرض اس دجال قادیانی کے کفریہ عقائد کہاں تک گنائے جائیں۔ اس کے لئے تو ایک دفتر چاہئے۔ مسلمان ان چند خرافات سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے

(۲۲) ضمیر انجام آتھم ص ۷

(۲۱) دافع البلاء ص ۲۰

(۲۳) ضمیر انجام آتھم ص ۷

خدا تعالیٰ، قرآن مجید، حضور خاتم الانبیاء، دیگر انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر کیسے ناپاک الزامات لگا کر اپنے کفر پر رجسٹری کرائی۔

تعجب ہے ان لوگوں پر، جو مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کے کفریہ عقائد پر مطلع ہو کر بھی انہیں مسلمان جانتے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ مرزائیوں کے ان عقائد سے بیزاری کا اعلان کریں۔ مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ دھرم میں شمار کریں اور ان سے دور رہیں۔



فہرست عنوانات..... تاریخ محاسبہ قادیانیت

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
85	حیاتِ مرزا کا مختصر خاکہ	1
86	سیاسی و مذہبی حالات	2
87	ردِ مرزائیت میں علمائے اہل سنت کا کردار	3

عظیم پاک و ہند میں سنی علماء و مشائخ کی علمی اور عملی کاوشیں، بسلسلہ ردِ قادیانیت

تاریخ محاسبہ قادیانیت

105	ردِ قادیانیت کا دوسرا دور..... مرزا کی موت سے ۱۹۵۲ء تک	11
105	علمی محاذ	12
109	عملی کاوشیں	13
110	چند مناظرے	14

فہرست عنوانات..... تاریخ محاسبہ قادیانیت

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
85	حیاتِ مرزا کا مختصر خاکہ	1
86	سیاسی و مذہبی حالات	2
87	ردِ مرزائیت میں علمائے اہل سنت کا کردار	3
87	ردِ قادیانیت کے مختلف دور	4
88	پہلا دور..... حیاتِ مرزا میں ردِ مرزائیت	5
90	تصنیفی خدمات	6
97	استدراک	7
97	دیگر علمی و تحریری خدمات	8
99	عملی خدمات	9
103	مرزا قادیانی مجرموں کے کٹہرے میں	10
105	ردِ قادیانیت کا دوسرا دور..... مرزا کی موت سے ۱۹۵۲ء تک	11
105	علمی محاذ	12
109	عملی کاوشیں	13
110	چند مناظرے	14

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
111	تیسرا دور..... تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور اس کے بعد	15
113	علمی و تحریری خدمات	16
114	عملی خدمات	17
114	ردِ مرزائیت کا چوتھا دور..... تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء	18
114	قادیانیت پر ضرب کاری	19
115	استدراک	20
117	ناظرین با تمکین!	21
118	احوال واقعی	22
120	فیصلہ آپ کے ہاتھ میں	23

بر عظیم پاک و ہند میں سنی علماء و مشائخ کی رد قادیانیت کے لئے علمی اور عملی کاوشیں

تاریخ محاسبہ قادیانیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

تبیات مرزا کا مختصر خاکہ

مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء میں قادیان ضلع گورداسپور (بھارتی پنجاب) میں پیدا ہوا۔ باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔

مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء میں قادیان ضلع گورداسپور (بھارتی پنجاب) میں پیدا ہوا۔ باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔
مرزاجہ علوم عربی، فارسی، طب وغیرہ میں معمولی شہدہ حاصل کر کے ۱۸۶۳ء میں ڈی۔ سی سیالکوٹ کی کچہری میں اہل مدبھرتی ہوا، چار سال تک وہاں ملازمت کرتا رہا۔
۱۸۷۹ء میں پچاس جلدوں پر مشتمل ایک کتاب ”براہین احمدیہ“ لکھنے کا اشتہار دیا اور چندہ کی اپیل کی۔

۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۳ء تک صرف چار جلدوں پر مشتمل ”براہین احمدیہ“ شائع کی پھر اسی پر اکتفاء کیا اور دعویٰ کیا کہ وہ مامور من اللہ اور مجدد ہے۔

۱۸۸۶ء میں ”سرمہ چشمہ آریہ“ تصنیف کی اور آریہ کے مقابل مناظر اسلام کی حیثیت سے شہرت پائی، اس عرصہ میں عیسائی پادریوں سے مناظرے بھی کرتا رہا۔

۱۸۹۱ء تک بظاہر اہل سنت کے عقائد اور اعمال کے مطابق تبلیغ کرتا رہا۔

۱۸۹۱ء میں ”مثیل مسیح“ ہونے کا دعویٰ کیا، یہ دعویٰ زیادہ دیر نہ رہا۔ بعد ازاں

”مسح موعود“ بن بیٹھا اور حیات حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا انکار کر دیا۔

۸۔ دس سال بعد نومبر ۱۹۰۱ء میں اپنی نبوت کا اعلان کر دیا۔ ابتداً ”ظلی و بروزی نبوت“

کا دعویٰ کیا۔ جلد ہی ”طل و بروز“ کا جال اتار دیا..... اور ”مستقل نبی“ اور ”صاحب

شریعت نبی“ ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

۹۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں ہیضہ (دست اور قے) سے لاہور میں مر گیا، اور قادیان میں دفن ہوا۔



سیاسی و مذہبی حالات قادیانی دھرم اور مرزا غلام قادیانی کی تحریک کو سمجھنے کے لئے اس دور

کے سیاسی اور مذہبی حالات کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں، تاکہ اس تحریک کے صحیح خدو خال واضح ہو سکیں۔

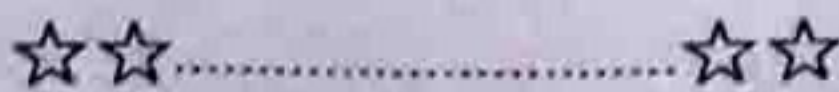
۱۔ ۱۸۶۰ء میں ”تعزیرات ہند“ کو ترتیب دیا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ ہر آدمی کو ”مذہبی تبلیغ“ کی اجازت ہے۔ گویا بر عظیم کے مسلمانوں میں مذہبی انتشار پھیلانے والوں کو قانونی تحفظ فراہم کر دیا گیا۔

۲۔ ۱۸۸۰ء میں برٹش گورنمنٹ نے ”مذہبی امدادی فنڈ“ کا اجراء کیا۔ اسی سال ”براہین احمدیہ“ کی اشاعت کے لئے چندہ کی اپیل شائع ہوئی تاکہ ”برٹش ایڈ“ کو چندہ کے روپ میں ہضم کیا جاسکے۔

۳۔ اسی عرصہ میں ”دارالعلوم دیوبند“ کی بنیاد رکھی گئی، جو انگریز کی حمایت میں پیش پیش رہا۔

۴۔ ۱۸۷۳ء میں ”تخذیر الناس“ لکھی گئی، جس میں ”اجرائے نبوت“ کو ممکن بتایا گیا۔

شیخ ملت باحدیث دل نشیں
برمراؤ ”اؤ“ کند تجدید دیں



ردِ مرزائیت میں علمائے اہل سنت کا کردار

مرزا قادیانی کے لغویات، ضلالات اور کفریات کے رد و ابطال میں علما و مشائخ اہل سنت (عمرانہ سیمہ) کی مساعی بڑی وسیع ہیں۔ یہ علمی و عملی سرگرمیاں بصیرت افروز بھی ہیں اور ہمت افزا بھی۔ قادیانیت کی تردید میں سنی علما و مشائخ نے.....

☆..... مرزا اور اس کے قبعین سے مناظرے کئے ☆..... کتابیں لکھیں ☆..... فتاویٰ جاری کئے ☆..... اشتہارات شائع کئے ☆..... مرزا اور مرزائیوں کو ذلیل کرنے کے لئے ان پر دعوے دائر کئے۔ ان مقدمات میں مرزا اور اس کے قبعین کو ذلت و خواری اٹھانا پڑی۔

مرزائیت کی تردید میں اہل سنت کے علما و مشائخ کے علاوہ اگرچہ دیگر فرقوں کے اکابر نے بھی حصہ لیا۔ مگر ان کی مساعی بہت بعد کی ہیں اور بہت محدود ہیں۔ اس وقت ہمارے مقالہ میں صرف سنی علما و مشائخ کی علمی اور عملی کاوشوں کا ذکر ہوگا۔ کیونکہ مقالہ کا عنوان اسی امر کا متقاضی ہے..... بر عظیم کے سنی علماء و مشائخ، جنہوں نے قادیانیت کا بھرپور رد فرمایا، اس کثیر تعداد میں ہیں کہ کسی ایک فہرست میں ان کا شمار بہت مشکل ہے۔ یہاں صرف چند جید علما و مشائخ کا تذکرہ کیا جائے گا۔

ردِ قادیانیت کے مختلف دور ردِ قادیانیت میں سنی علما و مشائخ کے کارناموں کو، سہولت کے لئے ہم چار ادوار میں تقسیم کر لیتے ہیں۔

① مرزا غلام احمد قادیانی کی موت تک

② مرزا کی موت سے ۱۹۵۲ء تک

③ ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت اور اس کے بعد

④ ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت اور اس کے بعد

پہلا دور..... حیاتِ مرزا میں ردِ مرزائیت

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی سراپا شرمندگی میں جن اکابر علمائے اہل سنت نے اس کے دعاوی باطلہ کی علمی و عملی تردید فرمائی، ان میں درج ذیل نام سرفہرست ہیں۔

☆	امام احمد رضا فاضل بریلوی	☆	حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی
☆	حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری	☆	حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی
☆	حضرت خواجہ خان عالم بادی شریف	☆	خواجہ غلام محی الدین بادی شریف
☆	مولانا غلام دستگیر قصوری	☆	مولانا کرم الدین، بھیس
☆	مولانا غلام قادر بھیروی	☆	مولانا فقیر محمد جہلمی
☆	مولانا اصغر علی روجی	☆	مولانا رحمت اللہ کیرانوی
☆	مولانا غلام اللہ قصوری	☆	مولانا حامد رضا بریلوی
☆	مولانا محمد عبداللہ گجراتی	☆	پیر ضیاء الدین سیالوی
☆	مولانا دیدار علی الوری	☆	مفتی محمد عبداللہ ٹونگی
☆	پیر معظم الدین، مرولہ والا	☆	پیر محمد حسین مراد آبادی
☆	مفتی عبدالغفار، گوالیار	☆	مولانا لطف اللہ، حیدرآباد
☆	مولانا عبداللہ، گڑھی پٹھاناں، راولپنڈی	☆	مولانا کلیم اللہ، مچھیانہ، گجرات
☆	پیر خلیل الرحمن تونسوی	☆	مولانا ابوالخیر مجددی دہلوی
☆	قاضی سلطان محمود، آئی آوان، گجرات	☆	مولانا غلام محمد بگوی
☆	مولانا عبدالسمیع راپوری	☆	پیر عبدالخالق، جہاں خیلان

☆	پیر عبدالرحمن چھوہروی	☆	شیخ نظام الدین بریلوی
☆	پیر سراج الحق کرناوی	☆	مولانا نواب الدین ستکوہی
☆	پیر سید عبدالغفار، باجھ خیلان	☆	پیر محمد چراغ، چکوڑی بھیلووال، گجرات
☆	پیر عبدالعزیز، چاچڑ شریف	☆	پیر غلام فرید، چاچڑ شریف
☆	پیر احمد علی بٹالوی	☆	مولانا احمد، بھوئی
☆	مولانا عبداللہ، جلو موڑ	☆	مولانا نور احمد ملتانی
☆	مولانا محمد نور الحق، شاہ پور	☆	مولانا شاہ عبدالعزیز باغبانپوری
☆	مولانا محمد غازی، راو پینڈی	☆	مولانا سراج الدین، گولڑہ
☆	مولانا غلام مصطفیٰ، لاہور	☆	مولانا محکم الدین، لاہور
☆	مولانا عبداللطیف افغانی	☆	مولانا جمال الدین، راو پینڈی
☆	مولانا محمود الدین، ڈیرہ غازی خاں	☆	مولانا غلام احمد، لاہور
☆	خلیفہ عبدالرحیم، واعظ لاہور	☆	مولانا شہاب الدین مروہ
☆	مولانا فتح محمد، جموں..... اور دیگر علماء و مشائخ (۱)		

مرزا قادیانی نے ۲۰۔ جولائی ۱۹۰۰ء کو اپنے مخالفین اور مکذبین چھپتسی علماء کی جو فہرست شائع کی ان میں اکثر سنی حضرات تھے۔

☆☆.....☆☆

- (i) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: (i) تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان مرتبہ مولانا محمد عبدالکلیم شرف قادری
- (ii) تذکرہ علماء اہل سنت لاہور مرتبہ علامہ اقبال احمد فاروقی
- (iii) مہر منیر مرتبہ مولانا فیض احمد فیضی
- (iv) تازیاتہ عبرت مرتبہ مولانا کریم الدین

تصنیفی خدمات

۱. الْمَقَالَةُ الْمُسْفِرَةُ عَنْ أَحْكَامِ الْبِدْعَةِ (۱۳۰۱ھ = ۱۸۸۳ء)

تصنیف امام احمد رضا فاضل بریلوی

۲. السُّوءُ وَالْعِقَابُ عَلَى الْمَسِيحِ الْكُذَّابِ. (ربیع الاول ۱۳۲۰ھ = اگست ۱۹۰۲ء)

تصنیف امام احمد رضا فاضل بریلوی

اس کتاب کا موضوع یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے مرتد ہیں، ان سے مسلمان کا نکاح باطل ہے۔

۳. الْمُعْتَمَدُ الْمُسْتَنَدُ بِنَاءِ نَجَاةِ الْأَبَدِ (۱۳۲۰ھ = ۱۹۰۲ء)

مولانا فضل رسول بدایونی کی کتاب پر عربی میں حاشیہ از امام احمد رضا۔

ان حواشی میں امام احمد رضا نے نئے پیدا ہونے والے گمراہ فرقوں اور ان کے قائدین کا ذکر کیا ہے۔ اس میں مرزا قادیانی کے بارے میں آپ کے فتوے کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

وَمِنْ هَهُنَا ظَهَرَ كُفْرُ مَا تَفَوَّهَ بِهِ الْمُرْزَا الْقَادِيَانِيُّ أَحَدُ الدَّجَالِينَ الْكُذَّابِينَ الَّذِينَ أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِخُرُوجِهِمْ وَقَدْ خَرَجَ هَذَا فِي هَذَا الْعَصْرِ فِي قَادِيَانٍ مِنْ فُنَجَابٍ (۲)

گزشتہ بحث سے مرزا قادیانی کا کفر بھی ظاہر ہو گیا۔ یہ مرزا ان جھوٹے دجالوں

میں سے ایک ہے جن کے خروج کی خبر، صادق و مصدوق نبی ﷺ نے دی۔ یہ دجال (مرزا) اس زمانے میں موضع قادیان (واقع پنجاب) سے نکلا۔

۴. قَهْرُ الدِّيَانِ عَلَى مُرْتَدِّ بَقَادِيَانٍ (۱۳۲۳ھ - جولائی ۱۹۰۵ء)

مصنفہ امام احمد رضا فاضل بریلوی (۳)

۵. جَزَاءُ اللَّهِ عَذْوَةً بِإِبَانِهِ خَتَمَ النَّبُوَّةَ (رجب ۱۳۱۷ھ = دسمبر ۱۸۹۹ء)

تصنیف لطیف امام احمد رضا فاضل بریلوی

ختم نبوت کے مطلب ایمانی پر ایک سو بیس اور منکرین ختم نبوت پر تیس نصوص کے تازیانے کتاب مذکور کا طغریٰ ہیں۔

اس کتاب مستطاب پر عرب و عجم (میں اہل سنت) کے جن علمائے کرام نے

تصدیق فرمائی وہ یہ ہیں۔

☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆

(۳) نوٹ: اسی نام سے ایک ماہواری رسالہ کے چند شمارے مولانا حسن رضا اور اصغر امام احمد رضا کے زیر ادارت شائع ہوئے۔

۶. حُسَامُ الْحَرَمَيْنِ عَلَى مُنْحَرِ الْكُفْرِ وَالْمَيْنِ (۱۳۲۳ھ = ۱۹۰۶ء)

دورِ حاضر میں پیدا ہونے والے باطل فرقوں کا ردِ جلیل، علماء حرمین شریفین کے فتاویٰ سے مؤید یہ کتاب امام احمد رضا فاضل بریلوی کی معرکہ آراء تصانیف میں سے ہے۔ اس میں دیگر فتنوں کے علاوہ مرزا قادیانی کی کفریات اور ارتداد کا بھی بیان ہے۔

۷. الْمُبِينُ خَتْمُ النَّبِيِّنَ (۱۳۲۶ھ = ۱۹۰۸ء)

ختم نبوت پر بے مثال کتاب امام احمد رضا فاضل بریلوی کی تصنیف ہے۔ ختم نبوت کی مشہور آیت میں ”الف لام“ استغراقی ہے، عہدِ خارجی کا نہیں۔ یعنی ہر قسم کی نبوت کے خاتم حضور پر نور سیدالابرار مدنی تاجدار ﷺ ہیں۔ آپ کے بعد کسی طرح کی نبوت کا کوئی امکان نہیں۔

۸۔ خلاصہ فوائدِ فتاویٰ، افاضات امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ بریلی ۱۳۲۳ھ

۹۔ متفرق فتاویٰ مندرجہ.....

☆ فتاویٰ رضویہ ☆ احکام شریعت ☆ عرفان شریعت

☆ فتاویٰ افریقہ..... اور دیگر مصنفات

فاضل بریلوی نے زندگی بھر عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا درس دیا اور انبیاء و مرسلین بالخصوص سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کے گستاخوں کے خلاف قلم سے جہاد کیا۔ آپ کے فتاویٰ میں مرزا قادیانی کے ارتداد اور اس کے قبعین کے احکام بکثرت موجود ہیں۔

۱۰۔ فتاویٰ علماء حرمین شریفین

امام احمد رضا بریلوی کے رسالہ ”المقالة المسفرة“ (۱۳۰۱ھ) کے بعد مولانا غلام دستگیر قصوری کے رسالہ ”دجر الشیاطین“ پر مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر کی (شیخ الاسلام، ترکیہ سلطنت) اور علماء حرمین نے تصدیقات اور تقریظات لکھیں اور مرزا کے کفر کا فتویٰ

دیا۔ لیکن مولانا قصوری نے اصلاح کی غرض سے ان فتاویٰ کو ۱۳۱۲ھ تک شائع نہ کیا۔ جب اصلاح کی امید ختم ہوگئی تو ان فتاویٰ کو شائع فرما دیا۔ جس کے نتیجہ میں مرزا سے مباہلہ ہوا۔ (۴) اس مباہلہ کی تفصیل آئندہ صفحات میں آرہی ہے۔

۱۱ . قَهْرُ الدِّيَانِ عَلَى مُرْتَدِ قَادِيَانِ (۱۳۲۲ھ)

مصنفہ مولانا حسن رضا خاں، رضوی کتب خانہ لاہور سے شائع ہوئی۔

۱۲ . الصَّارِمُ الرَّبَّانِيُّ عَلَى اسْرَافِ القَادِيَانِيِّ (۱۳۱۵ھ = ۱۸۹۷ء)

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی کی یہ محققانہ تصنیف پٹنہ سے پہلی بار ۱۸۹۷ء میں

شائع ہوئی۔ اس پر تقریظ میں امام احمد رضا محدث بریلوی نے لکھا:

”وَلَقَدْ تَفَرَّعْنَ وَ تَشَيْطَنَ رَجُلٌ مِّنْ قَادِيَانٍ قَرِيَّةٍ مِّنَ الْفُنْجَابِ فَادَّعَى أَنَّهُ خُرُوجُهُ هُوَ الْمُرَادُ بِنَزُولِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَنَّهُ هُوَ الْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ وَ قَدْ بَيَّنَّ فِسَادَ قَوْلِهِ وَ ضَلَالُ زَعْمِهِ أَبْيَنَ وَجْهِ وَأَوْضَحَهُ الْوَلَدُ الْأَعْرُ مُحَمَّدُ الْمَعْرُوفُ بِالْمَوْلَوِيِّ حَامِدِ رِضَا خَانَ..... فَكَتَبْتُ فِي ذَلِكَ رِسَالَةً حَسَنَةً سَمَّيْتُهَا الصَّارِمُ الرَّبَّانِيُّ عَلَى اسْرَافِ القَادِيَانِيِّ فَكَفَى وَ اكْتَفَى وَ شَفَى وَ اشْتَفَى.....“

پنجاب کے قریہ قادیان سے ایک بد بخت نے شیطان اور فرعون کا روپ دھارا۔

اس نے دعویٰ کیا کہ اس کا خروج ہی، نزول عیسیٰ علیہ السلام ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ اس بد بخت کے دعوے کے فساد اور اس کے زعم کے ضلال کو نہایت واضح اور بین دلائل سے

(۴) تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور: مرتبہ علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

میرے لختِ جگر مولوی محمد حامد رضا نے بیان کیا ہے..... اس (مولانا حامد رضا خاں) نے اس سلسلہ میں ایک خوبصورت رسالہ بنام الصادر الربانی علی اسراف القادیانی، (قادیانی مرتد کی گمراہی پر اللہ کی تلوار) لکھا ہے۔ اس رسالہ میں کافی وشافی دلائل ہیں۔

۱۳. رَجْمُ الشَّيَاطِينِ بِرُأْغُلُوطَاتِ الْبَرَاهِينِ

عارفِ کامل مولانا غلام دستگیر قصوری (م: ۱۸۹۷ء) کی یہ تصنیف ۱۳۰۲ھ = ۱۸۸۵ء میں شائع ہوئی۔ ”براہین احمدیہ“ کی اشاعت کے اگلے سال مولانا موصوف نے اس کے دعوؤں کا بطلان کتاب مذکور میں پیش کر دیا۔

۱۴. فَتْحُ الرَّحْمَانِي بِدَفْعِ كَيْدِ قَادِيَانِي

مولانا غلام دستگیر قصوری کی یہ بلند پایہ تصنیف آپ کے وصال سے ایک سال قبل ۱۳۱۳ھ = ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کا موضوع مرزا قادیانی کے مکرو فریب کے جال کو تار تار کرنا ہے۔

۱۵. تحقيقات دستگیریہ فی ردِّ ہفوات براہینیہ

مولانا غلام دستگیر قصوری (م: ۱۸۹۷ء) نے براہین احمدیہ کے ہفوات و ضلالت کو محققانہ انداز میں پیش کیا۔

۱۶. شَمْسُ الْهَدَايَةِ فِي اثْبَاتِ حَيَاتِ الْمَسِيحِ (۱۳۱۷ھ = ۱۹۰۰ء)

عارفِ کامل پیر مہر علی شاہ گولڑوی (م: ۱۹۳۷ء) کی محققانہ تصنیف ہے، جس میں آپ نے مرزا کے دعویٰ ”وفاتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام“ کو باطل کر دیا۔

۱۷. سیفِ چشتیائی (۱۳۱۹ھ = ۱۹۰۳ء)

مرزا قادیانی کی کتب ”اعجاز المسیح“ (عربی) پر ایک سوا اعتراضات و

شکالات اور مولوی محمد احسن مرزائی کی کتاب ”شمس بازغہ“ کے رد میں بے مثال کتاب حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی شاہکار تصنیف ہے۔ متعدد مرزائی اس کتاب کو پڑھ کر تائب ہو چکے ہیں۔

۱۸۔ راست بیانی بر شکست قادیانی

حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور مرزا قادیانی کے درمیان ختم نبوت کی بعض مباحث پر مشتمل دلچسپ کتاب ہے۔

۱۹۔ أَلِلْهَامُ الصَّحِيحُ فِي اثْبَاتِ حَيَاةِ الْمَسِيحِ (۱۳۱۱ھ = ۱۸۹۳ء)

مولانا غلام رسول شہید امرتسری کی یہ تصنیف حیات حضرت مسیح علیہ السلام اور تردید مرزا قادیانی پر، عربی زبان میں ہے۔

۲۰۔ اردو ترجمہ تصدیق المسیح

فاضل جلیل مولانا فقیر محمد جہلمی (مؤلف حدائق الحنفیہ) کی حیات مسیح علیہ السلام پر عمدہ تصنیف ہے۔ مرزا قادیانی کے ابا طیل کارِ بلیغ ہے۔

۲۱۔ سیف رحمانی علی رأس القادیانی، مصنفہ مولانا غلام جان ہزاروی، غیر مطبوعہ

۲۲۔ الظفر رحمانی، مصنفہ قاضی غلام مرتضیٰ

۲۳۔ ختم نبوت، مصنفہ مولانا مفتی غلام مرتضیٰ

ختم نبوت کے موضوع پر مفتی صاحب موصوف کی یہ تحریر مستنیر تا حال طبع نہ ہو سکی۔

۲۴۔ نیام ذوالفقار برگردن خاٹی مرزائی فرزند علی،

مصنفہ مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی، مطبوعہ لاہور ۱۳۲۵ھ

۲۵. کلمہ فضل رحمانی بجواب اوہام غلام احمد قادیانی

مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی نے ”ازالہ اوہام“ کا رد ۱۳۱۶ھ = ۱۸۹۸ء میں لکھا، جو علما کی تقاریظ کے ساتھ ۱۸۹۸ء ہی میں لاہور سے طبع ہوا۔

۲۶۔ فتویٰ در ابطال نکاح المرتد

مولانا غلام قادر بھیروی (م: ۱۹۰۹ء) نے پنجاب میں مرزا قادیانی کے خلاف سب سے پہلے فتویٰ دیا کہ قادیانی اور اس کے ماننے والے مرتد ہیں، ان کے ساتھ مسلمان مرد یا عورت کا نکاح حرام اور ناجائز ہے۔

عارف باللہ علامہ بھیروی ہی وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے بیگم شاہی مسجد، لاہور (جہاں آپ خطیب اور متولی تھے) کی پیشانی پر سب سے پہلے ایک پتھر نصب کروایا، جس پر یہ عبارت کندہ تھی۔

”باتفاق انجمن حنفیہ و حکم شرع شریف قرار پایا ہے کہ کوئی وہابی، رافضی، نیچری، مرزائی مسجد ہذا میں نہ آئے اور خلاف مذہب حنفی کوئی بات نہ کرے
فقیر غلام قادری عفی عنہ، متولی بیگم شاہی مسجد“

۲۷۔ فتویٰ در تردید دعاوی مرزا قادیانی

مولانا ارشاد حسین رامپوری نے یہ کتاب ۱۳۱۳ھ = ۱۸۹۶ء سے قبل لکھی۔ مرزا قادیانی کے باطل دعوؤں کو اس کی زندگی سراپا شرمندگی میں رد کر دیا۔ اس کے جواب سے وہ عاجز رہا۔

۲۸۔ فوائد فریدیہ (۱۳۱۹ھ = ۱۹۰۰ء سے پہلے لکھی گئی)

مگر معرفت حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف نے مسلک توحید اور اعتقادی مسائل کے ضمن میں مرزا قادیانی کا ردِ بلیغ فرمایا۔ مرزا کو کافر، ناری اور جہنمی لکھا۔

استدراک مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت سے قبل، اس کے عیسائیوں اور آریوں سے مناظرات اور تحریرات سے متاثر ہو کر بعض علما نے اس کو عمدہ لفظوں سے یاد کیا۔ اس کی مناظرانہ حیثیت کے پیش نظر اس کی تائید کی۔ ان میں خواجہ غلام فرید چاچڑاں، مولوی محمد حسین بٹالوی (غیر مقلد) اور مولوی رشید احمد گنگوہی (دیوبندی) وغیرہ مشہور ہیں۔

مولوی رشید احمد نے مرزا کو ”مرد صالح“ لکھا، بعد میں مرزا کی تکفیر میں دوسرے علما کا ہمنوا بن گیا..... اسی طرح مولوی محمد حسین بٹالوی نے ”براہین احمدیہ“ کی اشاعت پر اپنے رسالہ ”اشاعة السنة“ کے چھ پرچوں میں کتاب مذکور کو ”اس صدی کا شاہکار“ اور مرزا قادیانی کو ”بے نظیر عالم دین اور صاحب کشف و کرامت ولی اللہ“ قرار دیا۔ دعویٰ نبوت کے بعد بٹالوی نے بھی مرزا قادیانی کو مرتد قرار دے دیا..... حضرت خواجہ غلام فرید نے ۱۸۹۷ء میں مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ کی روشنی میں اس کی تکفیر کی۔ چنانچہ مرزا دجال نے اپنی کتاب انجام آتھم مطبوعہ ۱۸۹۷ء میں ”میاں غلام فرید چشتی چاچڑاں“ کو اپنے مکذبین اور مکفرین کی فہرست میں درج کیا..... (۵)

دیگر علمی و تحریری خدمات

۱۔ بے نقط قصیدہ عربیہ (چالیس اشعار پر مشتمل)

مرتبہ: سبحان الہند مولانا ابوالفیض محمد حسن فیضی، بھیس، ضلع جہلم

۱۳۔ فروری ۱۸۹۹ء کو مسجد حکیم حسام الدین سیالکوٹ میں خودیہ قصیدہ علامہ فیضی نے

مرزا کو دیا کہ اسے پڑھے۔ لیکن مرزا باوجود بلند تعلیم کے اس قصیدہ کو پڑھنے سے قاصر رہا،

(۵) مہر منیر ص ۲۰۵، فواہد فریدیہ ص ۲۹..... نوٹ: اسی طرح مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرزا کے بارے میں ابتدائی

خیالات کے لئے فتاویٰ قادریہ (مطبوعہ لودھانہ، ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء) ملاحظہ ہو۔

اس کا سمجھنا تو دور کی حقیقت تھی..... ۹۔ مئی ۱۸۹۹ء کو سراج الاخبار، جہلم میں یہ سارا واقعہ درج کیا اور مرزا کو اس کے جواب کا چیلنج دیا۔ بعد ازاں ۱۳۔ اگست ۱۸۹۹ء کو مرزا کو ایک خط لکھا جس میں ہر مناسب شرط کے ساتھ دعوتِ مقابلہ دی۔ مگر ادھر سے کوئی جواب نہ آیا نہ آتا تھا۔ علامہ فیضی نے ۲۴۔ اگست ۱۸۹۹ء کو سیکڑوں علماء و مشائخ کی موجودگی میں بادشاہی مسجد لاہور میں مرزا کو دعوتِ مناظرہ دی، مگر جواب نہ دارد۔ گروہِ مرزائیت میں.....

و قذف فی قلوبہم الرعب بما کفروا

ان کے کفر کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔

..... اور ادھر اہل سنت کے حلقوں میں

و کان حقا علينا نصر المومنین

مومنوں کی مدد ہمارے ذمہ کرم پر ہے..... ارشادِ خداوندی کا ظہور ہوا۔ (۶)

۲۔ قصیدہ عربی، فارسی..... مولانا شیخ محمد عبداللہ، عمر چک، گجراتی (م: ۱۹۲۱ء) نے ایک منظوم نصیحت نامہ مرزا قادیانی کو لکھا۔ رسالہ شمس الاسلام بھیرہ ضلع خوشاب کے شمارہ میں شائع ہوا۔

۳۔ قصیدہ عربیہ فی تردید قصیدہ اعجازیہ..... مرزا قادیانی کے اغلاط سے پر قصیدہ اعجازیہ کافی الفور رد لکھ کر مولانا اصغر علی روحی (م: ۱۹۵۴ء) نے پیسہ اخبار (لاہور) میں شائع کرایا۔

۴۔ ہفت روزہ سراج الاخبار، جہلم..... مجاہد اسلام مولانا فقیر محمد جہلمی نے ۱۳۔ ذی الحجہ

۱۳۰۳ھ / ستمبر ۱۸۸۶ء کو جہلم سے ایک اخبار جاری فرمایا..... مولانا ابوالفضل کرم الدین، (بھیں) (۷) اس کے مدیر تھے..... اس اخبار نے دیگر فرق باطلہ کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی اور قادیانی دھرم کے رد میں بے مثال خدمات انجام دیں۔

عملی خدمات

- ۱۔ ۲۔ شعبان المعظم ۱۳۱۲ھ / جنوری ۱۸۹۷ء کو مسجد ملا مجید، واقع چہل بیاباں، موچی دروازہ لاہور، مولانا غلام دستگیر قصوری سے مرزا قادیانی نے مباہلہ طے کیا۔ مولانا قصوری موقع پر آئے مگر مرزا مقابلہ کے لئے نہ آیا۔ (۸)
- ۲۔ مرزا قادیانی کی اعجاز احمدی (جس کو مرزا اپنی جھوٹی نبوت کی تائید میں بطور تحدی پیش کر رہا تھا) کی غلط عربی عبارات پر مولانا اصغر علی روحی نے عالمانہ گرفت فرمائی۔ بالآخر مرزا قادیانی کو اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنا پڑا۔ (۹)
- ۳۔ ۱۹۔ اگست ۱۹۰۳ء کو رائے چند دلال مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور، کی کچہری میں اہل سنت کی طرف سے قائم کردہ مقدمہ میں مرزا قادیانی کو اعتراف کرنا پڑا کہ ”سیفِ چشتیائی“ میں سرقہ مضامین کا جو الزام میں نے اپنی کتاب ”نزول المسیح“ میں حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی پر لگایا ہے، وہ غلط ہے۔ میں وہ الزام واپس لیتا ہوں۔ اس وقت مرزا قادیانی کی شرمندگی دیدنی تھی۔ (۱۰)

(۷) مولانا کرم الدین راسخ العقیدہ سنی عالم تھے۔ اپنے دور کے ”بد عقیدہ“ فرقوں کے خلاف مناظرے کرتے رہے۔ اپنی کتاب ”آفتاب ہدایت ردِ فتنہ و بدعت“ کا انتساب امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی کے نام لکھا۔ بعد میں ان کے لڑکے مولوی مظہر حسین، (دیوبندی، چکوال) نے یہ انتساب حذف کر دیا اور کتاب میں جا بجا تحریف کر کے اور بے موقع حواشی لکھ کر یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ میرے والد دیوبندیت قبول کر چکے تھے، حالانکہ یہ امر خلاف واقع ہے۔

(۸) تذکرہ علمائے اہل سنت لاہور: مولفہ علامہ اقبال احمد فاروقی

(۹) کشف الحقائق: ص ۸۸ مہر منیر: مولفہ مولانا فیض احمد فیضی (۱۰)

۴۔ مرشد برحق حضرت صوفی محمد حسین مراد آبادی نے اپنے ممتاز خلیفہ، سراج الاولیاء خواجہ شاہ سراج الحق کو کرنال سے لا کر گورداسپور مامور فرمایا، تاکہ مرزا قادیانی کے قریب رہ کر اس کا ناطقہ بند کر دیا جائے۔ (۱۱)

۵۔ مولانا نواب الدین رمداسی، خلیفہ خواجہ سراج الحق نے اگست ۱۹۰۳ء میں مرزا کو بازو سے پکڑا اور اسے لاجواب کرتے ہوئے فرمایا:

”اگر خدا کو نبی بنانا ہوتا تو تجھ جیسے بچو (بد شکل، کریہہ منظر) کو نہ بناتا۔ بلکہ مجھ جیسے وجیہہ کو بناتا، مگر نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔“ (۱۲)

یاد رہے مولانا نواب الدین رمداسی کو اللہ تعالیٰ نے حسن سیرت کے ساتھ ساتھ حسن صورت کی بھی دولت بے بہا سے نوازا تھا۔

۶۔ خواجہ شاہ سراج الحق چشتی نے سالانہ عرس کی تقریبات کے لئے دسمبر کے اواخر کی تاریخیں مقرر کیں، جب کہ عمومی طور پر اولیاء کرام کے اعراس قمری تاریخوں کے مطابق ہوتے ہیں۔ خواجہ موصوف کا یہ عمل رد مرزائیت کے لئے تھا۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا سالانہ جلسہ انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دسمبر کے اواخر میں کرسمس کے موقع پر ہوتا تھا۔ (۱۳)

۷۔ امام العارفین خواجہ اللہ بخش تونسوی (م: ۱۹۰۱ء) نے مرزا قادیانی کی تردید نہایت مؤثر انداز میں فرمائی۔ (۱۴)

یاد رہے کہ خواجہ موصوف کی روحانیت اور علییت کا ایک زمانہ معترف تھا۔ آپ کی برکت سے پنجاب (متحدہ) میں مرزائیت کی خوب رسوائی ہوئی۔

(۱۱) محدث اعظم پاکستان، مولفہ محمد جلال الدین قادری، جلد ۲ ص ۸۰

(۱۲) ایضاً، جلد ۲ ص ۸۱ (۱۳) ایضاً ص ۸۱، ۸۲

(۱۴) تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان، مولفہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، ص ۷۳

۸۔ مجاہد اسلام خواجہ ضیاء الدین سیالوی نے علاقہ سون سیکس سے وہ پتھر اکھڑا دیا جس پر ترکوں کے خلاف لڑنے والوں کے نام کندہ تھے۔ (۱۵)

یاد رہے پہلی عالمی جنگ میں ترکیوں کی شکست پر، جب کہ عالم اسلام غمزدہ تھا، مرزائیوں نے اظہارِ مسرت کی خاطر چراغاں کیا۔ انگریزوں کی وقتی فتح پر انہیں مبارک بادی کے پیغامات ارسال کئے۔ خواجہ ضیاء الدین سیالوی نے اپنے اس عمل سے انگریزوں اور قادیانیوں کے خلاف اظہارِ نفرت کیا۔

۹۔ واعظ اسلام مولانا محمد اکرام الدین بخاری (لاہور) نے تحریر و تقریر کے ذریعے مرزا قادیانی کا ردِ بلیغ کیا۔ (۱۶)

۱۰۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی دعوتِ مناظرہ اور مرزا کی روپوشی

رمضان ۱۳۱ھ / اوائل ۱۹۰۰ء میں خواجہ گولڑوی نے ”شمس الہدایہ“ تصنیف کی۔ علماء اسلام نے آپ کو دادِ تحسین دی..... دوسری طرف قادیان میں تہلکہ پڑ گیا۔ مرزا قادیانی پر تو اس ہی پڑ گئی، اور وہ مبہوت ہو کر لاجواب ہو گیا۔ جھوٹا بھرم رکھنے کو حکیم نور الدین بھیروی (دست راست مرزا قادیانی، اور مرزا کے مرنے کے بعد مرزائیوں کے خلیفہ اول) نے اپنے مکتوب محررہ ۲۰۔ فروری ۱۹۰۰ء میں بارہ سوالات لکھ کر حضرت پیر صاحب گولڑہ کو جواب دینے کے لئے روانہ کئے۔ تاجدارِ گولڑہ نے ان سوالات کا فوری شافی جواب لکھ کر ارسال کر دیا اور ساتھ ہی حقیقت معجزہ سے متعلق اس سے ایک سوال کیا۔ یہ سوال آج تک مرزائیت کے گلے کا کاٹنا بنا ہوا ہے۔

مرزا قادیانی نے ۲۲۔ جولائی ۱۹۰۰ء ایک اشہار شائع کیا۔ اس میں چھیا سی علماء کو دعوتِ مناظرہ دی، ان میں تاجدارِ گولڑہ کا نام بھی تھا۔ مناظرہ کا موضوع ”عربی میں قرآنی

(۱۵) تذکرہ مشائخ چشت: ص ۲۳۳

(۱۶) تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان: مولفہ مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری، ص ۷۱

آیات کی تفسیر“ لکھنا قرار پایا..... حضرت پیر مہر علی گولڑوی نے ۲۵۔ جولائی ۱۹۰۰ء کو ایک مکتوب میں مرزا کی دعوت مناظرہ قبول کر لی۔

۲۵۔ اگست ۱۹۰۰ء لاہور کے مقام پر مناظرہ ہونا قرار پایا۔ حضرت پیر مہر علی گولڑوی کے علاوہ علماء اہل سنت اور دیگر فرقوں کے اکابر جمع ہو گئے۔ بادشاہی مسجد میں باتفاق علماء حضرت پیر مہر علی گولڑوی مناظرہ اسلام مقرر ہوئے۔ بار بار اعلان اور تقاضا کے باوجود مرزا نے راہ فرار اختیار کی۔ اس طرح باوجود طلب مناظرہ کے، مرزا قادیانی مناظرہ میں نہ خود آیا نہ نمائندہ بھیجا، قادیانیوں کو سخت ہزیمت اٹھانا پڑی۔

بعد ازاں اسی اجتماع سے حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری..... مولانا محمد حسن فیضی..... مولانا تاج الدین جوہر..... مولانا ابوسعید عبدالخالق جہاں خیلاں..... مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹونکی..... مولانا احمد دین، بادشاہاں جہلم..... اور دیگر علماء اہل سنت نے خطاب کیا۔

اسی موقع پر اٹھاون علماء اور اٹھائیس اکابر ملت کی طرف سے مناظرہ میں مرزا کے فرار اور اہل اسلام کی فتح کا اشتہار شائع ہوا..... حضرت پیر مہر علی گولڑوی نے اعجاز احمدی کے جواب میں ۱۹۰۲ء میں سیفِ چشتیائی بھی لکھی۔ (۱۷)

۱۱۔ نومبر ۱۹۰۳ء مرزا قادیانی سیالکوٹ پہنچا اور اپنے باطل عقائد کی تبلیغ کرنے لگا۔ حضرت پیر سید جماعت علی محدث علی پوری نے باوجود علالت کے ایک ماہ سیالکوٹ میں قیام فرمایا۔ جگہ جگہ خود بھی مرزا کا رد کیا، اور دیگر علماء کو بلا کر بھی رو مرزائیت میں تقاریر کروائیں۔ علماء اہل سنت کے دلائل سے عاجز آ کر مرزا اس کے بعد سیالکوٹ میں داخل ہونے کے قابل نہ رہا۔ بقیہ زندگی سیالکوٹ کی زمین اس کے لئے تنگ کر دی گئی۔ (۱۸)

(۱۷) مہر منیر، مصنفہ مولانا فیض احمد فیضی، ص ۲۰۳ تا ۲۵ (۱۸) سیرت امیر ملت، ص ۲۳۵

۱۲۔ مرزا قادیانی پر آخری ضرب کاری، جس سے مرزا جانبر نہ ہو سکا۔

۲۲۔ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی نے بادشاہی مسجد لاہور میں جمعہ المبارک کے خطبہ میں مرزا قادیانی کو مبالغہ کا چیلنج دیا۔ مرزا لاہور میں موجود تھا۔ بار بار کے تقاضا اور اعلان کے باوجود مرزا سامنے نہ آ سکا۔

حضرت امیر ملت نے ۲۵، ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء کی درمیانی شب پیشین گوئی فرمائی کہ چند ہی دنوں میں مرزا عبرت ناک موت سے دوچار ہوگا۔ آپ کی پیشین گوئی کے مطابق مرزا آنجنابانی ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء قبل دوپہر عبرت ناک موت سے واصل جہنم ہوا۔ (۱۹)

مرزا قادیانی مجرموں کے کٹہرے میں

علماء و مشائخ اہل سنت نے علمی، تحقیقی، تحریری اور تقریری انداز میں رد مرزائیت کے ساتھ ساتھ، خود مرزا اور اس کے حواریوں کو ان کی سرپرست گورنمنٹ کی کچہریوں میں، مقدمات میں نامزد کیا۔ کچہریوں کی طرف سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو ذلت آمیز رویہ سے دوچار ہونا پڑا۔ اس طرح عام آدمی، جو علمی دلائل سے واقفیت نہیں رکھتا، اس کے سامنے ان کا پول کھل گیا۔ اس سلسلہ میں چند مقدمات کا تذکرہ دلچسپی کا باعث ہوگا۔

۱۔ رد مرزا میں سراج الاخبار میں مولانا کرم الدین دبیر، (جہلم) کے مضامین کے خلاف مرزا قادیانی کے دست راست اور معتمد حکیم نور الدین بھیروی نے مولانا دبیر پر گورداسپور میں دو مقدمات قائم کئے۔ ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۲ء اور ۲۹۔ جون ۱۹۰۳ء میں۔ دونوں مقدمات میں مولانا دبیر باعزت بری ہوئے۔ ان مقدمات میں مرزا قادیانی خود کچہریوں میں مجرموں کی طرح پیش ہوتا رہا۔ (۲۰)

(۱۹) سیرت امیر ملت، مرتبہ پیر سید اختر حسین جماعتی، ص ۲۳۶ تا ۲۳۹

(۲۰) تازیانہ عبرت، مصنفہ مولانا ابوالفضل کرم الدین دبیر، مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۴۵

۲۔ شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر اخبار الحکم نے مولانا کرم الدین دبیر اور مولانا فقیر محمد جہلمی پر مقدمہ قائم کیا۔ مدعا علیہما نے جواب دعویٰ میں مرزائیت کو خوب رسوا کیا۔ (۲۱)

۳۔ ۱۷۔ جنوری ۱۹۰۳ء مرزائیوں نے ایک کتاب ”مواہب الرحمن“ جہلم میں تقسیم کی۔ مولانا کرم الدین دبیر نے مرزا قادیانی اور حکیم فضل الدین بھیروی پر جہلم میں مقدمہ دائر کیا۔ دو سال مقدمہ چلتا رہا۔ حج نے مرزا قادیانی پر پانچ سو روپے اور حکیم فضل الدین بھیروی پر دو سو روپیہ جرمانہ کا حکم دیا، عدم ادائیگی کی صورت میں پانچ پانچ ماہ قید کی سزا سنائی۔ مولانا دبیر کے بے باکانہ بیانات اور حج کے فیصلہ نے مرزا اور اس کی امت کے کس بل نکال دیئے۔ (۲۲)

مرزا قادیانی نے اپنے ملفوظات اور الہامات میں جہلم میں بطور مجرم پیش ہونے کا خود بھی اقرار کیا ہے۔ (۲۳)

۴۔ نومبر ۱۹۰۲ء بٹالہ میں مرزا قادیانی ایک مقدمہ میں بطور مجرم پیش ہوا۔ (۲۴)

۵۔ امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری نے، محمد علی مرزائی ساکن سنکھترہ ضلع سیالکوٹ کو حضور پر نور سیدالابراہیمؐ کی شان رفیع میں گستاخی اور مرزا قادیانی کی نبوت باطلہ کے ثبوت پر اپنے ہاتھوں زد و کوب کیا..... اس پر مرزائیوں نے آپ کے خلاف مقدمہ قائم کر دیا اور اپنے مقدمہ کی پیروی کے لئے کمال الدین مرزائی کو وکیل بنایا۔ مرزائی وکیل نے پورے وسائل اور دلائل سے کام لیا کہ حضرت امیر ملت کو کچھری میں بطور مدعی علیہ حاضر کرائے، مگر اس میں پوری مرزائی امت کو ناکامی ہوئی۔ امیر ملت مقدمہ میں باعزت بری قرار دیئے گئے۔ بعد ازاں مرزائیوں نے اس مقدمہ کو ہائی کورٹ میں دائر کیا مگر وہاں بھی انہیں کامیابی نہ ہو سکی۔ (۲۵)

(۲۱) تازیانہ عبرت، مصنفہ مولانا ابوالفضل کرم الدین دبیر، مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۳۵

(۲۲) تازیانہ عبرت، مصنفہ مولانا ابوالفضل کرم الدین دبیر، مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۳۵

(۲۳) ملفوظات احمدیہ، جلد ۳ ص ۳۰۳، ۳۲۵، ۳۶۶، ۳۰۷، (۲۴) ایضاً ص ۱۸۰ تا ۱۷۳

(۲۵) سیرت امیر ملت، مولانا پیر سید اختر حسین جماعتی، ص ۶۵۰

ردِ قادیانیت کا دوسرا دور..... مرزا کی موت سے ۱۹۵۲ء تک

نلمی محاذ: ردِ مرزائیت میں علماء و مشائخ اہل سنت نے تحریری طور پر اتنا علمی سرمایہ فراہم کیا جس کا احاطہ دشوار ہے۔ یہ قابلِ قدر تصانیف اپنے اپنے انداز میں لاجواب ہیں۔ انہی تصانیف کی برکت سے ایک جہاں کے عقائد محفوظ اور مضبوط رہے اور بہت سے ہوش مند مرزائیوں کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔ ان تصانیف میں سے چند ایک کا اجمالی طور پر تذکرہ درج ذیل ہے۔

(۱۳۳۵ھ = ۱۹۱۷ء)

بَابُ الْعَقَائِدِ وَالْكَلَامِ

۱. امام احمد رضا فاضل بریلوی کی یہ تصنیف فتاویٰ رضویہ (جہازی سائز) جلد اول کے ۷۳۵ تا ۷۹۳ صفحات پر موجود ہے۔ (۲۶)

(۱۳۳۰ھ = ۱۹۱۱ء)

الْجُرَازُ الدِّيَانِيُّ عَلَى مُرْتَدِ قَادِيَانِيٍّ

۲. حیات حضرت مسیح علیہ السلام پر قادیانیوں کے اعتراضات کا حقانیت افروز جواب، امام احمد رضا کی بے مثال تصنیف ہے۔

۳. اِتِّمَامُ الْحُجَّةِ عَمَّنْ اَعْرَضَ عَنِ الْحُجَّةِ : (غیر مطبوعہ)

مرزا قادیانی فریضہ اسلام "حج" کرنے سے اعراض کرتا رہا، تا آنکہ اسی حالت میں مر گیا۔ مولانا اصغر علی روجی نے مرزا کی تردید میں یہ رسالہ لکھا۔

۴. بَشَارَتِ مُحَمَّدِي فِي اِبْطَالِ رَسَالَتِ قَادِيَانِي

مؤلفہ مولانا بابا محمد پیر بخش، مطبوعہ انجمن تائید الاسلام، لاہور

اس میں حضور خاتم النبیین ﷺ کی کامل اور شامل نبوت میں مرزا قادیانی کی نقب زنی کی مذموم حرکت کا کافی رد ہے۔

(۲۶) رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ، لاہور سے چھپنے والے نسخے میں یہ رسالہ جلد نمبر ۱۵ ص ۵۳۳ تا ۵۴۹ پر موجود ہے۔

۵. تحقیق صحیح فی تردید قبر مسیح

مؤلفہ مولانا بابو محمد پیر بخش، مطبوعہ انجمن تائید الاسلام، لاہور

مرزا قادیانی نے حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا اور دعویٰ کیا کہ آپ کی قبر کشمیر میں ہے۔ مولانا موصوف نے دلائل سے اس امر کی تردید اور حیات مسیح پر جاودانی تحریر پیش کی۔

۶۔ اَلْاِسْتِدْلَالُ الصَّحِيحُ فِي حَيَاتِ الْمَسِيحِ، مؤلفہ بابو محمد پیر بخش، مطبوعہ لاہور ۱۹۲۳ء

۷۔ مباحثہ حقانی فی ابطال نبوة قادیانی، بابو محمد پیر بخش، مطبوعہ انجمن تائید الاسلام لاہور

۸۔ تردید امامت کا ذبہ، مؤلفہ مولانا بابو محمد پیر بخش، مطبوعہ انجمن تائید الاسلام، لاہور

رد قادیانیت پر مولانا موصوف کی یہ تحریر دلائل سے مزین ہے۔

۹۔ تردید معیار صداقت قادیانی

۱۰۔ تردید نبوت قادیانی

۱۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا

مذکورہ تینوں کتابیں ردِ مرزائیت میں مولانا بابو محمد پیر بخش کی انجمن تائید الاسلام، لاہور کی

مطبوعہ ہیں۔

۱۲۔ فیض جاری ملقب بہ ہدیۃ البخاری، مصنفہ مولانا محمد اکرام الدین بخاری

۱۳۔ اتفاق و نفاق بین المسلمین کا موجب کون ہے؟

مؤلفہ مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی..... مطبوعہ ۱۳۳۵ھ

۱۴۔ جمعیت خاطر، مؤلفہ مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی..... مطبوعہ ۱۳۳۳ھ

- ۱۔ تردید فتویٰ ابوالکلام آزاد و مولوی محمد مرزائی، مرتبہ مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی ۱۳۲۲ھ
- ۱۔ کیا مرزا قادیانی مسلمان تھا؟ مصنفہ مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی..... غیر مطبوعہ
- ۱۔ مخزن رحمت بر قادیانی دعوت، مصنفہ قاضی فضل احمد لودھیانوی..... مطبوعہ لاہور ۱۳۲۵ھ
- ۱۔ تتمہ قادیانی مذہب، مصنفہ پروفیسر محمد الیاس برنی..... مطبوعہ اشرف پریس لاہور
- ۱۔ قادیانی قول و فعل، مصنفہ پروفیسر محمد الیاس برنی..... مطبوعہ اشرف پریس لاہور
- ۲۔ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ (ہر دو حصے)، مصنفہ پروفیسر محمد الیاس برنی..... حیدرآباد
- ۱۔ مقدمہ قادیانی مذہب، مصنفہ پروفیسر محمد الیاس برنی..... مطبوعہ لاہور
- ۲۔ ظہور صداقت در مرزائیت، مصنفہ پیر ظہور شاہ جلاپوری
- ۲۔ قبر یزدانی بر سردجال قادیانی، مصنفہ مولانا پیر ظہور شاہ جلاپوری
- ۲۔ مرزائیت پر تبصرہ، مصنفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری
- ۲۔ قادیانی مذہب کا فوٹو، مصنفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری
- ۲۔ قادیانی مرزاجی کی کہانی، مولفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری
- ۲۔ قادیانی کے احکام، مصنفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری
- ۲۔ کرشن قادیانی کے بیانات ہزیانی، مولفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری
- ۳۔ اسلام اور قادیانیت، مصنفہ علامہ محمد اقبال..... مطبوعہ ۲۔ جون ۱۹۳۳ء
- ۳۔ اسلام اور احمدیت، مصنفہ علامہ محمد اقبال..... مطبوعہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء
- ۳۔ افادۃ الافہام، مصنفہ مولانا انوار اللہ خاں حیدرآبادی..... (دو جلد مکمل) مطبوعہ حیدرآباد
- ۳۔ اکرام الہی بجواب انعام الہی، مصنفہ مولانا مفتی عزیز احمد بدایونی

- ۳۳۔ تازیانہ عبرت، مصنفہ مولانا کریم الدین دبیر..... مطبوعہ مسلم پریس لاہور، ۱۹۳۲ء
- ۳۴۔ الجشجات علی السلام فی الذب عن حریم الاسلام، مصنفہ مولانا محمد عالم آسی امرتسر
- ۳۵۔ الحق المبین، مصنفہ مولانا عبدالغنی ناظم..... مطبوعہ تجازی پریس لاہور، ۱۳۵۴ھ
- ۳۶۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام، مؤلفہ مولانا مہر الدین جماعتی..... مطبوعہ لاہور
- ۳۷۔ ختم نبوت، مصنفہ مولانا محمد ایوب کراچی
- ۳۸۔ السیوف الکلامیہ لقطع الدعوی الغلامیہ، مصنفہ مولانا مفتی عبدالحفیظ قادری
بریلوی، مطبوعہ صابرا لیکچرک پریس لاہور
- ۳۹۔ الصارم الربانی علی کرشن قادیانی، مصنفہ مولانا مفتی محمد صاحب ادخال
- ۴۰۔ عقب آسمانی برمرزائے قادیانی، مصنفہ مولانا نور الحسن سیالکوٹی
- ۴۱۔ قادیانی فتنے کا ارتداد، مصنفہ قاری احمد پبلی بھتی..... غیر مطبوعہ
- ۴۲۔ معیار المسیح، مصنفہ مولانا خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی..... مطبوعہ ۱۳۲۹ھ
- ۴۳۔ مقیاس نبوت، مصنفہ مولانا محمد عمر اچھروی..... مطبوعہ لاہور
- ۴۴۔ الصوارم الہندیہ، مؤلفہ مولانا حشمت علی لکھنوی
- ۴۵۔ الکاویہ علی الغاویہ (دو جلد عربی اور اردو الگ الگ)، مصنفہ مولانا محمد عالم آسی امرتسر
- ۴۶۔ رد مرزا قادیانی، مصنفہ خواجہ محمد ابراہیم مجددی..... غیر مطبوعہ
- ۴۷۔ ختم المرسلین، مصنفہ مولانا مظہر الدین رمداسی
- ۴۸۔ ہدایت الرشید للغوی المرید، مصنفہ سید حبیب اللہ قادری
- ۴۹۔ ختم نبوت، مصنفہ سید ابوالحسنات شجاع الدین

۵۔ تکذیب مرزا بزبان مرزا، مولفہ سید محمدی اللہ

۶۔ سیف درگاہی برگردن مرزائی، مولفہ سید درویش محی الدین

۷۔ مرزائیوں کے عقائد، مصنفہ مولانا عبدالقدیر بدایونی

۸۔ قادیانی دعوت پر ہمارے استفسارات، مولفہ قاری محمد تاج الدین

۹۔ خاتم النبیین، مصنفہ مصباح الدین

۱۰۔ مرزا مرد ہے یا عورت؟ مصنفہ شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری (۲۷)

عملی کاوشیں

مولانا نواب الدین شکوہی رمداسی نے قادیانیوں سے تنسیخ نکاح کا سب سے پہلا

مرہ جیتا۔

۲۔ نومبر ۱۹۳۶ء عدالت منصفی احمد پور شرقیہ نے ایک قادیانی کے خلاف سنی مدعیہ

حق میں فیصلہ دیا اور قرار دیا کہ مدعی علیہ مرزائی ہونے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے۔ اس لئے
کاح نکاح سنی عورت سے باقی نہیں۔

۳۔ ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ / ۷۔ فروری ۱۹۳۵ء ڈسٹرکٹ جج بہاول پور نے سنی مدعیہ

حق میں فیصلہ دیتے ہوئے قرار دیا کہ مدعی علیہ قادیانی ہونے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے۔
یہ نکاح باقی نہیں رہا۔

رد مرزائیت کے لئے دیگر کتب کے علاوہ مندرجہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

المجمل المعدد لتالیفات المجدد: مولانا ظفر الدین بہاری

تاریخ عبرت: مولانا اکرم الدین بھٹی

مرآة الصانف: مولانا عبدالستار سعیدی (iv) ماہنامہ ضیائے حرم (ختم نبوت نمبر) دسمبر ۱۹۷۳ء

چند مناظرے

- مرزا قادیانی کی موت سے ۱۹۵۲ء تک ہونے والے چند مناظرے و مباحثے بھی ملاحظہ ہوں۔
- ۱۔ ۱۵، ۱۴۔ جولائی ۱۹۰۸ء کو مفتی غلام مرتضیٰ، میانی ضلع شاہ پور کا حکیم نور الدین قادیانی سے ابراہیم نامی قادیانی کے مکان پر مناظرہ ہوا۔ حکیم نور الدین قادیانی پورے مناظرے میں لاجواب و مبہوت رہا۔
 - ۲۔ ۱۹، ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو مفتی غلام مرتضیٰ کا جلال الدین شمس قادیانی سے مقام ہ (ضلع گجرات) ایک تاریخی مناظرہ ہوا۔ قادیانی خائب و خاسر رہا۔
 - ۳۔ قیام پاکستان سے قبل، جگ سکانون ضلع بدایوں میں حضرت شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد نے مرزائی مناظرے سے کامیاب مناظرہ کیا۔ مرزائی مناظرے لاجواب و خائب ہو کر بھاگا۔
 - ۴۔ قیام پاکستان سے قبل، مولانا عبدالرشید رضوی جھنگوی (طالب علم مظہر اسلم بریلی) کا حیات مسیح علیہ السلام کے موضوع پر بریلی میں مرزائی مناظرے سے مناظرہ ہوا۔ مناظرے کے بعد مرزائی کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔
 - ۵۔ قیام پاکستان سے قبل، دیال گڑھ، ضلع گورداسپور میں مولانا محمد سردار احمد کامر سے مناظرہ ہوا، جس میں مرزائی مناظرے کو عبرت ناک ہزیمت ہوئی۔

تیسرا دور..... تحریک تحفظِ حتمِ نبوت ۱۹۵۳ء اور اس کے بعد

قیامِ پاکستان کے بعد، جب کہ نورانیہ مملکت ابھی پوری طرح مستحکم بھی نہ ہونے لگی تھی، مرزائیوں نے ملک و ملت کے خلاف سازشوں کا جال بچھا دیا۔ صوبہ بلوچستان کو قادیانی سٹیٹ بنانے کے منصوبے بننے لگے۔ اندریں حالات دردمندان ملک و ملت نے اس زک صورت حال کے پیش نظر فتنہ مرزائیت کے انسداد کے لئے ملک گیر تحریک چلائی۔ اس تحریک میں سبھی مکاتب فکر کے اکابر و اصاغر نے حصہ لیا۔ مگر قیادت اور موثر قوت اہل سنت کی تھی۔

اوائل دسمبر ۱۹۵۲ء میں تمام مکاتب فکر کے علماء و زعماء نے مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد قادری کو اپنا متفقہ قائد تسلیم کر لیا۔

اس تحریک کے تین بنیادی مطالبات تھے۔

- ۱۔ ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے۔
- ۲۔ مسلمان کی تعریف آئین میں شامل کی جائے۔
- ۳۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کو آخری حجت تسلیم کیا جائے۔

اس تحریک نے ۱۳۔ فروری ۱۹۵۳ء میں حکومت وقت کو مطالبات پیش کئے۔ ۲۵، ۲۶۔ فروری کو علماء اور زعماء کی گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا..... علامہ ابوالحسنات قادری اور دیگر قائدین کی کراچی میں گرفتاری کے بعد مولانا عبدالستار خان نیازی نے تحریک کو باحسن طریق چلایا۔ ۶۔ مارچ ۱۹۵۳ء کو مارشل لا لگا دیا گیا۔ مولانا نیازی اور دیگر علماء کو گرفتار کر لیا گیا۔ خدمات فوجی عدالتوں میں چلائے گئے۔ مولانا نیازی کو پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ یہ سزا بعد میں

عوامی دباؤ کے باعث عمر قید میں تبدیل ہو گئی اور بالآخر حکومت کو یہ سزا معاف کرنا پڑی۔

اس تحریک میں اہل سنت کے جن علما و زعمائے حصہ لیا۔ اس کی فہرست طویل ہے

صرف چند اسماء گرامی کا تذکرہ دلچسپی کا باعث ہوگا۔

☆	مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری	☆	مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی
☆	مولانا سید خلیل احمد قادری	☆	مولانا محمد ابراہیم چشتی
☆	مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری	☆	مولانا اعجاز ولی خاں رضوی
☆	مولانا مفتی محمد امین بدایونی	☆	مولانا عبدالحامد بدایونی
☆	مولانا سید احمد سعید کاظمی	☆	مولانا محمد سردار احمد
☆	مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری	☆	مولانا عبدالغفور ہزاروی
☆	مولانا غلام دین، لاہور	☆	مولانا غلام محمد ترنم
☆	مولانا سید فتح علی، کھروٹہ سیداں	☆	مولانا فرید الدین، بھوئی
☆	مولانا محمد حسن جان	☆	مولانا مفتی محمد مظفر احمد دہلوی
☆	مولانا مفتی صاحب داد خاں	☆	مولانا خواجہ قمر الدین سیالوی
☆	مولانا شاہ احمد نورانی	☆	مولانا سید محمود احمد رضوی
☆	مولانا خواجہ غلام محی الدین گولڑوی	☆	پیر غلام مجدد سرہندی
☆	صاحبزادہ فیض الحسن	☆	مولانا محمد بخش مسلم
☆	مولانا مفتی محمد حسین نعیمی	☆	مولانا سید محمود شاہ گجراتی (۲۸)

(۲۸) تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی تفصیل، سرگرمیاں اور علماء و مشائخ کی قربانیوں کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

(i) منیر کمیشن رپورٹ (ii) تحریک ختم نبوت، مولفہ شورش کاشمیری

(iii) تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ مولانا عبدالکلیم شرف قادری

علمی و تحریری خدمات

اس عرصہ میں علمائے اہل سنت نے ردِ مرزائیت میں جو تحریری خدمات انجام دیں،

ان میں سے چند یہ ہیں۔

- ۱۔ مرزائی حقیقت کا اظہار، مصنفہ مولانا عبد العظیم صدیقی میرٹھی
- ۲۔ مرآة (عربی)، مصنفہ مولانا عبد العظیم صدیقی میرٹھی
- ۳۔ **THE MIRROR** (انگریزی)، مصنفہ مولانا عبد العظیم صدیقی میرٹھی
- ۴۔ مرزائی حقیقت کا اظہار (بزبان ملائیشیا)، مصنفہ مولانا عبد العظیم صدیقی میرٹھی
- ۵۔ ختم نبوت، مصنفہ مولانا ابوالنور محمد بشیر..... کوٹلی لوہاراں، مطبوعہ
- ۶۔ رسالہ خاتم النبیین، مصنفہ مولانا غلام مہر علی
- ۷۔ القول الصحيح فی اثبات حیات المسیح، مصنفہ مولانا مفتی محمد امید علی خاں..... مطبوعہ ملتان
- ۸۔ القول الفصیح فی قبر المسیح، مصنفہ مولانا فیض احمد اویسی..... مطبوعہ بہاول پور
- ۹۔ قہر یزدانی بر قلعہ قادیانی، مصنفہ مولانا نظام الدین ملتانی
- ۱۰۔ کذاب قادیان، مصنفہ مولانا مشتاق احمد چشتی..... مطبوعہ راولپنڈی
- ۱۱۔ مرزا قادیانی کی حقیقت، مصنفہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری..... مطبوعہ سیالکوٹ ۱۹۷۵ء
- ۱۲۔ مرزائی نامہ، مصنفہ مولانا مرتضیٰ احمد خاں مکیش
- ۱۳۔ فتویٰ جواز سوشل بائیکاٹ، مرتبہ مولانا منظور احمد ہاشمی
- ۱۴۔ بائیکاٹ کی شرعی حیثیت، مرتبہ مولانا مفتی محمد امین..... فیصل آباد
- ۱۵۔ ختم نبوت (بزبان انگریزی)، مصنفہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی..... (غیر مطبوعہ)
- ۱۶۔ حیات مسیح، مصنفہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی
- ۱۷۔ جماعت احمدیہ کا صریح مغالطہ، مصنفہ سید محمد القادری

عملی خدمات

- ☆ ۳۔ جون ۱۹۵۵ء ایڈیشنل سیشن جج راولپنڈی نے مدعیہ امۃ الکریم (قادیانیہ) کے خلاف فیصلہ سناتے ہوئے مدعی علیہ (مسلمان) کے حق میں فیصلہ دیا کہ قادیانی مسلمان نہیں۔
- ☆ ۱۳۔ جولائی ۱۹۷۰ء میں سول جج جیمس آباد، جناب محمد رفیق گریچہ نے فیصلہ دیا کہ قادیانی مسلمان نہیں۔ نیز سنی عورت سے قادیانی مرد کی شادی غیر قانونی ہے۔

☆☆.....☆☆

ردِ مرزائیت کا چوتھا دور..... تحریک تحفظِ ختم نبوت ۱۹۷۴ء

قادیانیت پر ضرب کاری حسبِ فطرت قادیانیت وقتاً فوقتاً سر اٹھاتی رہی۔ علماء و زعماء کی ضربوں سے وقتی طور پر دب جاتی رہی، مگر ۱۹۷۴ء میں سیاسی ابتری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیت کے عزائم پھر کھل کر سامنے آئے۔ ۲۹۔ مئی ۱۹۷۴ء میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر، مسلمان طلبہ پر قادیانیوں نے فائرنگ کر کے اپنے عزائم کو واضح کر دیا۔ اس واقعہ سے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے۔ اس مرتبہ بھی تمام مکاتبِ فکر نے ایک ہی پلیٹ فارم سے تحریک چلانے کا عزم کیا۔ مرکزی مجلس عمل کے صدر مولوی یوسف بنوری اور جنرل سیکرٹری مولانا سید محمود احمد رضوی منتخب ہوئے۔ مجلس عمل کی پکار پر عوام نے قادیانیت کے خلاف آخری اور فیصلہ کن وار کرنے کا عزم کر لیا۔ اس تحریک کو منظم کرنے میں علماء و مشائخ اہل سنت نے نمائندہ کردار ادا کیا۔ پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی کی بے لوث قیادت نے اس تحریک میں جان پیدا کر دی۔ قومی اسمبلی میں جن سنی زعماء نے بھرپور کردار ادا کیا ان میں.....

☆ علامہ شاہ احمد نورانی ☆ مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری

☆ مولانا سید محمد علی رضوی ☆ مولانا محمد ذاکر..... اور

☆ مفتی ظفر علی نعمانی..... ممتاز ہیں۔

انجمن طلباء اسلام کے نوجوانوں.....

☆	اقبال اطہری	☆	محمد خاں لغاری
☆	قاری عطاء اللہ	☆	رانا لیاقت
☆	راؤ ارتضیٰ اشرفی	☆	عبدالرحمن مجاہد
☆	محمد تقی	☆	افضال قریشی

☆ محمد حنیف طیب..... اور ان کے ساتھیوں نے تحریک میں ہراول دستہ کا کام کیا۔

سیکڑوں علماء و مشائخ اہل سنت نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ چالیس کے قریب افراد نے عظمتِ تاجدارِ ختم نبوت کی خاطر جامِ شہادت نوش کیا۔ بالآخر قومی اسمبلی نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے قادیانیوں کے دونوں گروپوں (لاہوری، قادیانی) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا..... قرارداد پاس کرنے سے پہلے مرزائیوں کے دونوں گروپوں کے قائدین کو صفائی کا موقع بھی دیا گیا۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد دے۔ ستمبر ۱۹۷۳ء کو مولانا شاہ احمد نورانی نے پیش کی تھی۔ اس طرح مسلمانوں کا ایک اہم مطالبہ منظور کر لیا گیا۔

اس تحریک کی موثر قیادت اور افرادی قوت علماء و مشائخ اہل سنت ہی ہیں۔

الحمد لله على ذلك

☆☆.....☆☆

استدراک

چلتے چلتے آخر میں ایک مغالطہ کا ازالہ کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے، تاکہ تاریخی حقائق کو مسخ کرنے کی بھونڈی کوشش کو بے نقاب کر دیا جائے۔ ردِ مرزائیت میں علماء و مشائخ

اہل سنت کی مساعی جمیلہ کو ایک نظر دیکھ لینے سے اگرچہ اس مغالطہ کی کوئی حیثیت نہیں رہتی مگر ہم واضح الفاظ میں اس حقیقت کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

”مجلس احرار“ دیوبندیوں کی ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ اور علماء اہل حدیث کی طرف سے بار بار اس مغالطہ کو دہرایا جاتا ہے کہ ردِ مرزائیت میں ہم ہی مرد میدان ہیں، علماء اہل سنت نے اس سلسلہ میں کوئی کام نہیں کیا۔ جناب مولوی محمد حنیف یزدانی قصوری خطیب جامع مسجد اہل حدیث چیچہ وطنی لکھتے ہیں:

”ہم بڑے ادب کے ساتھ تمام علماء و مشائخ بریلویہ کی خدمات عالیہ میں سوال کرتے ہیں کہ کیا بریلوی جماعت کے اعلیٰ حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب نے کوئی کتاب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کی تردید اور دلائل کے ابطال میں لکھی ہے؟ اگر لکھی ہے تو ہمیں بھی اس کی زیارت کرائی جائے اور اگر نہیں لکھی تو بات بالکل ظاہر ہے کہ جناب مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا کس گروہ سے تعلق ہے اور وہ کن لوگوں کی سرپرستی میں علمائے حق پر کفر کی مشین چلاتے رہے۔“ (۲۹)

مختلف العقائد علماء کی ردِ مرزائیت میں خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مولوی محمد حنیف یزدانی مذکور لکھتے ہیں.....

” (ردِ مرزائیت میں) بزرگانِ دیوبند کی خدمات کا سلسلہ بعد میں شروع ہوتا ہے، لیکن بریلوی حضرات کی خدمات اس سلسلہ میں صفر کے برابر ہیں۔ حالانکہ بریلوی جماعت کے اعلیٰ حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب

(۲۹) مرزائے قادیان اور علماء اہل حدیث، مولفہ مولوی محمد حنیف یزدانی، مکتبہ نذیر چیچہ وطنی (۱۹۶۶ء) ص ۱۸

بریلوی اور مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیح موعود و امام مہدی، دونوں کا زمانہ

ایک ہے۔“ (۲۹)

جماعت اہل حدیث کے ترجمان جناب مولوی احسان الہی ظہیر نے تو کذب بیانی

کا ریکارڈ توڑ دیا۔ وہ اپنی کتاب ”البریلویہ“ (بزبان عربی) میں امام احمد رضا کو مرزائیوں اور

شیعوں میں شمار کرتے ہیں۔ (۳۰)

ناظرین باتمکین! ذرا غور کیجئے! کہ مجلس احرار (جس کا موجودہ نام مجلس تحفظ ختم نبوت ہے)

آج کل (بظاہر) تحریک ختم نبوت میں سرگرم عمل ہے اور مختلف دعاوی میں، ردِ قادیانیت میں

اپنی اولیت اور اولویت ثابت کرتی ہے، یہ درحقیقت ۱۹۲۹ء میں بنی۔ اس وقت سے انہوں

نے قادیانیت کا رد شروع کیا۔ (۳۱)

تحریک قیام پاکستان میں ”مجلس احرار“ کا کردار مؤرخین پر واضح ہے۔ اس

جماعت نے ہندو کانگریس سے بڑھ کر نظریہ پاکستان اور قیام پاکستان کی مخالفت کی۔

پاکستان بن جانے کے بعد اس کی حیثیت مسلمانوں میں جو تھی، وہ بھی سب پر عیاں

ہے۔ انہوں نے اپنی خفت کو مٹانے اور کھویا ہوا وقار بحال کرنے کے لئے مسلمانوں کے متفقہ

عقیدہ ختم نبوت کو اپنی سرگرمیوں کے لئے منتخب کیا، تاکہ تحریک پاکستان میں مسلمانوں کی

مخالفت کا داغ ان کے چہروں سے مٹ سکے۔

(۲۹) مرزائے قادیان اور علماء اہل حدیث، مولفہ مولوی محمد حنیف یزدانی، مکتبہ نذیر چیچہ وطنی (۱۹۶۶ء) ص ۱۶

(۳۰) البریلویہ (۳۱) تحریک ختم نبوت، مولفہ شورش کاشمیری ص ۷۵

احوالِ واقعی

گزشتہ صفحات میں بیان شدہ حقائق اس امر کی تائید کرتے ہیں اور آپ بھی اس کی تائید فرمائیں گے کہ.....

- ۱۔ امام احمد رضا بریلوی کی دس تصانیف جلیلہ مستقل طور پر ردِ مرزائیت میں، مرزا قادیانی کی زندگی میں طبع ہو کر لا جواب ہوئیں۔
- ۲۔ علما و مشائخ اہل سنت کی دو درجن سے زائد تصانیف ردِ مرزائیت میں مرزا قادیانی کی زندگی میں طبع ہوئیں۔ مرزا اور اس کے ہم نوا، ان کے جواب سے عاجز رہے۔
- ۳۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی اور حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری اور دیگر علما و مشائخ کے مناظرے اور مباہلے مرزا قادیانی کے ساتھ ہوئے۔ ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا کی عبرت ناک موت جس مباہلے سے ہوئی، وہ مباہلہ اہل سنت کے علما و مشائخ نے کیا اور اسی کے نتیجے میں مرزا قادیانی اپنے انجام کو پہنچا۔
- ۴۔ پنجاب میں مرزا پر سب سے پہلے فتویٰ کفر لگانے والے مردِ حق مولانا غلام قادر بھیروی سنی عالم دین تھے۔
- ۵۔ مرزائی اور سنی کے درمیان تین سو نکاح کا سب سے پہلا مقدمہ جیتنے والے مردِ مومن مولانا نواب الدین ستکوہی رمداسی، سنی تھے۔
- ۶۔ انگریزی کاشتہ پودے مرزا قادیانی کو انگریزی کچہری میں مقدمہ میں مآخوذ کرنے اور پھر اس کی ذلت کی خاطر اس پر جرمانہ کرانے والے مردِ مجاہد مولانا ابوالفضل محمد کرم الدین دبیر اور مولانا فقیر محمد جہلمی، (مصنف حدائقِ حنفیہ) سنی حنفی تھے۔
- ۷۔ مرزا قادیانی اور اس کے تبعین کو ارتداد کے باعث، بالمشافہ ان سے ذلت آمیز

سلوک کرنے والے علما و مشائخ سنی تھے۔

۸۔ اخبارات و رسائل میں مرزا قادیانی کی زندگی میں مضامین لکھنے والے اور اس کے دعوؤں کی قلعی کھولنے والے مدیر بھی سنی ہی تھے۔

۹۔ مرزا قادیانی کو اس کی زندگی میں علمی دلائل سے عاجز کر دینے والے علما بھی سنی تھے۔

۱۰۔ مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ سامنے آنے کے دن سے قیام پاکستان تک، ستر سے زائد سربراہ اور وہ علما و مشائخ اہل سنت نے اس کی موثر تردید فرمائی۔

۱۱۔ ردِ مرزائیت میں ایک سو سے زیادہ ضخیم کتابیں، عربی، اردو، انگریزی زبانوں میں شائع ہو کر لا جواب رہیں۔ یہ تصانیف علماء اہل سنت کی ہیں۔

۱۲۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں تمام مکاتب فکر کے علما و زعماء نے مولانا ابوالحسنات سید محمد قادری کو مجلس عمل کا متفقہ صدر منتخب کیا، یہ سنی حنفی تھے۔

۱۳۔ ۱۹۵۳ء کی ختم نبوت کی تحریک کے دوران مارشل لا کی طرف سے جن مجاہدین کو سزائے موت سنائی گئی ان میں مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی، سنی تھے۔

۱۴۔ ۱۹۷۳ء میں پاکستان کی قانون ساز قومی اسمبلی نے جس قرارداد کے ذریعے قادیانیوں کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا، اس قرارداد کے پیش کرنے والے قائد ملت اسلامیہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی سنی حنفی ہیں۔

۱۵۔ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۳ء کی ختم نبوت کی تحریکوں میں موثر انداز میں سرگرم عمل رہنے والے اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والوں کی اکثریت سنی علما و عوام کی ہے۔

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں

عقیدہ کی رو رعایت نہ کیجئے! تاریخی حقائق کو سامنے رکھیں اور عقل سلیم سے سوال کریں کہ کیا مجلس احرار، مجلس ختم نبوت، علماء اہل حدیث وغیرہ کی بریلوی علماء کرام کے خلاف مہم سراسر لغو اور بے بنیاد ہے یا نہیں؟ یہ الزام کہ.....

”بریلوی حضرات کی خدمات اس سلسلہ میں صفر کے برابر ہیں۔“

..... کیا تاریخ کا بدترین جھوٹ نہیں ہے؟؟؟

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں

جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ وَ خَاتَمِ

رُسُلِهِ وَ آلِهِ وَ صَحْبِهِ وَ عَلَمَاءِ مِلَّتِهِ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ

☆☆☆☆☆

فہرست عنوانات..... کافر مسجد کا متولی نہیں رہ سکتا

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
123	مسجد کا معنی و مفہوم	1

کافر مسجد کا متولی

نہیں رہ سکتا

فہرست عنوانات..... کافر مسجد کا متولی نہیں رہ سکتا

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
123	مسجد کا معنی و مفہوم	1
123	شرعی حکم	2
123	تعمیر مسجد	3
125	شان نزول	4
128	اقوال مفسرین	5
131	مزید تحقیق	6
135	خلاصہ کلام	7

کافر مسجد کا متولی نہیں رہ سکتا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِهِ وَ

اَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ اِلٰی یَوْمِ الْجَزَاءِ

مسجد کا معنی و مفہوم مسجد کے لغوی معنی ہیں: سجدہ کی جگہ

پہلی امتوں کے لئے لازم تھا کہ وہ معروف متعین جگہوں پر ہی عبادت کریں۔ معروف عبادت گاہوں کے علاوہ کسی اور جگہ عبادت کرنا ان کے لئے جائز نہ تھا۔ سید الانبیاء رحمۃ اللعالمین ﷺ کے تصدق، اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ خصوصیت اور اجازت عطا فرمائی کہ روئے زمین کی ہر پاک اور عبادت کے لائق جگہ پر نماز پڑھ لیں۔

فقہی اصطلاح میں مسجد اس جگہ کو کہتے ہیں جسے کسی مسلمان نے اپنی ملک سے الگ کر کے مسلمانوں کی عبادت کے لئے وقف کر دیا ہو اور عبادت کے لئے اذن عام کر دیا ہو۔

شرعی حکم جو جگہ ایک بار مسجد قرار پا جائے قیامت تک مسجد ہی رہتی ہے۔ اس جگہ مسجد کی عمارت تعمیر کرنا، اس میں محراب، مینار اور منبر وغیرہ بنا کر اسلامی تشخص قائم کرنا سنت متوارثہ اور مسلمانوں کی روایت قدیمہ ہے۔

تعمیر مسجد ”تعمیر مسجد“ ایک جامع کلمہ ہے اس میں درج ذیل امور شامل ہیں۔

- | | |
|------------------------|----------------------|
| ۱۔ مسجد کی عمارت بنانا | ۲۔ اس میں اضافہ کرنا |
| ۳۔ مسجد کو توسیع دینا | ۴۔ مسجد کی مرمت کرنا |

- ۵۔ اس میں چٹائیاں، فرش، دریاں، قالین وغیرہ بچھانا
- ۶۔ دیواروں پر قلعی، رنگ و روغن کرنا، جھاڑو دینا، صفائی کرنا
- ۷۔ اس میں روشنی اور زیب و زینت کرنا
- ۸۔ اس میں نماز پڑھنا، تلاوت قرآن کرنا، ذکر و اذکارِ مسنونہ ادا کرنا
- ۹۔ اس میں درس و تدریس کرنا
- ۱۰۔ عبادت کے لئے وہاں داخل ہونا اور اکثر آتے جاتے رہنا
- ۱۱۔ اذان و تکبیر کہنا
- ۱۲۔ جماعت قائم کرنا
- ۱۳۔ دنیوی باتیں نہ کرنا، خرید و فروخت سے منع کرنا
- ۱۴۔ ہر اس چیز سے مسجد کو بچانا جو مسجد کی عظمت کے منافی ہو..... وغیرہ (۱)

”تعمیر مسجد“ کے اس جامع مفہوم میں تمام امور کی ادائیگی کا حق صرف اہل اسلام کے لئے ہے۔ کافر، مشرک اور مرتد کو ان میں سے کسی امر کی ادائیگی کا حق نہیں۔ اگر کافر مشرک یا مرتد مسجد کی تعمیر کرنا چاہے تو اسے منع کر دیا جائے، بلکہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ تعمیر مساجد میں ان سے چندہ وغیرہ بھی وصول نہ کریں۔

☆ رب کریم ارشاد فرماتا ہے:

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسْجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِم بِالْكَفْرِ
 أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿١٠٧﴾ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ
 مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ

(۱) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر خازن تفسیر کبیر روح البیان تفسیر مظہری وغیرہ

سَيُّ أَوْلِيكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿٢﴾

جمہ: مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر، ان کا سب کیا دھرا کارت ہے، اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔ (کنز الایمان)

ان نزول ان آیات کریمہ کے شان نزول میں مفسرین نے بیان کیا کہ قریش کے رؤساک کی جماعت، جو بدر میں گرفتار ہوئی، ان میں حضور اکرم ﷺ کے چچا حضرت عباس بھی تھے۔ اس وقت یہ اسلام نہیں لائے تھے (ان کو صحابہ کرام نے شرک پر عار دلائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو خاص حضرت عباس کو سید عالم ﷺ کے مقابل آنے پر بہت سخت سست کہا۔ حضرت عباس کہنے لگے کہ تم ہماری برائیاں تو بیان کرتے ہو اور ہماری خوبیاں چھپاتے ہو!..... ان سے کہا گیا کہ آپ کی کچھ خوبیاں بھی ہیں؟..... انہوں نے کہا ہاں! ہم تم سے نسل ہیں۔ ہم مسجد حرام کو آباد کرتے ہیں، کعبہ کی خدمت کرتے ہیں، حاجیوں کو سیراب کرتے ہیں، اسیروں کو رہا کراتے ہیں..... اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسجدوں کو آباد کرنا کافروں کو نہیں پہنچتا، کیونکہ مسجد آباد کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے۔ تو جو خدا کا منکر ہے، اس کے ساتھ کفر کرے، وہ کیا مسجد آباد کرے گا؟ (۳)

(۲) التوبہ آیت ۱۷-۱۸

(۳) صحیح مسلم... ابوداؤد... صحیح ابن حبان... تفسیر ابن ابی حاتم... تفسیر ابن کثیر... خازن... روح البیان.....

ظہری... روح المعانی... کبیر... اسباب نزول... خزائن العرفان... وغیرہ

☆ حضرت ملا جیون استاذ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر رحمہما اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

رُوي فِي نُزُولِهَا أَنَّ عَبَّاسًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمَّا سَبَى حِينَ كَانَ مُشْرِكًا
عَرَضَ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ الْإِسْلَامَ عَلَيْهِ وَ لَأَمْرَهُ عَلَى الشِّرْكِ
فَقَالَ أَنْتُمْ غَيْرُ مَفْضَلِينَ مِنَّا وَإِنَّا نَسَاوِيكُمْ نَسْتَعْلِفُ بِتَعْمِيرِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ
نُعْظِمُهُ وَ نُسْقِي الْحَاجَّ وَ نَعْتِقُ رِقَابًا فَنَزَلَتْ. (۴)

ان آیات کے شان نزول میں بیان کیا گیا ہے کہ حالت کفر و شرک میں جب حضرت
عباس قیدی ہوئے۔ صحابہ کرام نے ان پر اسلام پیش کیا، اور مشرک ہونے کی وجہ سے ان پر
ملامت کی، تو حضرت عباس نے کہا کہ تم ہم سے افضل نہیں ہو بلکہ ہم تمہارے مساوی ہیں۔ ہم
مسجد حرام کی تعمیر میں مشغول رہتے ہیں، اس کی تعظیم کرتے ہیں، حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں
اسیروں کی رہائی کراتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆ آیت مذکورہ کے شان نزول میں تفسیر حقانی میں مزید وضاحت ہے۔ مناسب معلوم
ہوتا ہے کہ اس کا ایک اقتباس یہاں پیش کر دیا جائے:

”مکہ کے بت پرست قدیم سے خانہ کعبہ کی تعمیر کرتے تھے اور ایام حج میں
لوگوں کو پانی بھی پلایا کرتے تھے۔ اسلام کے مقابلہ میں وہ اپنی نیکیوں پر فخر
کرتے تھے کہ ہم مجاور بیت اللہ اور اس کے خادم ہیں۔ ہم سے بڑھ کر خدا کے
نزدیک کس کا مرتبہ ہے؟ پھر اس پر بھی محمد (ﷺ) ہم سے لڑنے اور عہد تمام
کردینے کا حکم دیتا ہے؟ چنانچہ یہود نے بھی اس بارے میں ان کی تصدیق

کر کے یہی کہا تھا کہ تم عند اللہ بڑے درجے رکھتے ہو۔ اس کے جواب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں..... وہ مسلمانوں کی ہجرت، جہاد فی سبیل اللہ اور اعانت رسول کریم پر اپنے ان اعمال، تعمیر مسجد الحرام اور پانی پلانے کو فوقیت دیتے تھے۔ چنانچہ حضرت عباس نے (حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جواب میں) یہی کہا تھا۔ (اللہ تعالیٰ ان کے اس خیال کی تردید کرتے ہوئے) فرماتا ہے: مشرکین کا کام مساجد الہی کی تعمیر کرنا نہیں۔ کیوں؟ کہ وہ کفر کے مقرر اور شرک کے مرتکب ہیں اور مساجد کی آبادی تعمیر عمارت، اس کی رونق اور وہاں رہ کر عبادت کرنا خلوص اور توحید پر مبنی ہے۔ سو وہ ان میں کہاں؟ (۵)

تفسیر حقانی کا یہ اقتباس تبصرہ کا محتاج نہیں، یہ واضح الفاظ میں شہادت دے رہا ہے کہ مسجد کی آبادی کسی کافر کا استحقاق نہیں۔ کافر اگرچہ مسجد کو کتنا عرصہ اپنے زیر تصرف رکھے، بزعیم خویش اس کا انتظام و انصرام کرے، لیکن اس کا کفر اسے اس استحقاق سے محروم رکھتا ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس بقعہ مقدسہ کو، جسے کافر مسجد سمجھ کر آباد رکھے ہوئے ہے، اس کے تصرف سے آزاد کرائیں اور اس کی آبادی میں خود کوشش کریں۔

☆ آیت مبارکہ کی یہی تفسیر (باختلاف الفاظ) علامہ جلال الدین محلی شافعی..... قاضی ناصر الدین بیضاوی شافعی..... علامہ بدر الدین عینی شارح بخاری..... وغیرہ علمائے فرمائی ہے۔ (۶)

(۵) تفسیر فتح المنان المعروف تفسیر حقانی جلد ۳ ص ۳۰۰ طبع دہلی

(۶) عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۳ ص ۲۰۷

اقوال مسرین

☆ حضرت ملا جیون علیہ الرحمہ ان آیات کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں:

وَالْمَعْنَى مَا صَحَّ لِلْمُشْرِكِينَ وَ مَا اسْتَقَامَ لَهُمْ تَعْمِيرُ الْمَسَاجِدِ حَالِ كَوْنِهِمْ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكَفْرِ يَعْنِي لَا يَسْتَقِيمُ لَهُمُ الْجَمْعُ بَيْنَ الْمُتَنَافِيَيْنِ عِمَارَةِ بَيْتِ اللَّهِ وَعِبَادَةِ غَيْرِهِ إِنَّمَا يَعْمُرُ الْمَسَاجِدَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَ آتَى الزَّكَاةَ وَ لَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ الْمُؤْمِنُونَ الْجَامِعُونَ لِلْكَمَالَاتِ الْعِلْمِيَّةِ وَ الْعَمَلِيَّةِ فَالْمَقْصُودُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى مَنَعَ الْمُشْرِكِينَ عَنِ تَعْمِيرِ الْمَسَاجِدِ حَالِ كَوْنِهِمْ عَلَى الشِّرْكِ وَ أَجَازَ ذَلِكَ التَّعْمِيرَ لِمَنْ كَانَ جَامِعًا لِلصِّفَاتِ الْمَذْكُورَةِ خَاصَّةً. (۷)

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ مشرکین (اور دیگر کفار و مرتدین) کے لئے جائز نہیں اور نہ انہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ مسجدوں کو آباد کریں دراصل حالیکہ وہ اپنے کفر و شرک پر خود عملی اور قولی گواہیاں دے رہے ہیں۔ بت پرستی بھی کریں اور خدمتِ کعبہ بھی؟ حضور اکرم ﷺ کا انکار بھی کریں اور حاجیوں کی خدمت بھی؟ یہ تو اجتماعِ ضدین ہے جو محال ہے۔ مسجدوں کی آبادی کا حق صرف انہیں ہے جو اللہ تعالیٰ پر (نبی کے ذریعے) ایمان لائیں۔ قیامت کو (نبی کے ذریعے) مانیں، یعنی اسلام کے تمام ارکان پر ایمان لائیں۔ عملی طور پر نماز ادا کریں اور زکوٰۃ دیں۔ دین میں خدا کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ ایسے کمالاتِ علمیہ اور عملیہ کے جامع مومن ہی مسجدوں کو آباد کرنے کے مستحق ہیں۔ ان آیات سے مقصود یہ ہے کہ.....

۱۔ کافروں کو (حالتِ کفر میں) مساجد کی تعمیر سے روک دیا جائے۔

۲۔ صفاتِ مذکورہ کے حامل مومنوں کے لئے تعمیرِ مساجد جائز ہے۔

☆ خلاصہ کلام کے طور پر حضرت ملا جیون مایا راہ فرماتے ہیں:

فَعَلِمَ مِنْهُ أَنَّ الْبِنَاءَ الْجَدِيدَ مَمْنُوعٌ لَهُمْ بِالطَّرِيقِ الْأُولَى فَإِنْ أَرَادَ كَافِرٌ أَنْ يَبْنِيَ مَسَاجِدَ أَوْ يَعْمُرَهَا يُمْنَعُ مِنْهُ وَهُوَ الْمَفْهُومُ مِنَ النَّصِّ وَإِنْ لَمْ يَدُلَّ عَلَيْهِ رِوَايَةٌ. (۸)

۱۔ کافروں کو نئی تعمیر کرنے سے روک دیا جائے۔

۲۔ اگر کافر مسجد بنانا چاہے یا اس کی آبادی کا ارادہ کرے تو اسے منع کر دیا جائے۔

☆ تفسیر خازن میں ہے:

فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَى مَا يَنْبَغِي لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ أَوْ جَبَّ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَنَعَهُمْ مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّ الْمَسَاجِدَ إِنَّمَا تُعْمَرُ لِعِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَحْدَهُ فَمَنْ كَانَ كَافِرًا بِاللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَعْمُرَ مَسَاجِدَ اللَّهِ..... (۹)

مشرکین کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مسجدوں کی تعمیر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر واجب کیا ہے کہ وہ کافروں کو مسجد کی تعمیر سے روک دیں۔ اس لئے کہ مسجد تو اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے۔ پس جو شخص اللہ پر ایمان نہیں رکھتا اسے مسجد کی تعمیر کا حق نہیں۔

☆ امام فخر الدین رازی مذکورہ بالا آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِلْكَافِرِ أَنْ يُقَدِّمَ عَلَى مَرْمَةِ الْمَسَاجِدِ وَإِنَّمَا لَمْ يَجْزَلَهُ ذَلِكَ لِأَنَّ الْمَسْجِدَ مَوْضِعَ الْعِبَادَةِ فَيَجِبُ أَنْ يَكُونَ مُعْظَمًا وَ الْكَافِرُ يُهِنُهُ وَلَا يُعْظِمُهُ أَيْضًا وَالْكَافِرُ نَجَسٌ فِي الْحُكْمِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ وَتَطْهِيرُ

الْمَسَاجِدِ وَاجِبٌ لِّقَوْلِهِ تَعَالَى أَنْ طَهَّرَ بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَ أَيْضًا الْكَافِرُ لَا يَحْتَرِزُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فَدُخُولُهُ فِي الْمَسْجِدِ تَلَوِيثٌ لِلْمَسْجِدِ وَ ذَلِكَ قَدْ يُؤَدِّي إِلَى فَسَادِ عِبَادَةِ الْمُسْلِمِينَ وَ أَيْضًا إِقْدَامُهُ عَلَى مُرْمَةِ الْمَسْجِدِ يَجْرِي مَجْرَى الْإِنْعَامِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَصِيرَ الْكَافِرُ صَاحِبَ الْمِنَّةِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ. (۱۰)

کافر کے لئے مسجد کی تعمیر و مرمت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ.....

(i) مسجد عبادت کی جگہ ہے، جس کی تعظیم کرنا واجب ہے اور کافر مسجد کی توہین کرتا ہے، تعظیم نہیں۔

(ii) نیز کافر حکماً نجس ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مشرکین نجس ہیں۔ اور مساجد کی پاکیزگی واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لئے پاک کرو

(iii) اور اس وجہ سے بھی کہ کافر نجاست سے نہیں بچتا۔ لہذا مسجد میں اس کے داخل ہونے سے مسجد ناپاک ہوگی اور اس سے مسلمانوں کی عبادت میں حرج ہوگا

(iv) نیز کفار کی تعمیر مساجد سے مسلمانوں پر ان کا احسان ہوگا اور کفار سے مسلمانوں پر احسان کرانا جائز نہیں۔

☆ بیہقی زمانہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَنَعُهُمْ مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّ مَسَاجِدَ اللَّهِ إِنَّمَا يُعْمَرُ لِعِبَادَةِ اللَّهِ وَحْدَهُ فَمَنْ كَانَ كَافِرًا بِاللَّهِ فَلَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يُعْمَرَ مَسَاجِدَ اللَّهِ. (۱۱)

مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ کفار کو تعمیر مساجد سے منع کریں، کیونکہ مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا منکر ہو اس کو مساجد بنانے کا کوئی حق نہیں۔

(۱۰) تفسیر کبیر: جلد ۱۶، ص ۷، طبع ایران

(۱۱) تفسیر مظہری: جلد ۳، ص ۳۶، طبع کوئٹہ

☆ امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ الباری نے آیت مذکورہ سے مسائل کے استنباط کے ضمن میں فرمایا:

قَالَ الْوَاحِدِيُّ: دَلَّتْ عَلَى أَنَّ الْكُفَّارَ مَمْنُوعُونَ مِنْ عِمَارَةِ مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِينَ وَ لَوْ أَوْضَى بِهَا لَمْ تُقْبَلْ وَصِيَّتُهُ وَ يُمْتَنَعُ عَنْ دُخُولِ الْمَسَاجِدِ وَإِنْ دَخَلَ بِغَيْرِ إِذْنِ مُسْلِمٍ اسْتَحَقَّ التَّعْزِيرَ. (۱۲)

آیت مذکورہ بالا اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کافر کو مسجد کی تعمیر و آبادی سے روکا جائے اور اگر کوئی کافر مسجد تعمیر کرنے کی وصیت کرے، تو اس کی وصیت قبول نہیں کی جائے گی..... اور کافر کو مسجد میں داخل ہونے سے روکا جائے..... اگر کوئی کافر مسلمان کی اجازت کے بغیر مسجد میں داخل ہوا، تو اسے سزا دی جائے۔

☆ مولوی اشرف علی تھانوی نے سورہ توہہ کی ان آیات کا ترجمہ یوں کیا ہے:

”مشرکین کی یہ لیاقت ہی نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں، جس حالت میں کہ وہ خود اپنے اوپر کفر کا اقرار کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کے سب اعمال اکارت ہیں اور دوزخ میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔ ہاں اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان لوگوں کا کام ہے، جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاویں اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور بجز اللہ کے کسی سے نہ ڈریں۔ سوائے لوگوں کی نسبت توقع ہے کہ وہ اپنے مقصود تک پہنچ جاویں گے۔“ (۱۳)

مزید تحقیق آیت مبارکہ مذکورہ بالا..... إِنَّمَا يَغْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ.....

..... الخ..... اگر جملہ خبریہ ہو تو اس کی حکایت کو اللہ کریم نے بیان فرما کر ثابت رکھا ہے اس کی تردید یا تنسیخ نہیں فرمائی..... اور اگر بطور امر اسلامی قانون ہو تو بھی حکم ظاہر

ہے..... حکومت اسلامیہ اور خود مسلمانوں پر اس پر عمل کرنا لازم ہے۔

☆ احکام سابقہ کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے:

وَمَا لَهُمْ آلَا يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ
إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ☆ (۱۴)

اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں اور وہ اس کے اہل نہیں۔ اس کے اولیا تو پرہیزگار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں۔

☆ مفسر کبیر علامہ جلال الدین محلی شافعی (جو اپنی تفسیر میں سب سے قوی روایت لکھتے ہیں) اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرماتے ہیں:

(وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ) مُسْتَحِقِّينَ وَوَلَايَةَ أَمْرِهِ مَعَ شُرِكِهِمْ وَهُوَ رَدُّ لِمَا كَانُوا
يَقُولُونَ نَحْنُ وَوَلَاةُ الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ فَنُصِّدُ مَنْ نَشَاءُ وَنُدْخِلُ مَنْ نَشَاءُ (إِنْ
أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ) مِنَ الشِّرْكَ لَا يَعْبُدُونَ فِيهِ وَقِيلَ الضَّمِيرُ إِنَّ اللَّهَ (وَ
لَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ) أَنْ لَا وَوَلَايَةَ لَهُمْ عَلَيْهِ. (۱۵)

کفار مکہ حرم کے متولی بننے کے مستحق نہیں، کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ اس آیت میں ان لوگوں کا رد ہے جو یہ کہتے تھے کہ ہم بیت اللہ اور حرم کے متولی ہیں۔ جسے چاہیں بیت اللہ میں داخل ہونے سے روک دیں اور جسے چاہیں داخل ہونے کی اجازت دیں (حدیبیہ کے سال حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو بیت اللہ سے روک کر انہوں نے ایسا کیا تھا)۔ حرم کے متولی تو وہ ہیں جو کفر و شرک سے بچتے ہیں، اس میں غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ اکثر لوگ

یہ نہیں جانتے کہ حرم پر ان کی کوئی ولایت نہیں نہ انہیں اس میں تصرف کا حق ہے..... بعض مفسرین نے اولیاؤہ میں دونوں جگہ ضمیر غائب کا مرجع اللہ تعالیٰ کی ذات کو قرار دیا ہے۔

☆ مولانا عبدالحق حقانی نے ان آیات کا ترجمہ یوں کیا:

”اور یہ اس کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی تو پرہیزگار ہی ہیں“۔ (۱۶)

سورۃ انفال کی اس آیت وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَ ؕ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ میں

اولیاؤہ سے مراد متولی اور متصرف ہے۔

☆ تفسیر مدارک میں ہے:

(وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَ ؕ) وَمَا اسْتَحَقُّوْا مَعَ إِشْرَآكِهِمْ وَ عَدَاوَتِهِمْ لِلدِّينِ أَنْ يَكُونُوا

وَلَاةَ أَمْرِ الْحَرَمِ (إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ) مِنَ الْمُسْلِمِينَ. (۱۷)

دین کی عداوت اور شرک پر قائم رہتے ہوئے کفار مکہ حرم کے متولی و متصرف رہنے

کے اہل نہیں۔ اس کے متولی تو مسلمانوں میں سے پرہیزگار لوگ ہیں۔

☆ بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے بھی اسی آیت کی تفسیر اس طرح کی ہے۔

(وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَ ؕ) اور وہ مسجد حرام کے متولی ہونے کے قابل نہیں..... (إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ

إِلَّا الْمُتَّقُونَ) نہیں ہیں حق دار کعبہ کے مگر متقی۔ یعنی وہی لوگ کعبہ کے حقدار ہیں جو شرک

سے پرہیز رکھنے والے ہیں۔ (۱۸)

☆ جناب مودودی صاحب نے اس آیت میں ولی کا ترجمہ متولی کیا ہے۔ مزید لکھا۔

”..... محض میراث میں مجاورت اور تولیت پالینے سے کوئی شخص یا گروہ کسی عبادت گاہ

(۱۷) مدارک علی حاشیہ خازن جلد ۲ ص ۱۹۳

(۱۶) تفسیر حقانی جلد ۳ ص ۱۸۳

(۱۸) اردو ترجمہ مظہری جلد ۵ ص ۹۳، ۹۴، طبع دہلی

کا جائز مجاور و متولی نہیں ہو سکتا۔ جائز مجاور و متولی تو صرف خدا ترس اور پرہیز لوگ ہی ہو سکتے ہیں۔“ (۱۹)

جناب مودودی صاحب کی اس عبارت نے واضح بتا دیا کہ.....

- ۱۔ کافر و مشرک کسی عبادت گاہ کا جائز متولی اور مجاور نہیں ہو سکتا۔
- ۲۔ اگر کوئی عبادت گاہ، مسجد وغیرہ میراث میں کسی کافر کے حصے میں آئے تو بھی کافر اس کا جائز متولی اور مجاور نہیں بن سکتا۔ جیسا کہ بیت اللہ پر اگرچہ مشرکین کا دعویٰ یہی تھا کہ ہم بطور میراث اس کے متولی، متصرف اور مجاور ہیں۔ قرآن مجید نے ان کے دعویٰ کو باطل کر دیا اور فرمایا وراثت یا ملکیت کے طور پر بھی تم بیت اللہ، مسجد یا کسی عبادت گاہ کے جائز متولی اور مجاور نہیں رہ سکتے۔

☆ صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی اس آیت کے تفسیری حواشی میں لکھتے ہیں:

”اور کعبہ کے امور میں تصرف و انتظام کا (یہ مشرک لوگ) کوئی اختیار نہیں رکھتے کیونکہ وہ مشرک ہیں۔“ (۲۰)

☆ علامہ ابوبکر صاص حنفی (متوفی ۷۰۰ھ) نے مساجد پر کافروں کی تولیت اور تصرفات پر فیصلہ کن ارشاد فرمایا۔ لکھتے ہیں:

فَأَقْضَتِ الْآيَةُ مَنَعَ الْكُفَّارِ مِنْ دُخُولِ الْمَسَاجِدِ وَمِنْ بَنَائِهَا وَتَوَلَّيْ
مَصَالِحِهَا وَ الْقِيَامِ بِهَا لِانْتِظَامِ اللَّفْظِ الْأَمْرِيِّ. (۲۱)

اس آیت (مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْزُرُوا مَسْجِدَ اللَّهِ) کا مقتضی یہ ہے کہ کفار کو مسجد میں داخل ہونے، انہیں تعمیر کرنے.....، مسجد کی دیکھ بھال اور اس کا نگران بننے

(۲۰) خزائن العرفان حاشیہ کنز الایمان

(۱۹) تفہیم القرآن: جلد ۲، ص ۱۳۳

(۲۱) خزائن العرفان حاشیہ کنز الایمان

سے روک دیا جائے، کیونکہ لفظ تعمیر ان دونوں باتوں کو شامل ہے۔

☆ علامہ ابوبکر مرغینانی صاحب ہدایہ (م: ۵۹۳ھ).....☆ علامہ ملا نظام الدین (م: ۱۱۵ھ) جامع فتاویٰ عالمگیری.....☆ اور علامہ ابن عابدین شامی (م: ۱۲۵۲ھ) وغیرہ فقہاء کرام نے بھی تصریح فرمائی ہے کہ کافر کو مسجد کی تولیت کا کوئی حق نہیں۔ کفران کے استحقاق تولیت کو باطل کر دیتا ہے۔

خلاصہ کلام خلاصہ کلام یہ ہے کہ قرآن مجید کی صریح نصوص، احادیث طیبہ، مفسرین کے تفسیری فوائد اور اجلہ فقہاء کی تصریحات ان امور پر متفق ہیں کہ

- ۱۔ مسجد کی آبادی کا حق صرف مسلمان کو ہے۔
 - ۲۔ کافر بوجہ کفر مسجد کا منتظم، متولی اور متصرف نہیں رہ سکتا۔
 - ۳۔ کافر کو مسجد میں بلا وجہ آنے سے روک دیا جائے۔
 - ۴۔ اگر کوئی کفران احکام کی خلاف ورزی کرے تو اسے تعزیراً سزا دی جائے۔
 - ۵۔ حکومت اسلامیہ اور مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان احکام پر عمل کریں۔
- وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَبَارَکَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ.

فقیر قادری محمد جلال الدین عفی عنہ

۱۸۔ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ

اقبال اور قادیانیت

☆..... ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویے کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے، اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔

علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار..... اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی)..... مسلمانوں کے قیام (نماز) سے قطع تعلق..... نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ..... اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے..... یہ تمام امور قادیانیوں کی علاحدگی پر دال ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں جتنے سکھ ہندوؤں سے۔ کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ہندوؤں میں پوجا نہیں کرتے۔

☆..... اس امر کو سمجھنے کے لئے کسی خاص ذہانت یا غور و فکر کی ضرورت نہیں ہے کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علاحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں، تو پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟“ (۱)

☆..... ”میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی، اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں“ (۲)

پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر

(۱) حرف اقبال مرتبہ الطیف احمد شروانی

(۲) مکتوب علامہ اقبال، بنام پنڈت جواہر لال نہرو، محررہ ۲۱۔ جون ۱۹۳۶ء

فہرست عنوانات ظہورِ امام مہدی ﷺ

نمبر شمار

عنوان

صفحہ نمبر

ظہورِ امام مہدی رضی اللہ عنہ

از اقادات

حضرت محدثِ اعظم، مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ

مرتب و مؤلف

مفسرِ قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

محقق

محمد مسعود احمد غازی

فہرست عنوانات... ظہورِ امام مہدی ﷺ

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
139	اسم مبارک	1
140	نسب	2
141	نجیب الطرفین سید	3
142	حلیہ مبارک	4
144	بیعتِ خلافت	5
146	کیفیتِ بیعت (حواشی)	6
148	عرصہ حکومت	7
149	زمانہ حکومت کی برکات	8
150	معاشی خوشحالی (حواشی)	9
152	جو دوستا	10
153	دولت و ثروت	11
154	آخری امیر (حواشی)	12
155	نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام	13
156	قتل دجال	14
156	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امامت (حواشی)	15

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
157	(حواشی)	16 نمازِ فجر
157	(حواشی)	17 خلیفہ خداوندی
157	(حواشی)	18 واجب الاطاعت
157	(حواشی)	19 تکذیب کا انجام
158	(حواشی)	20 بعض دیگر علامات
159		21 حروفِ آخریں

از افادات..... حضرت محدث اعظم، مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز

ظہورِ امام مہدی ﷺ

م مبارک حضرت امام مہدی ﷺ کے اسم مبارک کا ذکر بکثرت احادیث طیبہ میں موجود ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ عَرَبٌ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمَهُ اسْمِي..... وَفِي رَوَايَةٍ..... يُوَاطِئُ اسْمَهُ اسْمِي وَإِسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا. (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا دنیا ختم نہ ہوگی ماں تک کہ ایک شخص عرب (و عجم) کا مالک بنے گا، جو میرے گھر والوں سے ہوگا۔ جس کا نام

رواہ ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۳۹، والترغی، ج ۲، ص ۵۶، رقم الحدیث ۲۲۳۰

ستدرک، امام حاکم، رقم الحدیث ۸۳۶۳..... مسند بزار، رقم الحدیث ۱۸۰۳..... معجم صغیر، امام طبرانی، رقم الحدیث ۱۱۸۱

ت: امام مہدی ﷺ کے اسم مبارک کے بارے میں حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے متعدد احادیث منقول ہیں، ان میں سے بعض کے الفاظ یہ ہیں۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَمْ يَنْقُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا لَيْلَةٌ لَطَوَّلَ اللَّهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ لِي يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمَهُ اسْمِي وَإِسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي. الخ

معجم کبیر، طبرانی رقم الحدیث ۱۰۲۳، ۱۰۲۱۶، ۱۰۳۱۶، ۱۳۵..... الحاوی للفتاویٰ از امام سیوطی، جلد ۲، ص ۶۳

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر دنیا ختم ہونے میں صرف ایک رات باقی رہ جائے، تو اللہ تعالیٰ اس رات کو دراز فرمادے گا، ماں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (امام مہدی) حکمران بنے گا، جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اس کے والد کا نام والد کے نام کے موافق ہوگا۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اسْمُ الْمُهْدِيِّ مُحَمَّدٌ..... الْحَاوِي لِلْفَتَاوِي، امام سيوطي، جلد ۲، ص ۷۳

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا امام مہدی کا نام محمد ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمَهُ اسْمِي.

ترغی، کتاب الفتن، رقم الحدیث ۲۲۳۱..... مسند امام احمد بن حنبل، رقم الحدیث ۳۵۷۱

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری اہل بیت میں سے ایک شخص حکمران ہوگا، جو میرا ہم نام ہوگا۔

میرے نام کے موافق ہوگا..... ایک روایت یوں ہے کہ اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا۔ (اس کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا) وہ زمین کو انصاف و عدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم اور زیادتیوں سے بھری تھی۔

فائدہ اس حدیث نے واضح کر دیا کہ حضرت امام مہدی ابھی پیدا ہوں گے۔ خانوادہ سادات سے ہوں گے۔ ان کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا..... بھلا مرزا غلام احمد قادیانی بن مرزا غلام مرتضیٰ کس طرح مہدی ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ اس حدیث میں ان لوگوں کا بھی رد ہے جو کہ ہیں حضرت امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور ان کا نام محمد بن حسن عسکری ہے۔ یہ دونوں فرہ گمراہ ہیں اور حدیث مبارک کے منکر ہیں۔

نِسْب حضرت امام مہدی ﷺ کے نسب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِزَّتِي مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا (۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ مہدی میری نسل سے، اولادِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوں گے۔

(۲) ابوداؤد، رقم الحدیث ۴۲۸۳..... ترمذی، رقم الحدیث ۲۲۳۱..... مسند امام احمد بن حنبل، رقم الحدیث ۳۵۷۱
نوٹ:- ام المؤمنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث مبارکہ کا یہی مفہوم مختلف الفاظ سے مروی ہوا۔ مثلاً
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ هُوَ حَقٌّ وَهُوَ مِنْ بَنِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا..... متدرک للحاکم، رقم الحدیث ۸۶۷۱
رسول اکرم ﷺ نے امام مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، مہدی (کا ظہور) حق ہے اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْمَهْدِيَّ وَهُوَ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ..... سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۳۰۸۷
حضور ﷺ نے امام مہدی کا ذکر فرمایا، وہ حضرت فاطمہ کی اولاد میں ہوں گے۔
نوٹ:- اسی مضمون کی ایک حدیث مبارکہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ بیت اطہار میں سے ہوں گے۔

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَهْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يَصْلُحُهُ تَعَالَى فِي لَيْلَةٍ..... سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۳۰۸۵..... مسند امام احمد بن حنبل، رقم الحدیث ۶۳۵
حضور ﷺ نے فرمایا امام مہدی میرے اہل بیت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایک ہی رات میں ولایت کے مطلوبہ مقام تک پہنچا دے گا۔

اور اس حدیث میں عسرت سے مراد اولاد ہے۔ پھر مزید وضاحت فرمائی کہ میری اولاد
 ہے مراد، میری لختِ جگر خاتونِ جنت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد ہے۔ یعنی
 امام مہدی سید ہوں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی بزعیم خود مغل مرزا ہے۔ وہ مہدی ہونے کا
 کسی کس طرح کر سکتا ہے؟ یقیناً اس کا مہدی ہونے کا دعویٰ باطل ہے۔

باب الظرفین سید امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم، امام مہدی کی
 بات اور اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

عَلِيٌّ وَنَظْرَالِي اِنَّهُ الْحَسَنُ يَقُولُ اِنَّ اَبِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ وَ سَيَخْرُجُ
 ضَلْبُهُ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ ﷺ يَشْبَهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يَشْبَهُهُ فِي الْخَلْقِ (۳)

حضرت علیؑ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؑ کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا:
 "ایہ بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے سید فرمایا ہے۔ اس کی پشت سے ایک شخص

(ابوداؤد، من ابی الخلق، ج ۲، ص ۲۳۱)

نہیں آکر مہدیؑ نے خود یہ وضاحت ارشاد فرمادی ہے کہ امام مہدی حسنیؑ سنی سید ہوں گے۔

عَلِيٌّ الْهَالِكِيُّ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ : يَا فَاطِمَةُ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ اِنَّ مِنْهُمَا يَغْنِي مِنْ
 حَسَنِ وَالْحَسَنِ مَهْدِيٌّ هَذِهِ الْاُمَّةُ اِذَا صَارَتِ الدُّنْيَا هَرَجًا وَ مَرَجًا وَ تَطَاهَرَتِ الْفِتْنُ وَ تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ
 عَارَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَلَا كَبِيْرَ يَرْحَمُ صَغِيْرًا وَلَا صَغِيْرَ يُوقِرُ كَبِيْرًا بَعَثَ اللَّهُ عِنْدَ ذٰلِكَ مِنْهُمَا مَنْ
 يَخُضُّونَ الضَّلٰلَةَ وَ قُلُوْبًا غَلْفًا يَقُوْمُ الدِّيْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمٰنِ كَمَا قَعْتُ فِيْ اَوَّلِ الزَّمٰنِ وَ يَغْلٰ اَلْاَرْضَ
 لَا كَمَا مَلَتْ حُوْرًا مَعْجَمٌ كَبِيْرٌ طَبْرَانِي، رَقْمُ الْحَدِيْثِ ۲۶۷۵ مَعْجَمٌ اَوْسَطُ طَبْرَانِي، رَقْمُ الْحَدِيْثِ ۶۵۳۰

مجمع الزوائد، جلد ۹، ص ۱۶۵۔ الحاوی للفتاویٰ للسیوطی، جلد ۲، ص ۶۶، ۶۷

حضرت علیؑ بلالی سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا۔ اے
 امیر القاسم بخدا ان دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) کی اولاد میں اس امت کے مہدی پیدا ہوں گے۔ جب دنیا میں فساد
 مہم ہو جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، کوئی بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا، اور نہ ہی کوئی چھوٹا بڑے کی عزت کرے گا، تو اس
 سے اللہ تعالیٰ ان دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) کی اولاد میں سے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا، جو گمراہی کے قلعے فتح کرے
 اور بندو لوں کو کھول دے گا۔ آخری زمانہ میں دین ایسے قائم کرے گا جیسے میں نے پہلے زمانے میں قائم کیا۔ وہ زمین کو عدل
 سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھری ہوئی تھی۔

پیدا ہوگا جو تمہارے نبی کے ہم نام ہوگا۔ عادات میں ان کے مشابہ ہوگا اور شکل میں ان کے (پورا) مشابہ نہیں ہوگا۔

فائدہ اس حدیث نے بیان فرمایا کہ امام مہدی والد کی جانب سے حسنی سید، اور والدہ کی طرف سے حسینی سید ہوں گے۔ اربابِ نظر نے فرمایا ہے کہ حضور سیدنا غوث اعظم ﷺ کی اولاد سے ہوں گے..... اس حدیث میں جہاں دعویٰ روافض (۴) کی تردید ہے، وہیں قادیانیوں کا بھی ردِ بلیغ ہے، کیونکہ حضرت امام مہدی تو نجیب الطرفین سید ہوں گے، جبکہ مرزا قادیانی سید بھی نہیں..... لہذا مرزا قادیانی اپنے دعوے میں مفتری اور کذاب ہے۔ اسے حضور اکرم ﷺ کی اولاد تو کیا آپ کے دین سے بھی کوئی دور کا واسطہ نہیں۔

حلیہ مبارک ایک حدیث شریف میں امام مہدی کا حلیہ یوں بیان ہوا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجَلِي الْجِبْهَةَ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ. (۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہدی مجھ سے ہوں گے (میری اولاد سے ہوں گے)، چوڑی پیشانی والے، اونچی

(۴) روافض کا دعویٰ یہ ہے کہ امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں، البتہ اس وقت غائب ہیں، قریب قیامت ظاہر ہوں گے جبکہ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے۔ مذکورہ بالا احادیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ ابھی پیدا نہیں ہوئے، آخری زمانے میں پیدا ہوں گے۔

(۵) ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۳۰، رقم الحدیث ۳۲۸۵..... مستدرک امام حاکم، رقم الحدیث ۸۶۷۰..... مسند امام احمد، رقم الحدیث ۸۶۷۳

نوٹ:- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث مبارکہ ان الفاظ سے بھی مروی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجَلِي الْجِبْهَةَ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَيَعِيشُ هَكَذَا وَبَسْطَ يَسَارَهُ وَاصْبَعَيْنِ يَمِينِهِ الْمُسْبَحَةَ وَالْإِبْهَامَ وَعَقْدَ ثَلَاثَةَ..... مستدرک امام حاکم، رقم الحدیث ۸۶۷۰

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، مہدی میری اہل بیت سے ہوں گے، ان کی ناک بلند اور پیشانی روشن ہوگی۔ زمین عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔ سات سال (مسند خلافت پر) زندہ رہیں گے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے..... (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

ناک والے، زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ جور و ظلم سے بھری ہوئی ہوگی۔ سات برس تک سلطنت کریں گے۔

فائدہ حدیث شریف نے واضح فرمایا کہ امام مہدی حضور اکرم ﷺ کے ہم شبیہ ہوں۔ حضور ﷺ کی پیشانی کشادہ اور بینی مبارک اونچی تھی۔ یہ دونوں کمالات حسن سے ہیں، حضرت امام مہدی ﷺ کو یہ حسن عطا ہوگا۔ سبحان اللہ! کیسا حسین عکس مصطفیٰ ﷺ ہوگا..... جبکہ قادیانی کاذب کو یہ صفات ہرگز نہ ملیں۔ شکل و صورت میں بھدا بد صورت، اور پھر ساری زندگی غاصب انگریز کی غلامی میں اس کے بوٹوں کے تلوے چاٹتا رہا۔ سلطنت کا اس نے خواب تک نہ دیکھا تھا۔ بھلا وہ کس منہ سے مہدی ہونے کا دعویٰ کر سکتا تھا؟ اور جو دعویٰ اس نے کیا قطعاً یقیناً کذب و فریب پر مبنی تھا۔

(بقیہ حاشیہ ۵)۔ اور روم کے درمیان چار دفعہ صلح ہوگی، چوتھی دفعہ صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو ہرقل کی اولاد سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک قائم رہے گی۔

قیل یارسول اللہ من امام الناس یومئذ؟ قال من ولدی ابن اربعین سنة کان وجهه کوکب ذری فی خدہ الایمن حال اسود علیہ عباء تان قظوانیثان کانه من رجل بنی اسرائیل یملک عشر سنین یتخرج الكنوز و یفتح مدائن الشرك۔ مجمع الزوائد ثلثی، جلد ۷ ص ۱۰۳۱۹۔ معجم کبیر طبرانی، رقم الحدیث ۷۴۹۵۔ حضور ﷺ سے پوچھا گیا، اس وقت مسلمانوں کا امام کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: میری اولاد میں سے چالیس سال کا ایک شخص ہوگا۔ اس کا چہرہ روشن ستارہ کی طرح چمکدار ہوگا، اس کے دائیں رخسار پر تل ہوگا اور وہ دو قبطانی عبا میں پہنے ہوگا۔ ایسے معلوم ہوگا جیسے وہ بنی اسرائیل کا کوئی فرد ہے۔ وہ دس سال حکومت کرے گا، زمین کے خزانے نکالے گا اور مشرکین کے علاقے فتح کرے گا۔

☆ اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ میں بھی آپ کا حلیہ بیان ہوا۔

قال رسول اللہ ﷺ المہدی رجل من ولدی لونہ لون عربی و جسمہ جسم اسرائیلی علی خدہ الایمن حال کانه کوکب ذری یغلب الارض عدلاً کما ملئت جوراً یرضی فی خلافته اهل الارض و اهل السماء و الطیر فی الجن۔ الحاوی للختاوی، امام سیوطی، جلد ۲ ص ۶۶۔ مسند الفردوس، امام دیلمی، رقم الحدیث ۶۶۶۷۔

حضور ﷺ نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی اور جسم اسرائیلی ساخت کا ہوگا۔ ان کے دائیں رخسار پر تل ہوگا، گویا کہ وہ روشن ستارہ ہے۔ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم سے بھری تھی۔ ان کی خلافت پر اہل زمین، اہل سما جتنی کہ فضائی پرندے بھی راضی ہوں گے۔

بیعتِ خلافت حضرت امام مہدی کا ظہور اور ان کی بیعت مکہ معظمہ میں ہوگی۔ ان کی امداد و

اعانت کے لئے شام سے ابدال، اور عراق سے مسلمانوں کی جماعتیں آئیں گی۔ یہ علامات حدیث شریف میں واضح طور پر بیان کر دی گئی ہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةِ
فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ
فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيَبَايَعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ
فَيُحَسِّفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَأَذَارَ أَيْ النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ
الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيَبَايَعُونَهُ ثُمَّ يَنْشُرُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالَهُ كُلَّ
فَيْبَعُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثٌ كُلِّبِ وَالْخَيْبَةَ لِمَنْ لَّمْ يَشْهَدْ
غَنِيمَةَ كُلِّبِ فَيُقَسِّمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيَلْقَى الْإِسْلَامَ
بِجَرَّانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَتَوَفَى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ. (٦)

(٦) ابوداؤد، ج ٢، ص ٢٣٠ مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ٣٤٢٢٣ امام احمد بن حنبل، رقم الحدیث ٢٦٤٣١

مستدرک حاکم، رقم الحدیث ٨٣٢٢٨ طبرانی کبیر، رقم الحدیث ٦٥٦

نوٹ :- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی اس حدیث مبارکہ میں واضح طور پر بیان ہوا کہ امام مہدی کو خلافت کی خواہش نہیں ہوگی، البتہ لوگ ان کی شخصیت کو دیکھتے ہوئے انہیں اپنا خلیفہ بنا لیں گے۔ نیز یہ بھی بیان ہوا کہ آپ کی بیعت ابتداء مکہ مکرمہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان کی جائے گی۔ پھر عراق کے اولیا اور شام کے ابدال بھی آپ کی بیعت کے لئے حاضر ہوں گے۔ ازیں علاوہ آپ سے عداوت کرنے والے دو لشکروں کا عبرت ناک انجام، آپ کا نظام حکومت، اور عرصہ خلافت بھی ذکر ہوا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث مبارکہ دیگر الفاظ سے بھی منقول ہے، جس میں مزید بعض امور کی وضاحت ہوتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں!

يَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبَايِعُ رَجُلٌ مِّنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ فَيَأْتِيهِ غَضَبُ الْعِرَاقِ وَالْأَبْدَالِ
الشَّامِ مستدرک حاکم، رقم الحدیث ٨٣٢٢٨ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث ٣٤٢٢٣ (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

مخبر صادق حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب کے بارے میں) اختلاف ہوگا، تو ایک شخص (امام مہدی) اہل مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ کی طرف بھاگتے ہوئے

(بقیہ حاشیہ ۶)..... حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ایک شخص (امام مہدی) کی حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان، اہل بدر کی تعداد جتنے افراد بیعت کریں گے۔ پھر عراق کے اولیا اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔ اس حدیث میں پہلی دفعہ بیعت کرنے والوں کی تعداد کا بیان ہوا۔

☆ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث مبارکہ ان الفاظ سے بھی مروی ہے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْتَمَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَيَأْتِي مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ كَارَةٌ فَيَأْبَعُوهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيَجْهَرُ إِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خِيفَ بِهِمْ فَيَأْتِيهِ عَصَابُ الْعِرَاقِ وَابْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشُرُ رَجُلٌ بِالشَّامِ وَآخِوَالَهُ مِنْ كَلْبٍ فَيَجْهَرُ إِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْرَمُهُمُ اللَّهُ فَتَكُونُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ يَوْمَ كَلْبِ الْخَبَابِ مَنْ خَابَ غَنِيمَةً كَلْبٍ فَيَفْتَحَ الْكُنُوزَ وَيَقْسِمَ الْأَمْوَالَ يَلْقَى الْإِسْلَامَ بِحَجْرٍ أَنَّهُ إِلَى الْأَرْضِ فَيَعِيشُونَ بِذَلِكَ سَبْعَ مِائِينَ أَوْ قَالَ سَبْعَ..... صحیح ابن حبان، رقم الحدیث ۶۷۵۷..... معجم اوسط طبرانی، رقم الحدیث ۹۳۵۹، ۱۱۵۳

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک خلیفہ کی وفات پر اگلے خلیفہ کے انتخاب کے بارے میں اختلاف ہوگا۔ اس صورتحال کے پیش نظر بنی ہاشم کا ایک شخص مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ چلا جائے گا کہ کہیں لوگ اسے خلیفہ نہ بنا لیں، مگر کچھ لوگ انہیں پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں، انہیں گھر سے بیعت کے لئے نکالیں گے، حالانکہ وہ خلیفہ بننا ناپسند کرتے ہوں گے۔ لوگ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کی بیعت کر لیں گے۔ ان کے خلیفہ بننے کی خبر سن کر شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کرنے کے لئے نکلے گا۔ جب وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام بیداء پر پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پھر عراق کے اولیا اور شام کے ابدال بیعت کرنے کے لئے آئیں گے۔ اس کے بعد ایک شامی شخص، جس کے عہدیاں بنو کلب سے ہوں گے، اپنا لشکر لے کر، امام مہدی کا مقابلہ کرنے نکلے گا۔ امام مہدی بھی اپنا لشکر اس کے مقابلہ کے لئے روانہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس شامی کو شکست دے گا، یہی کلب کی جنگ ہے۔ جو اس نصیحت سے محروم رہا وہ خسارے میں رہا۔ پھر امام مہدی خزانے کھول دیں گے اور خوب مال تقسیم فرمائیں گے۔ اسلام پوری دنیا میں مستحکم ہو جائے گا۔ اس خوشحالی میں لوگ سات یا نو سال تک رہیں گے۔

نکلے گا) کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنالیں، تو مکہ معظمہ والوں میں سے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے، انہیں (بیعت کے لئے مکان سے) باہر لائیں گے، حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں گے۔ یہ لوگ ان کی مقامِ ابراہیم اور حجرِ اسود کے درمیان بیعت کریں گے (۷)۔ (جب امام مہدی کے خلیفہ بننے کی خبر پھیلے گی) تو ان کی طرف شام سے ایک لشکر (جنگ کے لئے) بھیجا جائے گا، اسے (آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ دیکھیں گے تو ان کے پاس شام کے ابدال اور عراق والوں کی جماعتیں آئیں گی اور بیعت کر لیں گی۔ پھر قریش کا ایک شخص نکلے گا، جس کے تہیال بنو کلب ہوں گے، وہ ان (امام مہدی) کی طرف ایک لشکر بھیجے گا، یہ (خلیفہ کا لشکر) ان پر غالب آئیں گے۔ یہی (جنگ) کلب

(۷) **بیعت** جن حالات و واقعات میں آپ کی بیعت کی جائے گی، حدیث پاک میں وہ بھی تفصیل سے بیان کر دیئے گئے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَحْجُجُ النَّاسُ مَعًا يَعْرِفُونَ مَعًا عَلِيَّ غَيْرِ إِمَامٍ فَبَيْنَاهُمْ نَزُولُ بَعْنَى إِذْ أَخَذَهُمْ بِالْكَلْبِ فَتَنَرَتِ الْقَبَائِلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَأَقْتَلُوا حَتَّى تَسِيلَ الْعَقَبَةُ دَمًا فَيَفْرَعُونَ إِلَى خَيْرِهِمْ فَيَأْتُونَهُ وَهُوَ مُلْصِقٌ وَجْهَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَبْكِي كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى دُمُوعِهِ فَيَقُولُونَ هَلُمَّ إِلَيْنَا فَلَنُبَايِعَكَ فَيَقُولُ وَيَحْكُمُكُمْ كَمَا مَنَ عَهْدِ نَقَضْتُمُوهُ وَكَمَا مَنَ دَمِ سَفَكْتُمُوهُ فَيَبَايِعُ كُرْهًا وَإِنْ أَذَرَ كُتْمُوهُ فَيَابَعُوهُ فَإِنَّهُ الْمَهْدِيُّ فِي الْأَرْضِ وَالْمَهْدِيُّ فِي السَّمَاءِ..... الحادى للفتاوى، جلد ۲، ص ۷۶..... کتاب الفتن، نعم بن حماد، رقم الحدیث ۶۳۲

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (ایک ایسا وقت آئے گا کہ) لوگ اکٹھے حج کریں گے اور عرفات میں بغیر امام کے جمع ہوں گے۔ منیٰ میں قیام کے دوران اچانک کتے کی طرح ایک فتنہ آئے گا (جس کی وجہ سے) مختلف قبیلے ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیں گے۔ وہ خوف کی حالت میں سب سے بہترین شخص کو ڈھونڈ کر اس کے پاس جائیں گے۔ جبکہ وہ (بہترین شخصیت) کعبہ سے اپنا چہرہ لگائے رو رہے ہوں گے۔ گویا میں ان کے آنسو دیکھ رہا ہوں۔ لوگ انہیں عرض کریں گے کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں۔ وہ فرمائیں گے، تم پر افسوس! تم نے کتنے ہی عہد توڑے اور کتنی خونریزی کی؟ وہ ناپسندیدگی کے باوجود انہیں بیعت کر لیں گے۔ اگر تم انہیں پالو، تو تم بھی ان کی بیعت کرنا، کیونکہ وہ زمین میں بھی مہدی ہوں گے اور آسمان میں بھی مہدی ہوں گے۔

ہے، اور خسارہ ہے اس کے لئے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شامل نہ ہو۔ (اس فتح کے بعد امام مہدی) مال تقسیم کریں گے، اور وہ لوگوں میں ان کے نبی کی سنت پر عمل کرائیں گے، اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا۔ پھر وہ سات سال قیام کریں گے۔ پھر وہ وفات پائیں گے اور ان پر مسلمان نماز جنازہ پڑھیں گے۔

فائدہ اس حدیث مبارکہ میں حضرت امام مہدی کی مندرجہ ذیل صفات بیان ہوئیں۔

☆ آپ کا ظہور مکہ معظمہ میں ہوگا.....☆ مدینہ طیبہ سے چل کر مکہ معظمہ پہنچیں گے.....☆ رکنِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان ان کی بیعت ہوگی.....☆ ان کے دشمن و ہنس کر ہلاک ہو جائیں گے.....☆ اس کرامت کا شہرہ سن کر ملکِ شام کے اولیا و ابدال کی ایک جماعت اور ملکِ عراق سے کئی جماعتیں ان کی اعانت کے لئے آئیں گی.....☆ ایک خبیث قریشی جس کے تہیال بنو کلب ہوں گے، امام مہدی کے خلاف لشکر کشی کرے گا، مگر مغلوب ہوگا.....☆ حضرت امام مہدی غالب آکر حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرائیں گے.....☆ ان کی برکت سے دنیا میں اسلام پھیل جائے گا.....☆ سات سال خلافت کے بعد وصال فرمائیں گے.....☆ مسلمان ان پر نماز جنازہ ادا کریں گے۔

اس حدیث شریف کی روشنی میں کذاب مفتری مرزا قادیانی کا حال دیکھیں۔ حدیث شریف نے امام مہدی کی جو صفات اور علامات بتائی ہیں، ان میں سے ایک بھی اس مردود میں نہیں پائی جاتی۔ نہ معلوم اس کی عقل دعویٰ کے وقت کہاں کھو گئی تھی؟..... سچ ہے نبی اکرم ﷺ کا خلاف کرنے والوں کی عقل زائل ہو جایا کرتی ہے۔

عرصہ حکومت حضرت امام مہدی ﷺ کی ایک اور علامت بیان ہوئی کہ وہ روئے زمین پر سات برس تک سلطنت فرمائیں گے۔ آپ کی سلطنت کی برکت سے روئے زمین عدل و انصاف کا گہوارہ بن جائے گی۔ انصاف کا دور دورہ ہوگا۔ حالانکہ آپ کی سلطنت سے پہلے پوری روئے زمین ظلم و جور سے بھری ہوگی، ظلم و ستم عام ہوگا۔ (۸)

- (۸) آپ کے عرصہ حکومت کے بارے میں متعدد روایات منقول ہیں۔ مثلاً.....
- (i) حضرت ابو امامہ سے مروی ہے کہ آپ کا عرصہ حکومت ۱۰ سال ہوگا۔
يَمْلِكُ عَشْرَ سِنِينَ..... معجم کبیر طبرانی، رقم الحدیث ۷۴۹۵..... مجمع الزوائد للہیثمی، جلد ۷ ص ۳۱۹
- (ii) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں سات سال یا نو سال کا ذکر ہے۔
فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا..... مسند احمد، رقم الحدیث ۱۱۶۸۳..... مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۶۷۴
آپ ہی کی ایک روایت میں سات، آٹھ یا نو سال کا ذکر بھی موجود ہے۔
يَعِيشُ فِي ذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ..... مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۳۳۸
- (iii) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں سات یا نو سال کا ذکر ہے۔
فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا..... الحاوی للفتاویٰ للسیوطی، جلد ۲ ص ۶۳..... معجم کبیر طبرانی، رقم الحدیث ۱۰۲۱۶
- (iv) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں سات یا نو سال کا ذکر ہے۔
فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو ذَاوُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ
تِسْعَ سِنِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ..... ابوداؤد، رقم الحدیث ۳۲۸۲..... معجم الاوسط للطبرانی، ۱۱۵۳، ۹۳۵۹
- (۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں سات سال کا ذکر ہے..... مسند ابویعلیٰ، رقم الحدیث ۳۳۳۵
مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۳۱۵

آپ ہی سے سات، آٹھ یا نو سال کا بھی ذکر مروی ہے..... معجم اوسط طبرانی، رقم الحدیث ۵۳۰۶

نوٹ:- حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانہ حکومت کے بارے میں ۱۰ سال سے زائد عرصہ کے بارے میں بھی روایات موجود ہیں۔ ان تمام روایات میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ آپ کا کل زمانہ خلافت تو ۱۰ سال سے زائد عرصہ پر محیط ہوگا۔ البتہ آپ کے زمانہ خلافت میں چونکہ کثرت سے فتوحات ہوں گی..... اس لئے مختلف ممالک اور علاقوں کی فتح کے اعتبار سے احادیث میں ۸، ۹ اور ۱۰ سال کا ذکر ہے۔ یعنی آخری ۱۰ سالوں میں آپ کی حکومت بہت سے ممالک میں پھیل جائے گی۔ اس سے آئندہ سال مزید علاقے زیر تصرف آئیں گے، تو ان پر ۹ سال آپ کی حکومت رہے گی۔ اس سے اگلے سال مزید علاقوں پر آپ کی حکومت قائم ہو جائے گی تو ۸ سال آپ ان پر حکومت کریں گے۔ پھر اس سے آئندہ سال پوری دنیا پر آپ کی خلافت قائم ہو جائے گی۔ آپ ہی ساری روئے زمین کے مالک و حاکم ہوں گے اور یہ خلافت فی الارض کی شان و شوکت ۷ سال تک رہے گی۔

ذکر فرمایا جو اس امت کو پہنچے گی، حتیٰ کہ آدمی جائے پناہ نہ پائے گا جہاں ظلم سے پناہ لے، تو اللہ تعالیٰ میری اولاد اور میرے گھر والوں میں سے ایک شخص بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جیسے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔ اس سے آسمان اور زمین کے رہنے والے راضی ہوں گے۔ آسمان اپنی تمام موسلا دھار بارش برسا دے گا۔ زمین اپنی کوئی سبزی نہ چھوڑے گی مگر وہ اگا دے گی۔ یہاں تک کہ زندہ لوگ مردوں کی تمنا کریں گے (کہ کاش جو لوگ پہلے فوت ہو گئے، وہ بھی اس خوشحالی کو دیکھتے)۔ وہ اسی حالت میں سات برس یا آٹھ برس یا نو برس رہیں گے۔ (۱۰)

(۱۰) معاشی خوشحالی حضرت امام مہدی کے زمانہ خلافت میں عامۃ الناس کو جو معاشی خوشحالی نصیب ہوگی، اسے بھی نوحی اکرم ﷺ نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرما دیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْبَشُرُكُمْ بِالْمَهْدِيِّ يُبْعَثُ فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَ زَلْزَالٍ فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مِلْتُ جَوْرًا وَ ظُلْمًا يُرْضَى عَنْهُ مَا كُنَ السَّمَاءِ وَ مَا كُنَ الْأَرْضِ يُقْسِمُ الْمَالِ صِحَاخًا، قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا صِحَاخًا؟ قَالَ بِالسُّوِيَّةِ بَيْنَ النَّاسِ وَ يَمْلَأُ اللَّهُ قُلُوبَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ عَنِّي وَ يَسْعُهُمْ عَدْلُهُ حَتَّى يَأْمُرُ مُنَادِيًا فَيُنَادِي فَيَقُولُ مَنْ لَهُ فِي الْمَالِ حَاجَةٌ؟ فَمَا يَقُومُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ فَيَقُولُ لَهُ إِنَّ السُّدَانَ يَعْنِي الْخَازِنَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ الْمَهْدِيَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَالًا فَيَقُولُ لَهُ إِحْبِ فَيَحْبِي حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ فِي حَجْرِهِ وَ أَنْتَزَرَهُ نِدْمٌ فَيَقُولُ كُنْتُ أَجْتَمِعُ أُمَّةً مُحَمَّدٍ نَفْسًا أَوْ عَجَزَ عَنِّي مَا وَبِعَهُمْ؟ قَالَ فَيَرُدُّهُ فَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ فَيَقَالُ لَهُ إِنَّا لَا نَأْخُذُ شَيْئًا أَعْطَيْنَاهُ فَيَكُونُ كَذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ أَوْ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ لَأْخِرٍ فِي الْعَيْشِ بَعْدَهُ أَوْ قَالَ ثُمَّ لَأْخِرٍ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَهُ.

مسند امام احمد، رقم الحدیث ۱۱۳۳۳، ۱۱۵۰۴..... مجمع الرواۃ، جلد ۷، ص ۳۱۴.....

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں تمہیں امام مہدی کی خوشخبری دیتا ہوں..... (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

فائدہ اس حدیث پاک سے واضح ہوا کہ.....☆ حضرت امام مہدی سلطان عادل ہوں گے۔
 ☆..... ان کے عدل سے آسمان کے فرشتے اور زمین کی مخلوق راضی ہوگی.....☆..... بوقتِ
 ضرورت پوری بارش ہوگی.....☆..... زمین کی نباتات کثرت سے ہوں گی.....☆..... اللہ تعالیٰ
 اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا..... عدل، امن، سکون، فراخی اور برکت کی بہار سے
 زمین جنت نظیر بن جائے گی.....☆..... یہ سب کچھ حضرت امام مہدی کی برکت سے ہوگا۔

جبکہ مرزا قادیانی کی نحوست اہل تاریخ سے مخفی نہیں، غلامی، قحط، وبا، طاعون، بد امنی اور
 نہ جانے کیا کیا مصیبتوں نے اس کا استقبال کیا۔ پھر بھی اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔
 تعجب ہے! ان بد بختوں پر جنہوں نے مرزا قادیانی کو مہدی تسلیم کر لیا! مقتدی اور مقتدا سب ہی
 جہنم کا ایندھن بنے۔

(بقیہ حاشیہ ۱۰)..... جو میری امت میں لوگوں کے اختلاف اور زلزلوں کے وقت بھیجے جائیں گے۔ وہ زمین کو عدل و انصاف
 سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و فساد سے بھری ہوئی تھی۔ اہل زمین و اہل سماء ان سے راضی ہوں گے۔ وہ یکساں مال تقسیم
 فرمائیں گے۔ ایک شخص نے پوچھا، یکساں کیسے؟ فرمایا، لوگوں میں برابر برابر مال تقسیم کریں گے۔

اللہ تعالیٰ میری امت کے دلوں کو بے نیازی سے بھر دے گا۔ ان کا انصاف سب کو عام ہوگا، یہاں تک کہ وہ
 منادی کو حکم دیں گے، وہ ندا کرے گا کہ کوئی ہے جسے مال کی حاجت ہو؟ پوری امت میں سے صرف ایک شخص آئے گا۔ آپ
 اسے فرمائیں گے کہ خازن کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ، مہدی تمہیں حکم دیتا ہے کہ مجھے مال دے۔ (جب یہ شخص خازن سے
 جا کر کہے گا تو) خازن اسے کہے گا کہ خود ہی لے لے۔ وہ (حسب تمنا) اپنا دامن بھر لے گا۔

جب خزانہ لے کر باہر نکلے گا تو اسے (اپنے کئے پر) ندامت ہوگی۔ وہ سوچے گا کہ امت محمدیہ میں سب سے
 بڑھ کر لاٹھی میں ہی ہوں؟ یا یوں سوچے گا کہ صرف میں ہی اس کا ضرورت مند ہوں، دوسرے تو نہیں؟ (ندامت کی وجہ
 سے) وہ مال واپس کرنا چاہے گا مگر اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ اسے کہا جائے گا کہ ہم دے کر واپس نہیں لیتے۔ سات،
 آٹھ یا نو سال ایسی ہی خوشحالی کے ہوں گے۔ پھر ان (کی وفات) کے بعد زندگی میں کوئی خیر نہیں۔

جو دو سخا حضرت امام مہدی ﷺ جب سلطانِ عالم ہوں گے، ان کے جو دو سخا سے خلائق متمتع ہوگی۔ حدیث شریف میں ان کی سخاوت کا حال بیان ہوا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيئُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا مَهْدِيُّ! أَعْطِنِي أَعْطِنِي قَالَ فَيُحْسِنُ لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ. (۱۱)

(۱۱) رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن، ج ۲، ص ۵۶ رقم الحدیث ۲۲۳۲..... مسند احمد ۱۱۷۹

نوٹ:- یہ مکمل حدیث مبارکہ یوں ہے..... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَشِينَا أَنْ يُكُونَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَّثَ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعْيشُ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدًا الشَّاكُّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَالِكَ؟ قَالَ سِنِينَ قَالَ فَيَجِيئُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ..... الخ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہوا کہ سرکارِ اللہ کے بعد حادثات ہوں گے، تو ہم نے آپ ﷺ سے پوچھ لیا کہ آپ کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا، میری امت میں مہدی ہوں گے جو پانچ، سات یا نو سال تک حکومت کریں گے۔ (بیان مدت کے بارے میں زید راوی کو شک ہے) میں نے پوچھا اس عدد سے کیا مراد ہے؟ فرمایا سال ہیں ایک شخص ان کے پاس آ کر کہے گا اے مہدی مجھے کچھ دیجئے، مجھے کچھ دیجئے.....

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں مندرجہ ذیل روایت بھی مروی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يُعْطِي الْحَقَّ بِغَيْرِ عَدْوٍ.

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث ۶۳۰۶..... الحاوی للفتاویٰ، امام سیوطی، جلد ۲، ص ۶۳

حضور ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں ایک خلیفہ (امام مہدی) تشریف لائیں گے جو لوگوں کو بغیر حساب کے ان کا حق عطا کریں گے۔

☆ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ عِنْدَ انْقِطَاعِ مِنَ الزَّمَانِ وَظُهُورِ مِنَ الْفِتَنِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْمَهْدِيُّ يَكُونُ عَطَاءُهُ هَنِينًا..... الحاوی للفتاویٰ، جلد ۲، ص ۶۳

حضور ﷺ نے فرمایا آخری زمانہ میں، جب بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے، اس وقت ایک شخص ہوگا جسے مہدی کہا جائے گا۔ ان کی عطا میں بڑی خوش کن ہوں گی۔

☆ حضرت جابر سے بھی آپ کی سخاوت کے متعلق حدیث طیبہ منقول ہے۔

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يُحْسِنُ الْمَالَ فِي النَّاسِ حَتَّى لَا يُعَدَّهُ عَدَاثِمٌ

قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُعَوِّدَنَّ..... مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۳۰۰..... مجمع الزوائد، جلد ۷، ص ۳۱۶

حضور ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک خلیفہ ہوں گے جو لبالب بھر بھر کے لوگوں میں، بے حساب مال تقسیم کریں گے، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے غلبہ اسلام کا دور ضرور لوٹے گا۔

☆ اسی طرح آپ کی سخاوت کے متعلق حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے دیگر الفاظ بھی مروی ہیں۔ ملاحظہ ہوں:-

الحاوی للفتاویٰ للسیوطی، جلد ۲، ص ۶۱، ۶۰..... مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۳۰۰..... مجمع الزوائد، جلد ۷، ص ۳۱۶

حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے امام مہدی کے قصہ میں روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے پاس ایک شخص آئے گا وہ کہے گا: اے مہدی! مجھے دیجئے، مجھے دیجئے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ آپ اس کے کپڑے کے پلو میں لپ بھر بھر کر ڈالیں گے، جس قدر وہ اٹھانے کے قابل ہوگا۔

فائدہ: سبحان اللہ! امام مہدی، حضور انور ﷺ کے صورت میں جس طرح مشابہ ہوں گے۔ کشادہ پیشانی، اور نچی بینی، اسی طرح سیرت و اخلاق میں بھی آپ کے نمونہ ہوں گے۔ سخاوت کا یہ عالم ہوگا کہ گھڑی بھر میں لوگوں کو اتنا دیں گے کہ وہ بمشکل سنبھال سکیں گے۔

حضرت امام مہدی ﷺ کی سخاوت، سبحان اللہ! مرزا قادیانی کو یہ کہاں نصیب؟ اس کا دعویٰ مہدیت سراسر باطل اور خلاف حقیقت ہے۔

دولت و ثروت: حضرت امام مہدی خلیفہ ہوں گے، وہ سلطنت، قوت، خزانہ اور سخاوت کے مالک ہوں گے۔ ان واضح علامات کی خبر صادق اور امین نبی حضور اکرم رسول محتشم ﷺ نے دی ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةُ يُقَسِّمُ الْمَالَ وَلَا يَعْدُهُ وَفِي رِوَايَةٍ يُحِبِّي الْمَالَ حَيْثَا وَلَا يَعْدُهُ (۱۲)

(۱۲) رواہ مسلم عن ابی سعید وجابر بن عبد اللہ، ج ۲، ص ۳۹۵..... مسلم عن جابر رقم الحدیث ۲۹۱۳..... مسند ۶/۱۳۳۳

ابن حبان رقم الحدیث ۶۶۸۲..... متدرک للحاکم رقم الحدیث ۸۳۰۰

نوٹ:- حضرت ابو نضرہؓ تاہی کہتے ہیں کہ ہم صحابی رسول ﷺ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے اہل شام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، ایک وقت آئے گا کہ ان کے پاس نہ تو دینار لائے جا سکیں گے اور نہ ہی غلہ۔ ہم نے پوچھا یہ پابندی کون لگائے گا؟ فرمایا رومی۔ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد سرکار کا یہ فرمان سنایا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةُ يُحِبِّي الْمَالَ حَيْثَا وَلَا يَعْدُهُ عَدًّا..... متدرک حاکم رقم الحدیث ۸۶۶۹ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے آخری زمانہ میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا جو لہا لب بھر کے مال دے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا..... روای (البحریری) کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے استاذ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے پوچھا، کیا آپ کے خیال میں (حدیث میں مذکور خلیفہ) حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو دونوں نے فرمایا، نہیں (بلکہ یہ خلیفہ مہدی ہوں گے)۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ (۱۳) میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو تقسیم کرے گا مگر گن کر تقسیم نہیں کرے گا۔

حدیث پاک کے معانی بیان کرتے ہوئے ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وَالْحَثُّ الَّذِي يَفْعَلُهُ هَذَا الْخَلِيفَةُ يَكُونُ لِكثْرَةِ الْأَمْوَالِ وَالْغَنَائِمِ وَالْفُتُوحَاتِ مَعَ مَخَافَةِ نَفْسِهِ وَقَالَ ابْنُ مَالِكٍ السَّرْفُ فِيهِ أَنَّ ذَلِكَ الْخَلِيفَةُ يَظْهَرُ لَهُ كَنُوزُ الْأَرْضِ أَوْ يَعْلَمُ الْكِيمِيَاءَ أَوْ يَكُونُ مِنْ كَرَامَتِهِ أَنْ يَنْقَلِبَ الْحَجَرُ ذَهَبًا كَمَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ الْأَوْلِيَاءِ. (۱۳)

اس خلیفہ کا لپ بھر بھر کر دینا اس لئے ہوگا کہ اس زمانہ میں مال غنیمت اور فتوحات کی کثرت ہوگی اور وہ خلیفہ طبعاً سخی ہوگا۔ ابن مالک فرماتے ہیں: اس میں رازیہ ہے کہ اس خلیفہ پر زمین کے خزانے ظاہر ہو جائیں گے، یا وہ عمل کیمیا جانتا ہوگا، یا اس کی کرامت سے پتھر سونا بن جائیں گے۔ جیسا کہ بعض اولیاء اللہ سے مروی ہے۔

فائدہ سبحان اللہ! امام مہدی کی خلافت کے دور میں زمین کے پوشیدہ خزانے ظاہر ہو جائیں گے۔ وہ خلیفہ لوگوں کو گن کر مال نہیں دے گا، بلکہ بے حساب دے گا۔ دولت کی ریل پیل ہو گی۔ یہ اس خلیفہ کی سخاوت کا اثر ہوگا..... کہاں امام مہدی کی دولت و ثروت اور ان کی سخاوت، کہاں کذاب مرزا غلام قادیانی کے دور کا قحط اور اس کی ہوس زر کی عادت **ع** ہمیں تفاوت از کجانتا کجا

(۱۳) **آخری امیر** حضرت امام مہدی اس امت کے سب سے آخری امیر ہوں گے۔ آپ کے نزول کے متعلق حضرت ارطاة سے مروی ہے کہ.....

ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ مَهْدِيٌّ حَسَنُ السَّيْرِ يَغْزُو مَدِينَةَ قَيْصَرَ وَهُوَ إِجْرُ أَمِيرٍ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ
ثُمَّ يَخْرُجُ فِي زَمَانِهِ الدَّجَالُ وَيَنْزِلُ فِي زَمَانِهِ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ..... الحاوی للختاوی، جلد ۲، ص ۸۰

پھر حضور ﷺ کے اہل بیت میں سے حسن سیرت والے امام مہدی ظاہر ہوں گے۔ جو قیصر روم کے شہر میں جہاد فرمائیں گے۔ وہ امت محمدی کے آخری امیر ہوں گے۔ پھر ان کے زمانہ میں دجال نکلے گا اور ان کے زمانہ میں ہی حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول ہوگا۔

مرقات بحوالہ حاشیہ مشکوٰۃ، ص ۳۶۹ (۱۳)

دل حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ قرب قیامت حضرت
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے، اب وہ زندہ آسمان پر ہیں (۱۵)۔ انبیائے
مرام علیہم السلام کو جو آنی موت طاری ہوتی ہے اس کے بعد یہ قدسی حضرات حیاتِ طاہرہ دنیویہ
کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں، یہ آنی موت بھی ان پر طاری نہیں ہوئی۔ نیز یہ بھی ہمارا عقیدہ ہے
کہ حضرت عیسیٰ کی والدہ کا نام مریم ہے اور یہ نبی رسول ہیں۔ بعد نزول حضور نبی الانبیا صلیب
سبریا ﷺ کی شریعت کو رائج فرمائیں گے۔

(۱) نبی اکرم ﷺ نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے متعلق ارشاد فرمایا۔

قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ الذُّجَالُ فِي خِطَّةٍ مِنَ الْبَيْنِ وَ ذَكَرَ الذُّجَالُ ثُمَّ قَالَ يَنْزِلُ
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنَادِي مِنَ السُّحْرِ فَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى هَذَا
كَذَابِ الْخَبِيثِ فَيَقُولُونَ هَذَا رَجُلٌ جَنِّي فَيَنْطَلِقُونَ فَاذَاهُمْ بَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَتَقَامُ الصَّلَاةُ فَيَقَالُ لَهُ تَقَدَّمْ
رُوحَ اللَّهِ فَيَقُولُ لِيَتَقَدَّمْ إِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ فَاذًا صَلُّوا صَلَاةَ الصُّبْحِ خَرُّوا إِلَيْهِ فَجِئْنَا بِرَأْيِ الْكُذَّابِ
بِهَاتِ كَمَا بَنَعَاتِ الْجَلْحِ فِي الْمَاءِ..... مسند امام احمد، رقم الحدیث ۱۳۹۹۷..... مجمع الروايات، امام ثمالی جلد ۷ ص ۳۳۳

حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب دین کمزور ہو جائے گا تو دجال نکلے گا، اور
کارو عالم ﷺ نے دجال کا ذکر تفصیل سے فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا (اس کے بعد) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے)
آئیں گے، اور سحری کے وقت ندا دیں گے کہ اے مسلمانو! تمہیں اس جھوٹے، خبیث (دجال) سے مقابلہ کرنے سے
کی چیز روکتی ہے؟ لوگ کہیں گے یہ کوئی جتنا ہی شخص ہے۔ جب آگے بڑھ کر دیکھیں تو وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
سے..... پھر نماز (فجر) کے لئے اقامت ہوگی، آپ سے عرض کی جائے گی، اے روح اللہ! (امامت کے لئے) آگے
بڑھئے۔ آپ فرمائیں گے تمہارا ہی امام تمہیں نماز پڑھائے۔ (حضرت امام مہدی نماز پڑھائیں گے) جب لوگ نماز سے
باز ہو جائیں گے تو (حضرت عیسیٰ کی قیادت میں) دجال سے مقابلہ کے لئے نکلیں گے جب وہ کذاب آپ علیہ السلام کو
پکھے گا تو (آپ کے خوف سے) یوں پکھے گا جیسے پانی میں نمک پکھلتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نزول کے وقت کیفیت کیا ہوگی؟ یہ بھی حضور ﷺ نے بیان فرمادیا۔ ارشاد فرمایا، دیکھنے
لے کو معلوم ہوگا کہ آپ کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے۔

عَنْ حَدِيثِهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ... وَقَدْ نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ كَأَنَّهَا يَقَطُرُ مِنْ شَعْرِهِ الْمَاءُ .

الحاوی للفتاویٰ، جلد ۲، ص ۸۱

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو انہیں دیکھ کر یوں معلوم ہوگا کہ آپ کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے۔

قتل دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد دجال کو قتل فرمائیں گے۔ حضور نبی اکرم خاتم

الانبیاء ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

.....فَبِعَثِّ اللَّهِ عِيسَىٰ بْنِ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةٌ بَنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ
يَمُكُّ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ..... (۱۶)

پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا، وہ شکل و صورت میں عروہ بن مسعود ﷺ کی

(۱۶) رواہ مسلم، ج ۲، ص ۴۰۳

نوٹ:- حضرت امام مہدی کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی احادیث طیبہ میں بیان ہوئی کہ آپ کے زمانہ میں
حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ ان کی امامت بھی حضرت امام مہدی فرمائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امامت حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
ایک نماز حضرت امام مہدی کی اقتدا میں ادا فرمائیں گے..... فتح الباری، جلد ۶ ص ۳۹۳..... چند احادیث آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔
☆ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ مِنْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ.
بخاری، رقم الحدیث ۳۲۶۵..... صحیح ابن حبان، رقم الحدیث ۶۸۰۲..... مسلم، رقم الحدیث ۱۵۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، اس وقت (خوشی سے) تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ
بن مریم تم میں جلوہ افروز ہوں گے اور تمہارا امام، تمہیں میں سے ہوگا۔

☆ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنَا الَّذِي يُصَلِّيَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ خَلْفَهُ..... الحاوی للفتاویٰ، جلد ۳ ص ۶۳
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا، ہم میں سے ہی (میری اولاد میں سے) وہ
شخص (امام مہدی) ہوگا، جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز ادا فرمائیں گے۔

☆ عَنْ خَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْتَفِتُ الْمَهْدِيُّ وَقَدْ نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ كَمَا نَمَا يَقْطُرُ
مِنْ شَعْرِهِ الْمَاءَ فَيَقُولُ الْمَهْدِيُّ تَقَدَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّمَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ لَكَ فَيُصَلِّي
خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ وُلْدِي..... الحاوی للفتاویٰ، جلد ۲ ص ۸۱

حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو (یوں معلوم ہوگا) گویا ان کے
بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے۔ امام مہدی ان کی طرف متوجہ ہو کر کہیں گے، آگے بڑھے، لوگوں کو نماز پڑھائیے، وہ فرمائیں گے کہ نماز
کی امامت آپ کے لئے ہوئی ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ میری اولاد میں سے ایک شخص (امام مہدی) کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے۔

☆ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَنْزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَابِلُونَ عَلِيَّ الْحَقِّ
ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ وَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَى صَلَّى لَنَا..... (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

مرح حسین و جمیل ہوں گے۔ وہ دجال کا تعاقب فرمائیں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے۔
 پھر آپ زمین میں سات برس تک ٹھہریں گے۔ اس زمانہ میں کسی دو کے درمیان کوئی عداوت
 نہ ہوگی۔ ہر طرف امن و امان ہوگا۔

نائد اس حدیثِ پاک سے واضح ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے، اس کے

تقریباً (۱۶)..... فَيَقُولُ لَا إِنِّ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ تَكْرِمَةً لِّلَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةُ.

مسلم، رقم الحدیث ۱۵۶..... صحیح ابن حبان، ۶۸۱۹..... سنن کبریٰ للبیہقی رقم الحدیث ۱۰۳۱

تقریباً جابر بن عبد اللہ انصاری ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ
 آپ کے لئے جہاد کرتا رہے گا جو قیامت تک غالب رہے گا۔ آپ نے فرمایا، پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تشریف لائیں گے۔
 مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا تشریف لائیے، ہمیں نماز پڑھائیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، نہیں، بلکہ تمہارے بعض
 شخص پر امیر ہیں۔ (حضرت عیسیٰ کا یہ فرمان اس عظمت کے پیش نظر ہوگا) جو عظمت اللہ نے اس امت کو عطا فرمائی ہے۔

ترجمہ یہ نماز فجر کی ہوگی۔ پھر حضرت جابر سے ایسا ہی مروی ہے..... مسند، ۱۳۹۹۷..... مجمع الزوائد، جلد ۷، ص ۳۳۳

حضرت ابو امامہ باہلی سے بھی یہی مروی ہے..... ابن ماجہ، رقم الحدیث ۳۰۷۷

عثمان بن ابی العاص سے بھی یہی مروی ہے..... مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۳۷۳..... معجم کبیر رقم الحدیث ۸۳۹۲

ترجمہ آپ خلیفہ خداوندی ہوں گے۔

ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ يخرج المهدي و علي زابيه عمامة فينادي مناد ينادي هذا المهدي
 بليفة الله فاتبعوه..... مسند الشاميين، رقم الحدیث ۹۳۷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، امام مہدی تشریف لائیں گے، اور ان کے سر پر عمامہ ہوگا۔
 یہ منادی یہ نداء دیتا آئے گا کہ یہ امام مہدی اللہ کے خلیفہ ہیں، ان کی اتباع کرو۔

ترجمہ عن شهر بن حوشب ؓ قال قال رسول الله ﷺ قال قال رسول الله ﷺ في المحرم ينادي من السماء آلا ان
 لفرقة الله فلان فاستمعوا له و اطيعوا..... الحاوي للفتاوى، جلد ۳، ص ۷۶

حضرت شہر بن حوشب ؓ سے مروی ہے کہ محرم کے مہینہ میں آسمان سے نداء دینے والا نداء دے گا۔ خبردار! فلاں
 (امام مہدی) اللہ کا چپتا ہوا ہے۔ ان کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

ترجمہ عن جابر بن عبد الله ؓ قال قال رسول الله ﷺ من كذب بالدجال فقد كفر ومن كذب
 للمهدي فقد كفر..... الحاوي للفتاوى، جلد ۳، ص ۷۳

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے دجال کا انکار کیا، اس نے کفر کیا اور جس نے امام مہدی کا انکار کیا اس نے بھی کفر کیا۔

بعد سات برس آپ زمین پر زندہ رہیں گے۔ اس زمانے میں ہر طرف امن و سکون ہوگا، پھر آپ کا وصال ہوگا اور مدینہ منورہ میں روضہ اطہر میں سرکار ابد قرار ﷺ کے پہلو میں دفن ہوں گے۔

اس حدیث شریف کی روشنی میں زرا مدعی کذاب مسیح موعود مرزا قادیانی کے دور کا جائزہ لیں۔ قتل و غارت، بد امنی، غیر ملکی تسلط، وبا، بیماری، قحط اور نہ جانے کیا کیا تھا۔

حضرت امام مہدی کی یہ تمام علامات (۱۷) احادیث طیبہ کے ذخیرہ سے ماخوذ ہیں، ان میں شک و شبہ نہیں، لیکن کذاب و مفتری مرزا غلام قادیانی نے ان سب کی تغلیط کی ہے اور بزعم خود مہدی موعود کہلایا۔ اس خبیث و مردود کا دعویٰ باطل ہے۔

(۱۷) بخش دیگر علامات حضرت امام مہدی کے متعلق احادیث طیبہ میں کثیر علامات موجود ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ بھی ہیں۔

۱..... آپ کے ظہور سے پہلے ماہ رمضان المبارک میں دو دفعہ چاند گرہن ہوگا۔ ایک ہی مہینہ (رمضان) میں دو دفعہ چاند گرہن دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوگا۔

عَنْ شَرِيكَ قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّهُ قَبْلَ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مَرَّتَيْنِ.....

الحاوی للفتاویٰ، جلد ۲ ص ۸۲

حضرت شریک فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ امام مہدی کے ظہور سے پہلے رمضان المبارک کے مہینہ میں دو مرتبہ چاند گرہن ہوگا۔

۲..... آپ کے ذریعے تابوت سیکڑہ ظاہر ہوگا۔

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَيْسَى قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّهُ عَلَى يَدِي الْمَهْدِيِّ يَظْهَرُ تَابُوتُ السُّكَيْنِيَّةِ مِنْ بَحِيرَةِ طَبْرِئَةَ حَتَّى يُحْمَلَ فَيُوضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْتِ مَقْدَسٍ فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيْهِ الْيَهُودُ أَسْلَمَتْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ.....

الحاوی للفتاویٰ، جلد ۲ ص ۸۳

حضرت سلمان بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ امام مہدی کے ذریعے بحیرہ طبریہ سے تابوت سیکڑہ ظاہر ہوگا۔ یہاں تک کہ اسے آپ کے سامنے بیت المقدس میں رکھا جائے گا۔ جب یہود اسے (تابوت کو) دیکھیں گے، تو چند لوگوں کے سوا تمام اسلام قبول کر لیں گے۔

۳..... آپ کے ظہور سے پہلے شرق کی طرف سے ایک ستارہ طلوع ہوگا، جس کی چمکتی ہوئی دم ہوگی۔

عَنْ كَعْبٍ قَالَ يُطْلَعُ نَجْمٌ مِنَ الْمَشْرِقِ قَبْلَ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ لَهُ ذَنْبٌ يُضِيءُ.....

الحاوی للفتاویٰ، جلد ۲ ص ۸۲

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ حضرت امام مہدی کے ظہور سے پہلے شرق کی طرف سے ایک چمکتی دم والا ستارہ طلوع ہوگا۔ (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حروفِ آخریں اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اپنے حبیبِ لیب رسولِ معظم نبی الانبیا خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے صدقہ میں فتنہ مرزائیت، قادیانیت اور دیگر فرق باطلہ سے محفوظ رکھے۔ راہِ حق مسلکِ اہل سنت و جماعت پر قائم و دائم رکھے۔ اسی پر خاتمہ ہو اور اسی جماعتِ حقہ کے ساتھ حشر نصیب ہو۔ امین

(بقیہ حاشیہ ۱۷)

۳..... آپ کے ظہور پر آسمانوں سے ندا دی جائے گی کہ حق آل محمد میں ہے۔ اس ندا پر لوگ ٹوٹ کر آپ سے محبت کرنے لگیں گے۔

عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا نَادَى مُنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ أَنَّ الْحَقَّ فِي آلِ مُحَمَّدٍ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَظْهَرُ الْمَهْدِيُّ عَلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ وَيُشْرَبُونَ حُبًّا وَلَا يَكُونُ لَهُمْ ذِكْرٌ غَيْرِهِ..... الحادى للفتاوى، جلد ۲ ص ۶۸

حضرت علی فرماتے ہیں جب آسمان سے ندا دینے والا ندا دے گا کہ حق آل محمد میں ہے، تو اس وقت لوگوں کی زبانوں پر امام مہدی کا ہی ذکر جاری ہو جائے گا۔ لوگ ان کی محبت میں یوں شرا بور ہوں گے کہ آپ کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کریں گے۔

۵..... خراسان کی جانب سے سیاہ پرچموں والا قافلہ آئے گا۔ ان میں آپ موجود ہوں گے۔

عَنْ ثَوْبَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الرِّايَاتِ السُّودَ قَدْ أَقْبَلَتْ مِنْ خِرَاسَانَ فَاتُّوْهَا وَتَوَّحُّبُوا عَلَيَّ فِيهَا خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ

ابن ماجہ، رقم الحدیث ۴۰۸۴..... مسند امام احمد، رقم الحدیث ۲۲۳۳۱..... الحادى للفتاوى، جلد ۲ ص ۶۳

حضرت ثوبان ﷺ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ پرچموں والا قافلہ آتے دیکھو تو اس میں ضرور شامل ہونا، اگرچہ تمہیں برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، کیونکہ اس میں اللہ کے خلیفہ امام مہدی ہوں گے۔

۶..... یکے بعد دیگرے دو فتنے ظاہر ہوں گے۔ (غالباً یہ وہی دو فتنے ہیں جن میں سے ایک کا ذکر کیفیتِ بیعت میں گزرا)۔ جن کے بعد آپ کی بیعت کی جائے گی۔ پھر جنگ ہوگی، اس کے بعد ایک اور فتنہ ہوگا، جس میں حرام کو حلال کر لیا جائے گا۔

عَنْ أَبِي مُجَلَّدٍ قَالَ تَكُونُ فِتْنَةٌ بَعْدَهَا فِتْنَةٌ الْأُولَى فِي الْأَجْرَةِ كَثْفَرَةَ السُّوْطِ يَتَّبِعُهَا ذُبَابُ السِّيفِ ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ فِتْنَةٌ اسْتَجَلَّ فِيهَا الْمُحَارِمُ كُلُّهَا ثُمَّ تَأْتِي الْبَخْلَافَةُ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ وَهُوَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِهِ.

الحادى للفتاوى، جلد ۲ ص ۶۵..... مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث ۵۳۷۷

حضرت ابو مجلد فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ ہوگا اس کے بعد ایک اور فتنہ ہوگا۔ پہلا دوسرے کے ساتھ یوں جڑا ہوگا جیسے کوڑے کا تسمہ (کوڑے کے ساتھ ملا ہوتا ہے)۔ جن کے بعد کمواروں کی دھاریں ہوں گی (جنگ ہوگی)۔ پھر اس کے بعد ایک اور فتنہ ہوگا جس میں اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیا جائے گا۔ پھر سارے اہل زمین سے بہتر شخص کی بیعت کر لی جائے گی، حالانکہ وہ اپنے گھر میں بیٹھے ہوں گے..... وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَجَزِيْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

ظفر علی خان

بنام

مرزا قادیانی

نبوت مجھے بخشی انگریز نے
 پلومر کی بھٹی سلامت رہے
 کنھیا بھی ہوں اور مہدی بھی ہوں
 دکھائے نہ توحید آنکھیں مجھے
 یہ پودا اسی کا ہے خود کاشتہ
 ہے جس گل صبحی مرا ناشتہ
 ہے دونوں کی عزت مری داشتہ
 کہ تثلیث ہے پرچم افراشتہ

یہ ہے ٹیچی ٹیچی (۱) کی بروقت ”ٹیچ“

جو ہے میری تھیلی زرا نپاشتہ

☆☆☆☆☆☆

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کا فرشتہ خاص جو تننت کے وقت آسمان قادیان سے اتر کر ان کی جیب روپے اور نوٹوں سے

بھر دیا کرتا تھا..... رنگون۔ ۵ ستمبر ۱۹۳۶ء، بحوالہ، چمنستان از ظفر علی خان، مطبوعہ لاہور ۱۹۳۳ء، ص ۲۵

مصنف کی دیگر کتب

تفسیر احکام القرآن

تذکرہ محدث اعظم پاکستان (دو جلد)

نوادر اتم محدث اعظم پاکستان (دو جلد)

امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم

تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس

خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس

(پاکستان بنانے والے علماء و مشائخ)

فتنہ عقائد یا نیت

مقالات قادریہ

معجم مسیلا کھاریاں ضلع گجرات